

عمران سیریز

ماریا اسکیپشن

منظہر کلیمی  
ایم لے

اردو فلمز، ڈاٹ کام

F



عہان سیز

ٹارپی مسکشن  
مکمل ناول

منظہ کلجم ایم بے

لوسوں پرادر پاگیٹ  
ملتان

BOOK LAND

Cirose Cinema Building,  
Haider Road; Saddar Rawalpindi.

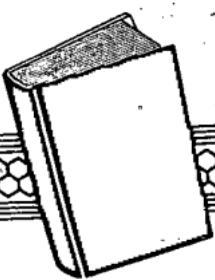
Ph: 051-5514911

# جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس تاول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات  
اور پیش کردہ پھوپھوش قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم  
کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی  
جس کے لئے پیشہ، مصنف، پرنٹر ز قطعی  
ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ————— اشرف قریشی  
———— یوسف قریشی  
ترمین ————— محمد بلال قریشی  
طانع ز ————— پرنٹ یارڈ پرنٹر ز لاہور

قیمت ————— 90 روپے



عمران اپنے فلیٹ کے سینگ روم میں بیٹھا اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑنے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”صحب خیر - منکہ مسی علی عمران ایم ایس سی - ذی ایس سی آکسن) بول رہا ہوں“ ..... عمران نے بڑے نرم لمحے میں کہا۔

”صحب خیر عمران صاحب - میرا نام عبدالرشید زخمی ہے“ - دوسری طرف سے ایک منناقی ہوتی آواز سنائی دی۔

”اوہ - ویری سوری جتاب زخمی صاحب - میں سانتس کا ڈاکٹر ہوں طب کا نہیں - آپ کو جس نے بھی میرے بارے میں بتایا ہے اس نے یقیناً آپ کو تفصیل نہیں بتائی - آپ کسی اچھے سے طب کے ڈاکٹر کو فون کریں تاکہ آپ کے زخموں کا درست علاج ہو سکے“ - عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا - حالانکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ

عبدالرشید صاحب جسمانی طور پر زخمی نہیں ہیں بلکہ ان کا تخلص زخمی ہے۔

"اوہ اچھا۔ بہت شکریہ" ..... دوسری طرف سے ہماگیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران اس طرح حریت سے رسیور کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی عبدالرشید زخمی کی آواز اسی رسیور سے آرہی تھی۔

سلیمان - جتاب آغا سلیمان پاشا صاحب" ..... عمران نے رسیور کر کر اوپری آواز میں کہا۔

"ذخیروں کو کو راجو اب نہیں دیا جاتا بلکہ ان کی مرہم پیٹ کی حاتی ہے" ..... سلیمان نے دور سے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران جب اختیار چونک پڑا۔ اس کے پھرے پر حقیقی حریت کے تاثرات تھے۔

"کیا مطلب" - فون میں نے سنا ہے اور آواز ہاں کچن میں چہارے کانوں میں کیسے پہنچ گئی" ..... عمران نے حریت پھرے لجھ میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ کا خیال ہے کہ جوان اور کنواروں کے لئے میلی فون شیطانی الہ ثابت ہو سکتا ہے اس لئے کنواروں کے فون باقاعدگی سے چیک کے جائیں" ..... سلیمان نے اس بار سٹینگ روہم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے پھرے پر شرارت یہ ہری سکراہست موجود تھی۔

"تو تم چیک کر رہے تھے۔ مگر کیسے" ..... عمران نے حریت

بھرے لجھ میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ نے سپر نئند نٹ فیاض کو حکم دے کر ایک آل اس سے منگو کر مجھے بھجوایا ہے۔ یہ آل کافی وسیع رنج میں ہونے والی فون کا لازم کو نہ صرف رسیو کرتا ہے بلکہ چاہو تو یہ بھی کر سکتا ہے"۔ سلیمان نے ایک طرف موجود ٹرالی کو میز کے ساتھ لگا کر چائے کے خالی برتن اس پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ آل" ..... عمران نے اہتمامی سمجھیدے لجھ میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ کا حکم ہے کہ آپ کو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے سوری" ..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو۔ وہ آل لا کر مجھے دو درست تم جانتے ہو کہ تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے" ..... عمران نے غرأتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ سے اجازت لے لوں۔ پھر لا دوں گا۔ اور سنیں مجھ پر اس طرح غرانے کی ضرورت نہیں۔ میں بڑی بیگم صاحبہ کا بے حد لاذلا ہوں" ..... سلیمان نے کہا۔ وہ بھلا کہاں عمران کے داؤ میں آنے والا تھا۔

"میں تم نے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ وہ آل لا کر دو" ..... عمران نے اس بار عصیلے لجھ میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ بڑی بیگم صاحبہ کا خیال درست ہے۔ اس کے ذل میں چور ہے ورنہ آپ اس طرح سمجھیدہ نہ ہوتے۔ جب آپ

فون پر کوئی غلط بات نہیں کرتے تو پھر آپ کو اس طرح سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہی نہیں۔ سلیمان نے مسہ بناتے ہوئے کہا۔ "تمہیں معلوم ہے کہ میری کیا حیثیت ہے اور کس قدر اہم اور ضروری باتیں میں فون پر کرتا ہوں اس لئے تم جلدی سے وہ آں لا کر مجھے دو دوسرہ تھیں وہ سزا دی جائے گی جو کسی ملک و شہر کو دی جاتی ہے۔ عمران نے مجھے کو مزید سنجیدہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں کہ حکیم سے مبنی نہیں چھپائی جا سکتی۔ مجھ سے زیادہ اور کے معلوم ہو گی آپ کی حیثیت۔ عرگزر گئی ہے اس دشت کی سیاہی میں۔" سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سلیمان۔" عمران نے اہمائی سنجیدہ مجھے میں سلیمان کو گھوستے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ واقعی سنجیدہ ہیں لیکن آپ خود سوچیں کہ سنجیدہ ہونے سے تو کون کا کاروبار نہیں چل سکتا۔ کیا آپ میں آپ کی سنجیدگی کو ہندیا میں پکاؤں؟" سلیمان نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں واقعی سزا بنا پڑے گی۔" عمران نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ سے پوچھ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کو پچھانا پڑے اور بزرگ کہتے ہیں کہ پرمیز علاج سے بہتر ہوتا ہے اور اگر آپ میں بہت نہیں تو میں آپ کی بات بڑی بیگم صاحبہ سے کر دیتا ہوں۔" سلیمان نے کہا۔ وہ بھلا کہاں آسانی سے باز آئے والا تھا۔

"تم وہ آہ بے شک واپس لے جانا لیکن مجھے دکھا دو۔ ہی۔" عمران نے اس بار نرم لمحے میں کہا کیونکہ اسے کچھ دا آہی تھی کہ وہ سلیمان کو کیسے راضی کرے۔

"آہ آپ کے سامنے کتنی دیر سے موجود ہے۔ اچھی طرح دیکھ لیں۔" سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ "کیا مطلب؟"..... عمران نے چونک کر اور حریت بھرے مجھے میں کہا۔ اسی واقعی سلیمان کی بات سمجھ د آئی تھی۔

"آپ صح سیر کے لئے گئے ہوئے تھے کہ آپ کی غیر موجودگی میں عبدالرشید زخمی صاحب کا فون آیا۔ وہ آپ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ آپ سیر کے لئے گئے ہوئے ہیں اس لئے دو گھنٹے بعد فون کرنا۔ اب آپ نے فون پر عبدالرشید زخمی کا نام لیا تو اس کی آواز کچ ملک پہنچ گئی اور میں سمجھ گیا کہ یہ وہی صاحب ہیں۔" سلیمان نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس سارے ڈرائے کی کیا ضرورت تھی؟"..... تم سیدھی طرح یہ بات چھٹے نہ بتا سکتے تھے۔"..... عمران نے قدرے شرمندہ سے مجھے میں کہا۔

"آپ کی نیم کے تمام ارکان کو آپ سے یہی شکایت ہے کہ آپ سیدھی طرح ان کو کوئی بات نہیں بتاتے اور ادھر ادھر کی باتیں کر کے انہیں زنج کرتے رہتے ہیں اسی لئے بزرگ کہتے ہیں کہ آدمی جو کچھ

بوتا ہے سو وہی کاشتا ہے۔۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے فلسفیانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور ٹرالی و حکیمتا، واجلدی سے سینگ روم سے باہر نکل گیا اور عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔۔۔۔۔ ذی ایس سی (آکن) بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے مخصوص لجھ میں کہا۔۔۔۔۔

”عبدالرشید رحیم بول رہا ہوں جتاب۔۔۔۔۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ کوئی ایسا ذا کرشنل جائے جو دل کے زخموں کی برہم پی کر سکے لیکن سب نے کو راجواب دیا ہے اس لئے مجبوراً پھر آپ کو فون کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔۔۔

”کیا صحیح بھی آپ نے فون کیا تھا۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔۔۔۔۔

”جی ہاں۔۔۔۔۔ یہ میرا تیسرا فون ہے اور اب میرے پاس مزید فون کرنے کے پیسے بھی نہیں ہیں جبکہ زخموں سے اب ٹیکسیں امتحنا شروع ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اہتمائی دکھ بھرے لجھ میں کہا گیا۔۔۔۔۔

”آپ کو یہ نمبر کس نے دیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔۔۔۔۔ ”سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔۔۔۔۔

”کیا مطلب۔۔۔۔۔ سر سلطان نے۔۔۔۔۔ مگر کیوں۔۔۔۔۔ آپ کا ان سے کیا۔۔۔۔۔

تعلق۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔ اس کے لجھ میں حقیقی حرث تھی۔۔۔۔۔

”جتاب۔۔۔۔۔ سر سلطان میرے ماموں کے خالوں کے بھتیجے کے پچا کے بیٹے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔۔۔۔۔

”انہوں نے آپ کو میرے فلیٹ کا ایڈریس بھی بتا دیا ہو گا۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ عبدالرشید زخمی صاحب بھی اس کی قبیل کے آدمی ہیں۔۔۔۔۔

”جی ہاں۔۔۔۔۔ لیکن انہوں نے بتایا تھا کہ فلیٹ سنٹرل انٹلی جنس کے سرپرنسنٹ کی ملکیت ہے اور میں سرکاری مقامات پر جانے سے بہت گھبرا تا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔۔۔۔۔

”آپ اطمینان سے آئیں۔۔۔۔۔ یہ فلیٹ سوپر فیاض کی ذاتی ملکیت ہے سرکاری نہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔

”مگر میں ٹیکسی کا کرایہ کہاں سے دوں گا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایسے انداز میں کہا گیا جیسے وہ پہنچتے ہوئے بڑی شرمندگی نی محسوس کر رہا ہو۔۔۔۔۔

”آپ بے شک ٹیکسی خرید کر آجائیں۔۔۔۔۔ آغا سلیمان پاشا کے پاس بہت دولت ہے۔۔۔۔۔ ٹیکسٹ ہو جائے گی۔۔۔۔۔ عمران نے شرارت بھرے لجھ میں کہا۔۔۔۔۔

”اوہ۔۔۔۔۔ پھر تو میں ٹرک خرید کر آ جاتا ہوں۔۔۔۔۔ چلو بعد میں میرے

کام تو آئے گا..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”سلیمان - کیا تم ان زخمی صاحب کو عانتے ہو“..... عمران نے رسیور رکھ کر اوپنی آواز میں کہا۔

”جی ہاں - سلسٹنے والی بلڈنگ میں رہتے ہیں - ابھی سہاں شفت ہوئے ہیں اور کسی اخبار میں کام کرتے ہیں“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ سب شرات جھباری ہے - تم نے اسے سر سلطان کا حوالہ دینے کا کہا ہوگا“..... عمران نے کہا۔

”نہیں صاحب - وہ واقعی سر سلطان کے دور کے رشتہ دار ہیں“..... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونک بھیجن لئے اور ایک بار پھر اخبار کے مطالعہ میں صروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کا آواز سنائی دی۔

”ٹرک کی رقم لے کر جانا“..... عمران نے اوپنی آواز میں سلیمان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”اب لتنے بھوکے بھی نہیں ہیں وہ“..... راہداری میں چلتے ہوئے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”کون ہے“..... دروازہ کھولنے سے پہلے سلیمان نے اوپنی آواز میں کہا۔

”عبدالرشید زخمی“..... علی عمران ایم ایس سی - ذی ایس سی

(اکسن) سے ملاقات ٹے ہے میری“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو سلیمان نے دروازہ کھول دیا۔

”یہ ٹے طرف ط والا ہے یات والا - میرا مطلب ہے کہ ملاقات تہہ کر کے جیب میں تو نہیں رکھی ہوئی“..... سلیمان نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت مذاق پر بے اختیار سکرا دیا کیونکہ وہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں صاف سن رہا تھا۔

”یہ بات تو علی عمران ایم ایس سی - ذی ایس سی (اکسن) ہی بتا سکتے ہیں - میں تو اتنا پڑھا لکھا نہیں ہوں“..... عبدالرشید زخمی نے جواب دیا تو عمران اس شخص کی حاضر جوابی کا قائل ہو گیا۔ سلیمان اے ڈرائینگ روم میں بھاکر سٹنگ روم کے دروازے پر آیا اور اس نے انگلی کو کنشتی کے ترتیب کر کے اس طرح گھمایا جسیے کہہ رہا ہو کہ آنے والے کا ذہنی توازن درست نہیں ہے - عمران سکراتا ہوا انھا اور ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

”السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ“..... عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی بے حد خشوع و خصوص سے سلام کرتے ہوئے کہا تو سلمان صوفے پر بیٹھا ہوا ایک ادھیر عمر آدمی اٹھ کر کھدا ہو گیا۔ ”و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ سواہ بڑے عرصے بعد پورا سلام سنتا ہے“..... اس آدمی نے سکراتے ہوئے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”فرملئیے - میں کیا خدمت کر سکتا ہوں“..... عمران نے بھی

ہو چکی ہے۔ البتہ اس میں مشینی ابھی نصب نہیں ہوتی۔ جیسے ہی مشینی نصب ہوگی پاکیشیا پر ایسٹی محلے کی کارروائی کا آغاز کر دیا جائے گا اور جس وقت اسٹی میراں فائر ہو گا اس وقت سراسکن ریز کے حصار کو اسی لیبارٹری سے بریک کیا جائے گا اور اس طرح ایسٹی میراں پاکیشیا پر فائر ہو جائے گا۔ عبدالرشید زخمی نے بڑے سنجیدہ لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران حیرت بھری نظر وہ سے اسے دیکھنے لگا۔

”آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا؟“..... عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”نجوم سے۔“..... عبدالرشید زخمی نے اسی طرح سنجیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”نجوم وہ کون ہے؟“..... عمران نے جو نکتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”جم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی میں ستارہ اور نجوم اس کی جمع ہے جس کا مطلب ہوا ستارے۔“..... عبدالرشید زخمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر بلادیا جسے اسی بھی سلیمان کی بات پر یقین آکیا ہوا کہ عبدالرشید زخمی کا دماغی توازن واقعی درست نہیں۔

”اہ۔ تو آپ نجومی ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی نہیں۔ میں تو زخمی ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ ستارے اپنے طور پر انسانوں کو بہت کچھ بتاتے رہتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ جو

مسکراتے ہوئے کہا۔“..... کیا آپ واقعی خدمت کریں گے۔“..... عبدالرشید زخمی نے کہا۔

”جی ہاں۔ اگر آپ کہیں تو میں اپنی خدمات کی پوری فہرست پیش کروں۔“..... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ آپ پاکیشیا سکرٹ سروس کے لئے بطور فوجی لائنر کام کرتے ہیں اور سرسلطان نے مجھے بتایا تھا کہ آپ اہتمامی محاذ میں بھی ہیں اس لئے خدمات کی فہرست تو آپ سرسلطان کو پیش کر دیں میرا تو صرف چھوٹا سا کام ہے۔“..... عبدالرشید زخمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کام بتائیں۔“..... عمران نے جو نکتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”در اصل پاکیشیا پر ایسٹی محلے کی اہتمامی بھری اور خلترناک سازش ہو گئی ہے اور یہ سازش اسرائیل کر رہا ہے لیکن وہ براہ راست اس میں شامل نہیں ہے۔ وہ صرف سر برستی کر رہا ہے۔ اصل کام ایک اور تنظیم کا میٹن ویب یا سی ڈبلو کر گئی ہے۔ پاکیشیا پر کامیاب ایسٹی محلہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کے گرد موجود سراسکن ریز کے حصار کو ختم کر دیا جائے۔ چاہے یہ حصار صرف چند لمحوں کے لئے ہی کیوں نہ بریک ہو کیونکہ اس حصار کو کوئی بھی ایسٹی میراں کی اس بی نہیں کر سکتا اور اس کے لئے یہ کامیٹن ویب پاکیشیا کے ہمسایہ ملک کافرستان کے قریب سمندر میں موجود جزیرہ کانڈل میں ایک زیر زمین لیبارٹری بنانے ہے ہیں اور یہ لیبارٹری تیار

انسان ان کی باتوں پر توجہ دیتا ہے وہ ان کی باتیں مجھے جاتا ہے اور جو نہیں دیتا وہ نہیں سمجھتا۔ عبدالرشید زخمی نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا ڈرائینگ روم میں داخل ہوا۔ ٹرالی پر چائے رکے برتن اور پلیٹ میں سینکس موجود تھے۔ ان نے چائے کی دو پیالیاں بنا کر ایک عبدالرشید زخمی کے سامنے اور دوسری عمران کے سامنے رکھ دی۔

”کیا آپ نے یہ ساری بات سرسلطان کو بتائی تھی؟“..... عمران نے کہا۔

”جی نہیں۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ ہمہودی پاکیشیا کے خلاف انتہائی گہری سازش کر رہے ہیں اور وہ پاکیشیا پر ایشی مدد کرنے والے ہیں اس لئے آپ بتا دیں کہ اس سازش کو کون فاکام بنا سکتا ہے تو انہوں نے مجھے آپ کا فون نمبر اور ایڈریس بتا دیا۔“ عبدالرشید زخمی نے چائے کا گھوینٹ پھرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر ہیں۔ میں اس سازش کے خلاف کام کروں گا۔ ویسے یہ بات آپ سرسلطان سے پوچھنے کی بجائے علم نجوم سے بھی معلوم کر سکتے تھے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہیں ہو سکا اس لئے مجبوراً مجھے سرسلطان سے پوچھنا پڑا۔“..... عبدالرشید زخمی نے جواب دیا۔

”اگر آپ کہیں تو میں آپ کے لئے کھانا تیار کروادوں۔“..... عمران

نے کہا۔

”جی نہیں۔ میں نے گر شستہ دو سالوں سے کھانا نہیں کھایا اس لئے شکریہ۔“..... عبدالرشید زخمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب ہے دو سالوں سے کھانا نہیں کھایا۔ کیا واقعی؟“..... عمران نے جوئیتے ہوئے بچھے میں کہا۔

”جی ہاں۔ بن فاست فوڈ پر گزارہ کرتا ہوں۔“..... عبدالرشید زخمی نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”آپ کی رہائش کہاں ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”دارالحکومت کے نواح میں ایک قبرستان ہے جسے کوریہ قبرستان کہا جاتا ہے۔ خاصاً وسیع و عریض ہے۔ اس کے اندر ایک قبر میں رہتا ہوں۔“..... عبدالرشید زخمی نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ واقعی بہترین جگہ ہے۔ میں نے ایک کوٹھی کے باہر

جادو خاموش لکھا ہوا دیکھا تھا اور سب جانتے ہیں کہ جادو خاموش قبرستان کو کہا جاتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ

اس کوٹھی کے مالک شاعر ہیں اور جس طرح آپ کا تخلص زخمی ہے اس طرح ان کا تخلص خاموش تھا اور جادو خاموش کا مطلب ہوا خاموش کی رہائش کا ہا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہو گا۔ لیکن میں حقیری قبر میں رہتا ہوں۔“..... عبدالرشید زخمی نے کہا۔

”کتنی بڑی ہے یہ قبر“..... عمران نے پوچھا۔

”دو منزلہ ہے۔ ایک گراونڈ فلور ہے اور ایک تہہ خانہ ہے۔“

عبدالرشید زخمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کردا ہوا۔

”اگر آپ کہیں تو میں آپ کو کسی اچھے سے میشنل ہسپتال میں داخل کر دوں۔“..... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”اگر اسٹنی حمد، ہوا تو پھر آپ سے ملاقات ہوگی۔ اچھا خدا حافظ۔“

عبدالرشید زخمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل،

گیا۔ تھوڑی در بعد بیرونی دروازہ چھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی

دی تو عمران نے ایک طین میان سانس لیا اور ڈرائینگ روم سے نکل کر

سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

”سلیمان۔“..... عمران نے اپنی آواز میں کہا۔

”جی صاحب۔“..... سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”تم ان صاحب کو کب سے جانتے ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”آج صح فون سننے کے بعد سے۔“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”پھر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سلطان کے دور کے رشتہ دار ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”سرسلطان کا فون آیا تھا اور انہوں نے کہا کہ عبدالرشید زخمی ان

کا دور کا رشتہ دار ہے اور ذہنی طور پر کہا ہوا ہے اس علیے عمران سے

کہنا کہ وہ اسے اس انداز میں ڈیل کرے کہ وہ انہیں دوبارہ سٹنگ نہ

کرے۔“..... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”لیکن تم نے مجھے بتایا ہی نہیں۔ کیوں۔“..... عمران نے غصیل  
لچھ میں کہا۔

”اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ ایک جیسی ذہنی کیفیت کے  
لوگ خود ہی ایک دوسرا سے کو ڈیل کر لیتے ہیں۔“..... سلیمان نے کہا  
تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا اور سلیمان  
تیزی سے سٹنگ روم سے نکل کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در  
بعد عمران نے فون کا رسیو اٹھایا اور تیزی سے نہر پر سس کرنے  
شروع کر دیتے۔

”پی اے نو ٹو سیکرٹری خارجہ۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری  
طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”سیکرٹری صاحب آپس تشریف لے آئے ہیں یا نہیں۔“..... عمران  
نے کہا۔

”اوہ عمران صاحب آپ۔ صاحب ابھی تشریف لائے ہیں۔ میں  
بات کرتا ہوں۔“..... دوسری طرف سے پی اے نے عمران کی آواز  
سننے ہی مودبانہ لچھ میں کہا۔

”ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں۔“..... پھر تمہوں بعد سرسلطان کی  
آواز سنائی دی۔

”کھسکا ہوا علی عمران ایم ایس سی۔“..... ذی ایس سی (اکشن) بول رہا  
ہوں۔“..... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار کھلاکھلا کر ہنس

پڑے۔

”واقعی۔ اتنی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد آدمی کھسک جاتا ہے۔ اور تمہارے اس لقب سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری ملاقات عبد الرشید زخمی سے ہو چکی ہے۔“..... سرسلطان نے ہنسنے ہوئے کہا۔ ”ہبست بورسی ملاقات تھی۔ ویسے یہ صاحب آپ کے کتنے دور کے عزیز ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”جتنے قریب کے تم ہو۔“..... سرسلطان نے بے ساختہ جواب دیا تو عمران سرسلطان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”ویسے مجھے آپ پر ترس آ رہا ہے کیونکہ جس کے دور کے اور قریب کے دو فون عزیز ہسکے ہوئے ہوں تو اس کی اپنی کیا حالت ہو گی۔“..... عمران نے کہا۔

”ای لئے تو حکومت کی طرف سے ایک دوسرا سر عظیم میں دیا گیا ہے۔“..... سرسلطان نے کہا تو عمران ان کے اس گھرے جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ کی حاضر جوابی بتا رہی ہے کہ آپ آج واقعی موذ میں ہیں۔“..... بہر حال آپ کے اس رشتہ دار نے بہت خوفناک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ کیا خیال ہے اس بارے میں چیف کی طرف سے صدر صاحب کو آگاہ کیا جائے۔“..... عمران نے کہا۔

”بالکل کیا جانا چاہئے تاکہ صدر صاحب قومی اسمبلی کا اجلاس

طلب کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ چیف جب کھسک جائے تو پھر کیا ہونا چاہئے۔“..... سرسلطان نے جواب دیا۔ ”چلو اچھا ہے۔ آپ کی ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی جگہ چیف کو مل جائے گی اور چیف کی جگہ مجھے۔“..... عمران نے کہا۔ ”یہ تو اسی وقت معلوم ہو گا کہ کے کون سی جگہ ملتی ہے۔ بہر حال ایک بات بتا دوں کہ عبد الرشید زخمی سالوں بعد فون کرتا ہے لیکن اس نے آج تک جو بات بھی کہی ہے وہ درست ثابت ہوئی ہے۔“..... اس باز سرسلطان نے سنجیدہ لمحے میں کہا تو عمران چوٹک پڑا۔

”کیا مطلب۔“..... عمران نے حریت بھرے مجھے میں کہا۔ ”کئی سال پہلے ان نے مجھے رات کو ایک بجے فون کر کے بتایا کہ کل سورج نکلے گا اور واقعی سورج نکل آیا۔ اسی طرح چھ ماہ پہلے اس نے مجھے آفس میں فون کر کے کہا کہ میں سرکاری دورے پر جاؤں گا اور پھر ایک ہفتے بعد میں سرکاری دورے پر چلا گیا۔“..... سرسلطان نے کہا تو عمران بکھر گیا کہ وہ واقعی آج موڈیں ہیں۔

”واہ۔ پھر تو مجھے ان کا شاگرد ہونا چاہئے۔“..... عمران نے کہا۔

”بے شک بنو۔ میں طرف سے اجازت ہے۔ میں نے ایک ضروری میٹنگ اینڈ کرنی ہے اس لئے اللہ حافظ۔“..... دوسری طرف سے سرسلطان نے کہا اور اس کے سامنہ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اپنک ایک خیال کے

ہے اور میاں بہت سے سیاح آتے جاتے رہتے ہیں۔ ناٹران نے جواب دیا۔

”اوکے۔ تھیک ہے۔ اللہ حافظ۔“ عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔ اس کی پیشانی پر جنہیں سی ابھر آئی تھیں۔ کیونکہ اسے اس جزیرے کے مستقل معلوم نہیں تھا اور یہی وہ اس کا نام جانتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ عبدالرزیڈ رخی نے ویسے ہی کوئی فرضی نام بتایا ہو گا لیکن اب ناٹران نے جو کچھ بتایا تھا اس نے اسے تشویش میں بیٹلا کر دیا تھا۔

”ہو سکتا ہے کہ عبدالرزیڈ رخی نے اس جزیرے کا نام سنا ہوا ہو۔“..... عمران نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور پھر چند لمحے کریڈل پر ہاتھ رکھ کر وہ کچھ سوچتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ ہٹایا اور ایک بار پھر نمبر میں کرنے شروع کر دیے۔

”داور بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ڈی ایس سی۔ ایم ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”کمال ہے۔ اتنی ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود تم بولنے کے قابل رہ گئے ہو ورنہ یقین نہیں آتا کہ تم کچھ بول سکو۔“..... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ آج کا دن خاید نہایت ہی خوشنگوار ہے کہ پہلے

آتے ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر بُون آتے پر اس نے غیر پریس کرنے شروع کر دیے۔ ”ناٹران بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (اکسن) بدھاں خود بکہ بیبان خود بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے مخصوص شکفتے لمحے میں کہا۔

”اوہ عمران صاحب آپ۔ آج صح صح کیسے یاد آگیا ہوں۔“ دوسرا طرف سے ناٹران نے خوشنگوار لمحے میں کہا۔

”لمحے بتایا گیا ہے کہ تم کافرستان کے جغرافیہ کے ماہر لمحے جاتے ہو اس لئے یہ بتاؤ کہ کیا کافرستان کے قریب کوئی ہجرہ کا نائل بھی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں ہے۔ خاصا بڑا اور آباد جزیرہ ہے۔ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔“..... ناٹران نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کس ناٹپ کا جزیرہ ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہاں کون لوگ آباد ہیں۔ ہاہی گیریا عام لوگ۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ جزیرہ بین الاقوامی سمندری حدود میں واقع ہے۔ پہلے اس پر کافرستان کا قبضہ تھا لیکن پھر بین الاقوامی دباؤ پر کافرستان کو اس پر اپنا قبضہ ختم کرنا پڑا لیکن اب بھی اس پر کافرستان انتظامیہ کا قبضہ

سرسلطان نے بھی آپ کی طرح خوشنگوار مودیں باتیں کیں اور اب آپ کا مودی بھی اہتمائی خوشنگوار ہے ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”خوشنگوارست اس لئے ہے کہ صحیح تمہاری آواز جو سننے کو مل گئی ہے ..... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار پڑا۔

” یہ بتائیں کہ کیا پاکیشیا کے گرد سراسمکس ریز کا حصہ موجود ہے تاکہ پاکیشیا پر ایسی محملہ نہ ہو سکے ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” ہاں - مگر تمہیں کس نے یہ بات بتائی ہے - یہ تو ناپ سکرت ہے ..... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا - اس کے پہرے پر شدید ترین حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ سرداور اس ریز کا نام سنتے ہی اس کا مذاق اڑائیں گے۔

لیکن سرداور نے عبدالرشید زخمی کی بات کی تائید کر دی تھی۔  
” کیا مطلب - کیا واقعی ” ..... عمران نے اہتمائی حریت بھرے سمجھ میں کہا۔

” ہاں - اب تم سے تو کچھ نہیں چھپایا جا سکتا - لیکن تمہیں کس نے بتایا ہے کیونکہ یہ ہمارے ڈیفنس کا بنیادی نقطہ ہے اور اس لئے اسے ناپ سکرت رکھا گیا ہے ..... سرداور نے کہا۔

” ان ریز کا حصہ کب سے قائم ہیں ” ..... عمران نے پوچھا۔  
” گوشۂ دوسالوں سے ” ..... سرداور نے جواب دیا۔

” مگر یہ ریز کس قسم کی ہیں - میں تو ان کا نام بھی پہلی بار سن رہا ہوں ” ..... عمران نے اس بار سخینہ سمجھ میں کہا۔

” یہ ریز دو سال قبل ڈاکٹر کرامت علی کے ایک تجربے کے دوران دریافت ہوئیں - پھر ان پر مزید ریسرچ کی گئی تو ان ریز کی یہ خصوصیت سامنے آئی کہ یہ ریز زمین سے لے کر آسمان تک اہتمائی طویل مدت تک قادر کی صورت میں قائم رہتی ہیں - البتہ ان ریز سے ہر چیز کراس کر جاتی ہے لیکن یہ ریز ایسی مواد کو ناکارہ بنادیتی ہیں - جب ان پر باقاعدہ تجربات کئے گئے تو پتہ چلا کہ اگر ایسی ہتھیار کو ان ریز میں سے گوارا جائے تو وہ ناکارہ ہو جاتا ہے - چنانچہ پاکیشیا کو ایسی محملہ سے بچانے کے لیے ان ریز کو پاکیشیا کے گرد پھیلا دیا گیا اور یہ حصہ اب بھی قائم ہے اور اس کے بارے میں صرف ڈاکٹر کرامت علی مجھے اور صدر صاحب کو ہی معلوم ہے - ہم تینوں کے علاوہ اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں ہے ..... سرداور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

” لیکن ان ریز کا نام کس نے رکھا تھا ..... عمران نے پوچھا۔

” ڈاکٹر کرامت علی نے کیونکہ جس مادے سے یہ ریز دریافت ہوئی ہیں وہ غیر ارضی مادہ ہے اور ایک شہاب ثاقب کی وجہ سے دریافت ہوا تھا اور اس کا نام سراسمکس رکھا گیا تھا ..... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” حریت ہے - میں تو سمجھ رہا تھا کہ آپ یہ نام سن کر میرا مذاق

اڑائیں گے ..... عمران نے کہا۔

”لیکن تم تو بتاؤ کہ جھیں اس بارے میں کیسے علم ہوا۔“ سرداور نے کہا تو عمران نے عبدالرشید زخمی کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی اس سازش کے بارے میں بھی بتایا۔

”اوه ۔۔۔ یہ تو اہتمائی خطرناک سازش ہے ۔۔۔ اس طرح تو پاکیشیا مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔“ ..... سرداور نے اہتمائی پریشان سے لجھ میں کہا۔

”ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ ڈاکٹر کرامت علی کافون نمبر دین اور انہیں میرے بارے میں بھی بتا دیں۔“ ..... عمران نے کہا۔

”مگر وہ تو چار ماہ پہلے وفات پاچکے ہیں۔“ ..... سرداور نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ ۔۔۔ پھر ان ریز کا کنٹرول کس کے پاس ہے۔“ ..... عمران نے کہا۔

”کنٹرول کیا ہوتا ہے ۔۔۔ نبی یہ حصار قائم ہے۔ البتہ سرکاری طور پر کنٹرول میرے پاس ہے۔“ ..... سرداور نے جواب دیا۔

”مگر اسرا میں کو اس بارے میں کیسے علم ہو گیا۔ وہ اس کا توڑ کیسے کر رہے ہیں۔“ ..... عمران نے کہا۔

”یہ بات تو میری سمجھ میں نہیں آرہی ۔۔۔ اس کا تو کوئی توڑ ہی نہیں ہے اور پھر جب ان کی تفصیلات کا کسی کو علم نہیں ہے تو ان کا توڑ کیسے تیار ہو سکتا ہے اور پھر اس آدمی کو کیسے اس ساری بات کا

علم ہو گیا۔“ ..... سرداور نے اہتمائی پریشان لجھ میں کہا۔

”کچھ نہ کچھ تو ہوا ہے ۔۔۔ بہر حال چیف کو روپورت دینی پڑے گی۔“

ویسے ایک بات ہے کہ چیف اس بات پر ناراضی نہ ہو جائے گا کہ یہ سیکرٹ اس سے بھی چھپایا گیا ہے۔“ ..... عمران نے کہا۔

”اے ناپ سیکرٹ رکھنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔“ ..... سرداور نے کہا۔

”اوکے ۔۔۔ بہر حال اب تو اس بارے میں چیف کو بتانا ضروری ہو گیا ہے۔ اللہ حافظ۔“ ..... عمران نے کہا اور رسیور کو دیا۔

”یہ تو واقعی عجیب بات ہے ۔۔۔ میں تو اسے مذاق سمجھ رہا تھا۔“ ..... عمران نے بڑی اتنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ دانش منزل جائے۔ اس کے پھرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”میں۔ ماریا بول رہی ہوں“..... اس لڑکی نے کہا۔

”جیز فرام دس اینڈ میڈم“..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سناتی دی۔ ہجھہ مودبنا تھا۔

”کوئی خاص بات“..... ماریانے کہا۔

”آپ کی تجویز سو فیصد درست ثابت ہوئی ہے۔ عبد الرشید نے عمران سے ملاقات کی اور اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اس کے ذہن میں فیڈ کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے کے نیچے ایس ایس بن بھی نصب کر آیا ہے۔ عمران نے اس کے بعد دو اہم فون کالز کی ہیں ایک سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو اور دوسری کسی سائنس دان سرداور کو۔ دونوں کالوں کو ایس ایس کے ذریعے میپ کر دیا گیا ہے اور اس میپ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ واقعی سراسمکس ریز کا حصار پا کیشیا کے گرد موجود ہے اور اس کا کنٹرول سرداور کے پاس ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان ریز کا موجود ہلاک ہو چکا ہے۔“ جیرنے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر لقینٹا اس کا فارمولہ اس سائنس دان سرداور کے پاس ہو گا۔ کیا تم نے لوکیشن چیک کی ہے“..... ماریانے کہا۔

”ہاں۔ اور میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہ کال کسی خفیہ لیبارٹری میں سنی گئی ہے۔ اس خفیہ لیبارٹری کا محل وقوع کسی کو معلوم نہیں ہے۔ البتہ میں نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ سرداور کی ہن ہمیں دار الحکومت کے ایک نو اچی علاقے میں رہتی

ہوئی۔ خیابان کے ایک کمرے میں ایک نوجوان لڑکی بیٹھی شراب پینے اور ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔ لپٹنے خود خان کے لحاظ سے وہ قبرص نژاد دکھانی دے رہی تھی۔ اس نے شراب کا خالی گلاس میز پر رکھا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجٹ اٹھی تو لڑکی نے چونک کہ فون کی طرف دیکھا اور پھر باقہ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا اور خود اطمینان سے دوبارہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جب فون سیٹ پر جلنے والا سرخ رنگ کا نقطہ بچھ گیا تو اس نے رسیور اٹھا کر واپس کر دیا۔ لپٹ پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر نجٹ اٹھی تو اس نے فون کی طرف غور سے دیکھا۔ اس بار فون سیٹ پر سرخ نقطہ نہیں جل رہا تھا۔ اس نے ریموٹ کی مدد سے ٹی وی کی آواز بند کی اور اسے میز پر رکھ کر رسیور اٹھایا۔

ہے۔..... بھیز نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو کام اور بھی آسان ہو گیا ہے۔ یہ مشرقی لوگ اہتمائی روایت پرست واقع ہوتے ہیں۔ تم سرداور کی بہن کو ختم کر دو۔ سرداور لا محالہ اس کی تدفین پر وہاں پہنچ گا۔ اسے وہاں سے آسانی سے انواکر کے دوسرے پوائنٹ پر لے جا کر اس سے ساری حقیقت معلوم کر کے یہ فارمولہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔..... ماریا نے کہا۔“

”اوہ۔ ویری گذیر میڈم آپ کی ذہانت کا تو کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ میں نے سرداور کا حلیہ بھی معلوم کر لیا ہے تاکہ اس کی بہن کو ہلاک کرنے سے بچے۔ وہاں ایسے انتظامات کر دوں تاکہ جسے ہی سرداور وہاں آئیں انہیں انواکر کے لے جایا جاسکے۔..... بھیز نے کہا۔“

” تمام کام اہتمائی ہو شیاری اور تیری سے کرنا۔ اس کو ہلاک تو کیا اس پر تشدد کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بوڑھا اور کمزور آدمی ہو گا اور تشدد سے ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ تم اسے لارشن ڈبل ہیندر رزا نجکشن لگا کر ٹی آر وی ایس مشین میں ڈال دینا اس طرح وہ سب کچھ خود ہی بتادے گا اور اسے معلوم بھی نہ ہو گا۔ پھر فوری طور پر وہاں سے فارمولہ حاصل کر لینا اور پھر سرداور کو کسی ایسی جگہ پر پھینک دینا جہاں سے وہ ہوش میں آکر خود ہی اپنی لیبارٹری میں پہنچ جائے۔..... ماریا نے کہا۔“

” میڈم۔ فارمولہ لقیناً اس خفیہ لیبارٹری میں ہو گا۔ اس سرداور

سے اس کا پتہ تو معلوم ہو جائے گا لیکن لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے فارمولہ لانا خاصاً مشکل کام ہو گا اس لئے آپ کوئی ایسی تجویز دیں جس سے کام بھی ہو جائے اور کسی کو پتہ بھی نہ چلے۔..... بھیز نے کہا۔

”اوہ۔ تم نے واقعی بہت اچھی بات کی ہے۔ تم ڈوز کو ذرا ہٹکا رکھنا اور پھر مشین کے ذریعے اس کے ذہن کو سمجھیش دے دینا کہ وہ لیبارٹری جا کر وہاں سے فارمولہ حاصل کر کے تمہیں دے دے۔ اب آگے یہ سوچنا تمہارا کام ہے کہ تم کس طرح جلد از جملہ یہ فارمولہ حاصل کر سکتے ہو اور سرداور کو کس طرح شہس کیا جائے کہ کسی کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ فارمولہ ہمارے پاس پہنچ گیا ہے۔..... ماریا نے کہا۔

” یہ میرا کام ہے۔ آپ بے فکر ہیں۔ کام بے داغ انداز میں ہو جائے گا۔..... بھیز نے جواب دیا۔

” تم فارمولہ میرے پاس نہ لانا بلکہ اپنے پاس ہی رکھنا کیونکہ اگر انہیں کسی طرح معلوم ہو جائے تب بھی وہ تمہیں تلاش کرتے رہیں اور مجھ تک نہ پہنچ سکیں۔..... ماریا نے کہا۔

” اوکے میڈم۔..... دوسرا طرف سے کہا گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا اور پھر ریکوٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی کی آواز اپنی کی اور میز پر موجود شراب کا جام اٹھا کر شراب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ اس کے پھرے پر گھرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

کافی دیر بعد اس نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے تھی وہ آف کیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ مسلسل شراب پینے کی وجہ سے اس کے ذہن پر خاصاً خمار سا طاری تھا اور پھونکہ وہ ہوٹل سے باہر نہ جاتا چاہتی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ وہ سو جائے۔ چھانپے واش روم سے واپس آکر وہ سائیڈ پر موجود بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی اس نے ناسٹ گاؤن پہننا اور پھر بیڈ پر لیٹ گئی۔ تھوڑی دیر میں وہ ہبھری نیند سو چکی تھی۔ پھر فون کی ٹھنڈی بجھنے کی آواز نے اس کی نیند میں خلل ڈالا اور وہ چوتک کر اٹھی۔ فون جو اس نے سائیڈ ٹیپانی پر رکھا ہوا تھا کی گھنٹی نج رہی تھی اس نے دیکھا تو فون سیٹ پر سرخ رنگ کا نقطہ جل رہا تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور اسے سائیڈ پر رکھ دیا اور پھر فون کو دیکھنے لگی۔ کچھ دیر بعد جب نقطہ بجھ گیا تو اس نے رسیور اٹھا کر واپس کریڈ پر رکھا اور پھر بیڈ سے نیچے اتر آئی اور واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو وہ غسل کر کے لباس تبدیل کر چکی تھی اور وہ واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی اور اس کی نظریں سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک پر پڑیں تو وہ بے اختیار چوتک پڑی۔

”اوہ۔ میں سات گھنٹے تک سوئی رہی ہوں۔“ اس نے بڑبڑاتے ہوئے پونک کر کہا۔ اسی لمحے فون کی ٹھنڈی ایک بار پھر نج اٹھی۔ اس نے فون کی طرف دیکھا تو اس بار اس پر سرخ رنگ کا نقطہ نہیں جل رہا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”مس ماریابول رہی ہوں۔“ ماریانے کہا۔  
”جیز بول رہا ہوں میڈم۔“ دوسری طرف سے جیز کی آواز سنائی دی۔

”یہ۔ کیا پورٹ ہے۔“ ماریانے پوچھا۔  
”وکٹری میڈم۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”گڈ۔ تفصیل بتاؤ۔“ ماریانے سکراتے ہوئے کہا۔  
”میڈم۔“ میں نے سرداور کی ہن کو ہلاک کر دیا اور پھر اس کے ملازموں سے سرداور کا فون نمبر معلوم کر کے اس کی آواز اور لمحے میں انہیں فون کر دیا جبکہ ملازموں کو بے ہوش کر دیا گیا۔ سرداور نے فور آئنے کی بات کر دی چھانپے ہم ان کی ہن کی رہائش گاہ سے باہر ان کے انتظار میں رک گئے۔ ہمیں خدشہ تھا کہ وہ کہیں لپٹنے ساتھیوں کے ساتھ نہ آئیں لیکن تقریباً اُوھے گھنٹے بعد سرداور اکیلے کار میں آئے۔ ان کا حلیہ چونکہ ہمیں معلوم تھا اس لئے ہم نے انہیں کار سیست اخوا کر لیا اور سپیشل پو اسٹ پر لے جا کر آپ کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کیا اور سرداور سمجھش کے مطابق کار لے کر واپس اپنی لیبارٹری چل گئے اور پھر ان کی واپسی ہوئی تو فارمولہ کی فلم ان کی جیب میں موجود تھی۔ میرا ادمی مقامی میک اپ میں ان کے ساتھ کار میں گیا تھا اور کار میں واپس آیا تھا۔ فارمولہ کے کر میں نے انہیں ایک بار پھر مشین میں ڈال کر ان کے ذہن کو واش کیا اور پھر انہیں بے ہوش کر کے کار میں ڈال کر ان کی ہن کی کوٹھی لے جا کر کار کو

طرف ہٹ گئی تو وہ آدمی اندر داخل ہو گیا اور ساریا تے دزوفا نہ بند کر کے لاک کر دیا اور پھر اسے سما قہ لے کر ایک پورشن میں آئی جب سٹینگ روم کے انداز من سما ہاگ کہا تھا۔

”کہاں ہے فارمولہ“..... ماریا نے کہا تو جیز نے کوٹ کی اندر ورنی جیب سے گئے کا ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا اور اسے کھول کر اس میں موجود ایک ماسٹر کارول نکال کر ماریا کی طرف بڑھا دیا ماریا نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر جیز کے ہاتھ سے گئے کا پیکٹ لے کر اس نے رول پیکٹ میں بند کر کے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

کیا تم نے اسے چیک کیا ہے؟ ..... ماریانے تو جھا۔

”نهیں میڈم۔ لیکن بہر حال یہ درست ہی ہو گا کیونکہ اسے لانے والا سرداور خود تھا۔“ جیز نے جواب دیا۔

”لیں۔ تارکی سفارت خانہ“ ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک  
سوائی آواز سنائی، دیکھی۔

خطاب سفیر سے بات کرائیں۔ میں ماریا بول رہی ہوں ”۔ ناریا

کھدا کر دیا۔ وہاں پر ملازم ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ اندر کیا ہوا ہے۔ ان کے بعد ہم واپس آگئے میں نے سپیشل پوائنٹ کو کلوز کر دیا اور اپنے تمام ساتھیوں کو چار ٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان روانہ کر دیا اور اب یہاں آپ کے علاوہ صرف میں اکیلارہ گیا ہوں۔ میں نے پرانی بہائش کاہ، میک اپ اور لباس تبدیل کر لیا ہے اور آپ کو سپیشل فون سے کان کر رہا ہوں۔..... جیزرنے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

فارمولہ تمہارے پاس ہے ..... ماریانے پوچھا۔  
یہی مسئلہ ..... دوسرا طرف سے کہا گا۔

”اوے۔ خیابان ہوٹل کے کرہ نمبر تین سو اٹھارہ میں آ جاؤ۔ میں یہاں مارگریٹ کے نام سے موجود ہوں۔“ ماریا نے جواب دیا۔

”اوے میڈم“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریانے رسیور رکھ دیا۔ ان کے پھرے پر صرفت کے تاثرات اور آنکھوں میں چمک پسیدا ہو گئی تھی۔ پھر تقریباً اوہنے گھنٹے بعد کال میل کی آواز سنائی دی تو اس نے اٹھ کر ڈور فون کار رسیور اٹھا لیا۔

لے کر کوئی نہ کھا۔

”جمن“ ..... رسور سے آواز سنائی دی۔

”اوے“ ..... ماریا نے کہا اور رسیور کو واپس ہک میں لٹکا کر دو  
دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر  
ایک غیر ملکی موجود تھا جس کا قد لمبا اور جسم سمارٹ تھا۔ ماریا ایک

بنے قدرے مودبانہ لجھے میں کہا۔

”کون ماریا۔ پوری شاخت کرائیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ماریا بلاٹھ۔ ..... ماریانے جواب دیا۔

”اوہ۔ ہولڈ کریں۔ ..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”ہیلو۔ ..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”ماریا بلاٹھ بول رہی ہوں۔ کیا آپ کافون محفوظ ہے۔ ماریا

نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ایک منٹ۔ ..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”تو ماریا ہوٹھ بھیخ خاموش بیٹھی رہی۔

”ہیلو۔ ..... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ ماریا بلاٹھ بول رہی ہوں۔ ..... ماریانے کہا۔

”فون محفوظ ہو گیا ہے۔ فرمائیے۔ ..... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

”آپ کا نام۔ ..... ماریانے پوچھا۔

”میرا نام جواد صولت ہے۔ میں یہاں تارکی حکومت کی طرف

سے سفیر ہوں۔ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”آپ کو ڈبل ایکس کے بارے میں معلوم ہے۔ ..... ماریانے

کہا۔

”لیں۔ مجھے بریف کیا گیا ہے۔ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں ہوٹل خیابان کے کمرہ نمبر تین سو اٹھارہ تیسرا منزل پر

موجود ہوں۔ ڈبل ایکس میرے پاس موجود ہے۔ ..... ماریانے کہا۔

”اوہ اچھا۔ میں اپنے خاص آدمی کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں اس

کا نام رازی ہے۔ آپ بے فکر ہو کر اسے ڈبل ایکس دے دیں۔ وہ

آپ کو رسید کے طور پر بلیک ہارس کا کارڈ دے گا۔ ..... سفیر نے کہا

تو ماریا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

”اوکے۔ آپ بھیج دیں میں انتظار کر رہی ہوں۔ ..... ماریانے

کہا اور رسیدور کھد دیا۔ پھر تقویباً ایک گھنٹے بعد کمرے میں کال بیل کی

آواز سنائی دی۔

”کون ہے۔ ..... ماریانے اٹھ کر ڈور فون کا رسیدور کان سے

لگاتے ہوئے کہا۔

”رازی۔ ..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”اوکے۔ ..... ماریانے کہا اور رسیدور کو واپس ہبک میں لگا کر وہ

دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر ورزشی جسم

کا نوجوان موجود تھا جس نے بیلو گفر کا سوت پہننا ہوا تھا۔

”اندر آ جائیں۔ ..... ماریانے کہا اور ایک طرف ہٹ گئی تو

نوجوان اندر داخل ہو گیا۔ ماریانے دروازہ بند کیا اور پھر اسے لے کر

اس پورشن میں آگئی جس میں کرسیاں موجود تھیں۔

”تشریف رکھیں۔ آپ کو کس نے بھیجا ہے اور کیوں۔ ماریا

نے کہا تو رازی نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا سفید

رنگ کا کارڈ کالا جس پر سیاہ رنگ کے ایک بھاگتے ہونے گھوڑے کی

تصویر بنی ہوئی تھی۔

”یہ کارڈ آپ کو سب کچھ بتا دے گا“..... رازی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماریا نے بھی مسکراتے ہوئے جیکٹ کی جیب سے گئے کا پیکٹ نکال کر رازی کی طرف بڑھا دیا۔ رازی نے پیکٹ کھول کر اندر موجود نائکرو فلم نکال کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے واپس گئے کے پیکٹ میں ڈال کر اس نے پیکٹ کو بند کر کے اسے اپنے کوٹ کی اندر ونی جیب میں ڈال لیا۔

”اوکے“..... رازی نے کہا اور امٹھ کھرا ہوا۔ ماریا نے بھی اٹھتے ہوئے اخبارات میں سر ہلایا تو رازی خاموشی سے پیروی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بجہ وہ دروازہ کھولن کر باہر چلا گیا تو ماریا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر اسے لاک کر کے وہ واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

”ایم ایم“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی دی۔

”ماریا فرام پاکنیشا۔ چیف سے بات کرو“..... ماریا نے کہا۔ ”ہو ٹوڑ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی ظاری ہو گئی۔

”ہلیو“..... پچھلے لمحوں بعد ایک سخت اور قدرتے عراقی ہوئی آواز سنائی دی۔

”ماریا بول رہی ہوں نمبرون تھری ون“..... ماریا نے کہا۔  
”کیا پورٹ ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”وکٹری چیف“..... ماریا نے جواب دیا۔  
”تفصیل بتاؤ“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے تفصیل بتا دی۔

”ویری گٹ ماریا۔ اب تم واپس آجائو“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماریا نے رسیور رکھنے کی بجائے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

”رابرت بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرد اسہ آواز سنائی دی۔

”ماریا بول رہی ہوں رابرت۔ کسی کو بھیج کر سپیشل فون واپس منگو والو“..... ماریا نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ میرا آدمی بیخ جائے گا۔ اس کا نام مارٹن ہے۔ فون اسے دے دینا اور معاوضہ بھی ساتھ ہی دے دینا۔“ رابرت عنز کہا۔ ”ٹھیک ہے۔ بھیج دو“..... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبایا کر لائیں ڈسکنٹ کی اور پھر مخصوص بٹن پریس کر کے اس نے فون کی میموری پر موجود نمبر ضاف کر دیتے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ سے پن نکال کر اسے ایک طرف رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ایک عام سافون سیٹ نکالا۔

اور پن اس میں لگا کر اس کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے وہ نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں۔ روم سروس“..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”روم نمبر تین سو اٹھارہ سے بول رہی ہوں۔“ میں نے کافرستان جانا ہے۔ آپ میرے لئے سب سے پہلی دستیاب فلاٹ میں سیٹ بک کر دیں۔“..... ماریا نے کہا۔

”اوکے میڈم“..... دوسرا طرف سے کہا گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھی اور اس نے ڈور فون کا رسیور ہبک سے نکال کر کان سے لگایا۔

”کون ہے؟“..... ماریا نے کہا۔

”روم اٹنڈٹ میڈم۔ سیٹ بک کرنے کے لئے کاغذات لیئے ہیں۔“..... رسیور سے مردانہ آواز سنائی دی۔

”اوکے۔“..... ماریا نے کہا اور رسیور ہبک میں لٹکا کر وہ کمرے میں موجود الماری کی طرف بڑھی اور اس میں موجود پیکٹ میں سے ایک پیکٹ نکلا اور اسے کھول کر اس میں سے کاغذات نکال کر اس نے ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر انہیں دوبارہ پیکٹ میں ڈال کر وہ واپس پیروںی دروازے کی طرف آئی اور اس نے دروازہ کھولا تو باہر ایک باور دی نوجوان موجود تھا جس کے سینے پر ہوشیار کاچ موجود تھا۔

”یہ لو۔ چیک کر لو۔“..... ماریا نے پیکٹ اس آدمی کو دیتے ہوئے کہا۔

45  
”لیں میڈم۔“..... اس آدمی نے پیکٹ لے کر اس میں سے کاغذات نکال کر چیک کئے اور پھر انہیں واپس پیکٹ میں ڈال کر اس نے پیکٹ جیب میں ڈالا اور دوسری جیب سے ایک رسید بک نکال کر اس نے اس پر تحریر کر کے دستخط کئے اور رسید دروازے پر موجود ماریا کے حوالے کر دی۔

”تحقیق یو۔“..... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے پانچ بڑی مالیت کے نوٹ نکال کر اس آدمی کو دے دیتے۔ ”کرایہ کے علاوہ جو سچے وہ تمہارے۔“..... ماریا نے کہا تو اس آدمی نے بڑے مودباداً انداز میں سلام کیا اور واپس مڑ گیا تو ماریا نے دروازہ بند کر دیا اور پھر ابھی وہ کمرے میں اکر بیٹھی ہی تھی کہ کال بیل ایک بار پھر نئے اٹھی تو وہ اٹھی اور اس نے ڈور فون کا رسیور ہبک سے ہٹا کر کان سے لگایا۔

”کون ہے؟“..... ماریا نے کہا۔

”مارٹن ہوں میڈم۔ مجھے رابرٹ نے بھیجا ہے۔“..... رسیور سے ایک مودباداً آواز سنائی دی۔

”اوکے۔“..... ماریا نے کہا اور رسیور ہبک سے لٹکا کر اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک مقامی آدمی موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس موجود تھا۔

”اندر آ جاؤ۔“..... ماریا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو وہ آدمی اندر آ گیا اور ماریا نے دروازہ بند کر دیا۔

”وہ سامنے موجود ہے تمہارا سپیشل فون“..... ماریا نے کہا تو  
مارٹن سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے بریف کیس کھول کر  
سپیشل فون اس میں رکھا اور بریف کیس بند کر کے وہ واپس مڑا تو  
ماریا نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ جیب سے نکال کر اس کی طرف  
بڑھا دیا۔

”یاقی تم رکھ لینا“..... ماریا نے کہا۔

”تھینک یو میڈم“..... مارٹن نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور دروازہ  
کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد ماریا نے دروازہ  
بند کیا اور پھر اطمینان بھرا طویل سانس لے کر کرسی پر اس طرح  
بیٹھ گئی جیسے میلوں دور سے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔ اسے یہاں پا کیشیا  
آئے ہوئے آج پاچھواں روز تھا اور ان پانچ دنوں میں وہ صرف  
دروازے تک گئی تھی۔ اس نے کھانا تک اپنے کرے میں منگو اکر  
کھایا تھا۔ اس کے پھرے پر اس لئے گھر اطمینان تھا کہ وہ اس مشن  
کے کسی بھی مرحلے میں خود سامنے نہیں آئی تھی اس لئے اس کے  
خلاف کسی کارروائی کا کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اس نے  
پوری سیکرٹ سروس کے ارکان سمیت نائیگر کو بھی عبدالرشید زخمی  
کی تلاش پر مأمور کر دیا تھا لیکن کئی گھنٹے گزر جانے کے باوجود ابھی  
تک کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔  
”آپ نے اس سے بھیتے ہی ایڈریس پوچھ لینا تھا۔“..... بلکہ زورو  
نے کہا۔

”میں نے اسے کوئی اہمیت ہی نہ دی تھی۔ میرا خیال تھا کہ وہ  
آدمی ذہنی طور پر آؤٹ ہے اس لئے اس نے اپنی طرف سے ایک کہانی  
بتاتی ہے لیکن جب میں نے سرداور سے بات کی تو پتہ چلا کہ وہ  
درست کہہ رہا تھا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”سرسلطان بھی اس کی بہائش گاہ کے بارے میں نہیں جانتے۔  
پھر اسے کہاں تلاش کیا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے وہ کسی اور ملک سے تو

گاف کو رس کے مستحقین سے معلوم کیا تو مجھے جو حلیہ بتایا گیا وہ ہمارے مطلوبہ آدمی سے قدرے مشاہدہ رکھتا تھا۔ بہر حال میں جزل ہسپتال گیا تو وہاں وہ موجود تھا لیکن میں اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ میک اپ میں ہو سکتا ہے لیکن وہ بے ہوش تھا اور ڈاکٹر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے اس لئے میں باہر رک گیا۔ البتہ اس کے جسم پر لباس وہی تھا جو بتایا گیا تھا۔ پھر کمی گھنٹوں بعد جب اسے ہوش آیا تو میں اس سے ملا اور اس نے اپنا نام عبدالرشید زخمی بتایا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ گزارچوک پر کھدا میں کانتظار کر رہا تھا کہ ایک کار دالے نے اسے لفت دی اور پھر جسیے ہی وہ کار میں بیٹھا وہ بے ہوش ہو گیا اور اب اسے یہاں ہسپتال میں ہوش آیا ہے۔ نعمانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اب وہ کہاں ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔  
”ہسپتال میں ہے۔ ہسپتال والے اسے پولیس کیس بنانے پر اصرار کر رہے ہیں لیکن میں نے انہیں سپیشل پولیس کارڈ کھا کر روک دیا ہے۔ اب اپ جسیے حکم دیں؟“..... نعمانی نے جواب دیا۔  
”اسے رانا ہاؤس پہنچا دو۔ عمران وہاں اس سے خود بات کر لے گا۔“..... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر بریس کرنے شروع کر دیئے۔  
”رانا ہاؤس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی جو زفاف کی آواز سنائی دی۔

”نہیں آیا کہ کسی ہوٹل میں مل جائے گا۔“..... بلکہ زیر و نے کہا۔  
”ہو سکتا ہے کہ وہ کسی کو راہ چلتے نظر آجائے ورنہ تو کوئی سکوپ نہیں ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ ”ایسکلو۔“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔  
”نعمانی بول رہا ہوں سر۔“ میں نے مطلوبہ آدمی کو تلاش کر لیا۔  
”..... دوسرا طرف سے نعمانی کی مودبائی آواز سنائی دی۔  
”کہاں ہے وہ؟“..... عمران نے پوچھا۔  
”سر۔ وہ گاف کو رس میں بے ہوش پڑا ہوا تھا کہ گاف کو رس کے گارڈنے اسے چیک کیا اور پھر اسے اٹھا کر جزل ہسپتال پہنچا دیا۔  
وہاں اسے کمی گھنٹوں بعد اب ہوش آیا ہے۔ اس وقت بھی وہ ہسپتال میں موجود ہے اور میں ہسپتال سے ہی کال کر رہا ہوں۔“..... نعمانی نے کہا۔

”تفصیل بتاؤ۔“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔  
”سر۔ میں اسے تلاش کرتا ہو گاف کو رس کے پاس سے گزراتو وہاں چند افراد گاف کو رس کے قریب کھڑے اس طرح باتیں کر رہے تھے کہ جسیے کوئی انہوںی بات ہو گئی ہو۔ میں نے کار روک کر ان سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہاں درختوں کے ایک جھنڈ میں ایک ادھیز عرب آدمی ہے ہوش پڑا ہوا ملا ہے۔ میں نے جب اس کا حلیہ معلوم کیا تو حلیہ کسی کو واضح طور پر معلوم نہ تھا۔ میں نے

”جوانا کہاں ہے“..... عمران نے اصل آواز میں کہا۔

”وہ لپٹنے کرے میں ہے باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”نعمانی ایک آدمی کو لے کر آ رہا ہے۔ اسے بے ہوش کر کے بلیک روم میں کری پر جکڑ کر مجھے اطلاع دینا۔ میں دانش منزل میں موجود ہوں“..... عمران نے کہا۔

”اوکے باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ ہاں۔ سنو۔ یہ آدمی مجرم نہیں ہے بلکہ سرسلطان کا دور کا عزیز ہے اس لئے اسے کسی نہیں سے بے ہوش کرنا بے چارے کا جبرا یا نژاد تور دینا“..... عمران نے کہا۔

”یہ نہیں“..... دوسری طرف نے جوزف نے مختصر ساجواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”نعمانی کی یہ بات قابل غور ہے عمران صاحب کہ یہ عبد الرشید میک اپ میں ہے۔“..... بلیک زیر و نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو میں نے اسے رانا ہاؤس پہنچانے کا کہا ہے ورنہ میں اسے فلیٹ پر منتکوانے کی بات کرتا۔ میرا خیال ہے کہ کوئی خطرناک گیم کھیلی جا رہی ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”گیم۔ کسی گیم۔ کیا یہ اطلاع آپ کے نزدیک خطرناک گیم ہو سکتی ہے۔ یہ تو اتنا خطرناک گیم کرنے والوں کے خلاف جاتی ہے۔“..... بلیک زیر و نے کہا۔

”اے چوک۔ یہ لفڑ دیے کر بے ہوش کرنا اور پھر اس کا مسیک

اپ کر کے اسے گاف کورس میں ڈال دینا یہ سب بہر حال روشنی سے ہٹ کر ہے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اشبات میں سر بلادیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھایا۔  
”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص بجے میں کہا۔

”جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ باس کو اطلاع دے دیں کہ ان کا مطلوبہ آدمی رانا ہاؤس پہنچ چکا ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”باقي ممبران کو کال کر کے تلاش ختم کرنے کا کہہ دو۔“..... عمران نے بلیک زیر و سے کہا تو بلیک زیر و نے اشبات میں سر بلادیا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف ہڑھ گیا۔ تھوڑی زیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

”کس طرح بے ہوش کیا ہے تم نے اسے۔“..... عمران نے بلیک زرم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”لیں سے باس“..... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اشبات میں سر بلادیا۔

”ماستر۔ یہ سرسلطان کا رشتہ دار ہے تو پھر کیوں اس انداز میں لایا گیا ہے۔“..... جوانا نے کہا۔

”اس نے بجومی بننے کی کوشش کی اور یہ کوشش اسے بھی پڑ

گئی ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نجوی - کیا مطلب ماسٹر" ..... جوانا نے چونکہ کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ - پھر تو اس نے نیکی کا کام کیا ہے ماسٹر" ..... جوانا نے

حریت بھرے لبھے میں کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا ہے کہ یہ نیکی اس سے کس نے کروائی ہے" - عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر بلادیا - عمران بلیک روم میں داخل ہوا تو وہ چونکہ پڑا کیونکہ سلم منے کری پر بے ہوشی کے عالم میں موجود آدمی جسمانی اور لباس کے لیخاڑی سے واقعی عبدالرشید زخمی ہی تھا لیکن اس کا پیچہ یکسر بدلا ہوا تھا - اس کا واقعی اہتمانی کامیاب میک اپ کیا گیا تھا۔

"جوانا - جا کر ماسک میک اپ باکس لا کر مجھے دے دو اور جوزف تم سپیشل میک اپ واشر لا کر اس کا پیچہ واش کرو" - عمران نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ دونوں سر بلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے - تھوڑی دیر بعد جوانا نے ماسک میک اپ باکس لا کر عمران کو دے دیا تو عمران نے اس میں سے ایک ماسک نکالا اور

اسے چہرے اور سر پر چڑھا کر دونوں ہاتھوں سے تھیصہانا شروع کر دیا چند لمحوں بعد جب ماسک ایڈ جست ہو گیا تو اس نے باکس والپس جوانا کو دے دیا جبکہ اس دوران جوزف میک اپ واشر لا کر اس کا کٹھوپ عبدالرشید کے سر پر چڑھا چکا تھا اور پھر اس نے میک اپ

واشر آن کر دیا سچد لمحوں بعد جب اس نے میک اپ واشر کو آف کر کے کٹھوپ ہٹایا تو عبدالرشید زخمی لپٹنے اصل چہرے میں تھا - اس کے بالوں کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا - جوزف نے میک اپ واشر ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ" ..... عمران نے کہا تو جوزف نے جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور عبدالرشید کے پاس جا کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ عبدالرشید کی ناک سے لگا دیا - چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال دیا اور مزک عمران کی کرسی کے پاس جا کر کھدا ہو گیا جبکہ جوانا ہٹلے ہی کرسی کے دوسرا طرف موجود تھا - تھوڑی دیر بعد عبدالرشید زخمی نے گراہیت ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لا شعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کھسکا کر رہا گیا۔

"یہ - یہ کیا مطلب - یہ کون لوگ ہیں - ارے کہیں میں کوہ قاف میں تو نہیں تھیخ گیا" ..... عبدالرشید زخمی نے یکلخت حریت بھرے لبھے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کوہ قاف میں ہی ایسے حکیم موجود ہوتے ہیں جو دل کے زخموں کا علاج کرتے ہیں" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم - تم کون ہو - کیا تم کوہ قاف کے شہزادے ہو" - عبدالرشید زخمی نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”کاش۔ تھاڑی زبان مبارک ثابت ہوتی۔ ویسے میں شہزادے کی بجائے کوہ قاف کے جلاں سیکشن کا انچارج ہوں اور یہ دونوں جلاز بیس۔ عمران نے کہا۔

”جلاد۔ مگر۔ ان کے ہاتھوں میں وہ بڑی تلواریں تو نہیں ہیں۔ عبد الرشید نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”تلواریں قدیم دور میں استعمال ہوتی تھیں۔ اس جدید دور میں گولیاں چلانی جاتی ہیں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”م۔ م۔ مگر میرا کیا قصور ہے۔ میں تو بے گناہ ہوں۔ میں نے تو کسی پری کو اغوا نہیں کیا۔“ عبد الرشید زخمی نے کہا۔

”تم نے پری کو تو اغوا نہیں کیا لیکن تم نے غداری کی ہے اور غداری کی سزا بھی موت ہے۔“ عمران نے اس بار سخیہ لمحے میں کہا۔

”غداری۔ کیا مطلب۔ میں کیسے غداری کر سکتا ہوں اور وہ بھی کوہ قاف میں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں۔“ عبد الرشید نے احتیاطی حریرت بھرے لمحے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ آدمی ذمی طور پر احتیاطی سادہ لوح ہے۔

”کوہ قاف کا بادشاہ پاکیشیا پر قبضہ کرتا چاہتا تھا لیکن تم نے پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کو حاکر ساری سازش سے آگاہ کر دیا یہ غداری نہیں۔“ عمران نے اس بار سخت لمحے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا کوہ قاف میں بھی ہبودی رہتے

ہیں۔“ ..... عبد الرشید زخمی نے چونک کر کہا۔  
”ہبودیوں کا تو نام تھا۔ اصل میں تو قبضہ کوہ قاف کا بادشاہ کرنا چاہتا تھا۔“ ..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مجھے تو کہا گیا تھا کہ ہبودی پاکیشیا کے خلاف بڑی خطرناک سازش کر رہے ہیں اور میں اس سازش سے کسی بڑے آدمی کو آگاہ کر دوں۔ میراثستہ دار سیکرٹری وزارت خارجہ ہے لیکن وہ بے حد مصروف آدمی ہے اس لئے ان سے ملاقات نہیں، ہو سکتی۔ میں نے اسے فون کیا تو اس نے مجھے علی عمران کا ایڈریس بتا کر کہا کہ میں اس سے مل لوں۔“ ..... عبد الرشید زخمی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”پھر تم نے کیا کیا۔“ ..... عمران نے مستکارتے ہوئے کہا۔  
”میں نے اسے فون کیا تو اس نے مجھے کہا کہ وہ سائنس کا ڈاکٹر ہے۔ چونکہ میں زخمی ہوں اس لئے کسی طب کے ڈاکٹر کو کال کروں جب میں نے اس آدمی کو جس نے مجھے یہ ساری بات بتائی تھی، عمران کی بات کی تو اس نے مجھے کہا کہ یہ آدمی بہت اچھا ہے اس سے ضرور ملو لیکن اس کے ساتھ ہی اس آدمی کی آنکھیں پھیلیتی چلی گئیں اور جب اس آدمی کی آنکھیں دوپازہ سمیں تو میں ڈر گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ جن ہے تو اس نے بتایا کہ اس کا تعلق نیک جنہوں سے ہے۔ اس نے مجھے ایک جھوٹا سا بٹن دیا کہ جب میں اس اچھے آدمی سے ملوں تو یہ بٹن کسی کری یا صوفے پر چوپا دوں۔ چھانپے

”جی صاحب“..... سلیمان نے سخنہ لمحے میں بھاٹ دیا اور پھر رسیور ایک طرف رکھنے کی آواز سنائی دی۔ عمران کا ذہن عبدالرشید زخمی کی بات سن کر واقعی گھوم گیا تھا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عبدالرشید زخمی ایسا کر سکتا ہے ورنہ عام حالات میں وہ لازماً چہلے گا تینکر سے فلیٹ کی چینگ کرتا۔

”ہمیلو“..... چند لمحوں بعد سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”کیا ہوا۔ مل گیا بہن“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”جی صاحب۔ یہ تو بالکل شفاف ہے۔ بہت مشکل سے میں نے اسے تلاش کیا ہے ورنہ یہ تو نظری نہیں آسکتا تھا۔“..... سلیمان نے بھاٹ دیا۔

”تم اسے احتیاط سے دانشِ منزل بہنچا دو۔ ابھی اسی وقت“۔ عمران نے کہا۔

”جی صاحب“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹوں آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پر میں کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکسٹو“..... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ راتا ہاؤں کے۔“ سلیمان ایک بہن دانشِ منزل بہنچا رہا ہے اسے لیبارٹری میں اچھی طرح چمک کر دے۔ یہ بہن ایک آدمی نے میرے فلیٹ کے ڈرائیٹنگ روم کے صوفے پر لگایا تھا۔ تم نے چمک کرنا ہے کہ اس بہن کی خصوصیات کیا ہیں اور کیا

میں نے علی عمران کو دوبارہ فون کیا اور پھر میں وہاں پہنچ گیا۔ میں نے اسے ساری بات بتائی اور بہن بھی صوفے پر چمکا دیا اور پھر میں واپس آگئیں لیکن جب میں ایک چوک میں بس کے انتظامیں کھڑا تھا تاکہ اپنے گاؤں جا سکوں کہ ایک کار والے نے مجھے لفت دی اور پھر اپنائک مجھے نیند آگئی اور پھر میری آنکھ کھلی تو میں ہسپتال میں تھا۔ فہاں ایک آدمی نے مجھے کہا کہ میں اس کے ساتھ چلیں تو وہ مجھے اپنی کار میں بٹھا کر چھوڑا تھے گا اور پھر میں اس کی کار میں بیٹھ گیا اور ایک بار پھر مجھے نیند آگئی۔ اب آنکھ کھلی تو میں ہمہاں کوہہ قاف میں موجود ہوں۔“..... عبدالرشید نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو عمران ایک جھنکے سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا یونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا کیونکہ عمران عبدالرشید زخمی کے سامنے فون نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ اٹھ کر ہمہاں آیا تھا۔ جو زفراہ بر رک گیا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر میں کرنے شروع کر دیئے۔

”سلیمان بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ عبدالرشید زخمی ڈرائیٹنگ روم کے جس صوفے پر بیٹھا تھا اس پر اس نے کوئی بہن لگایا ہے تم فوراً اسے تلاش کر کے مجھے بتاؤ۔ فون ہو لڑ رکھنا۔“..... عمران نے تیز مجھ میں کہا۔

یہ اتنی رنج کا ہے کہ سنگ روم میں فون پر ہونے والی سیری اور دوسری طرف سے آنے والی بات چیت کو ٹرانسفر کر سکتا ہے یا نہیں۔..... عمران نے کہا۔

کیا یہ بہن اس عبدالرشید زخمی نے لکایا تھا۔..... بلیک فروز نے اس بار اپنے اصل لجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔  
”ہاں۔..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”جوزف۔..... عمران بے رسیور رکھ کر جوزف کو آواز دی۔  
”یہ باں۔..... جوزف نے کسی جن کی طرح تیری سے نمودار ہوتے ہوئے مودبائے لجے میں کہا۔

”فی الحال اس آدمی کو بے ہوش کر دو۔..... عمران نے کہا۔  
”اوکے باں۔..... جوزف نے کہا اور واپس چلا گیا۔..... عمران بیٹھا سوچ رہا تھا کہ عبدالرشید کے واپس جانے کے بعد اس نے کہاں فون کیا تھا اور پھر اسے یاد آگیا کہ اس نے سرسلطان، ناٹران اور سردار کو فون کیا تھا اور سردار اور سے اس کی سرماںکس ریز کے حصار کے باسے میں تفصیلی بات ہوئی تھی لیکن اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ جس نے بھی عبدالرشید زخمی کو اس اندراز میں استعمال کیا۔  
ے اس کا اصل مقصد کیا تھا کہ کچھ دیر بعد فون کی ٹھنڈی نک اٹھی تو عمران نے باتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔..... عمران نے ذہنی بھمن کی وجہ

سے مختصر انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔  
”ایکسو۔..... دوسری طرف سے بلیک زردو نے خصوص لجے میں کہا۔

”ہاں۔ کیا رزلت رہا ہے بلیک زردو۔..... عمران نے چونک کر کہا۔  
”عمران صاحب۔ یہ اہتمامی جدید ڈکٹافون ہے۔ اس کی ریچ چار سو گز تک ہے۔ چار سو گز کے اندر یہ اہتمامی ہلکی آواز کو بھی کچ کر سکتا ہے اور اسے ٹرانسفر کر سکتا ہے اور عمران صاحب یہ اسرائیل میڈیا ہے۔..... دوسری طرف سے بلیک زردو نے اس بار اپنے اصل لجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے خصوصی طور پر اس انداز میں میرے فلیٹ پر پہنچایا گیا ہے اور پھر اس سے ذریعہ انہوں نے میری اور سردار کی فون پر ہونے والی گفتگو سنی ہے۔ اوکے۔ اسے حفظ کر لو۔ میں عبدالرشید سے مزید معلومات حاصل کر کے داش میزل آڑھا ہوں۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور کمرے سے باہر آگیا۔ دروازے کے باہر جوزف موجود تھا۔ وہ بھی عمران کے یہچے چلتا ہوا دوبارہ بلیک روم میں آگیا جبکہ عمران اپنی خصوصی کری پر بیٹھ گیا۔

”اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ۔..... عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے آگے رکھا اور اس نے عبدالرشید زخمی کی ناک اور منہ ایک ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے

جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوتے شروع ہو گئے تو بیویف سے ہاتھ ہٹایا اور بیچھے ہٹ کر دوبارہ عمران کی کرسی کی سائینڈ پر کھدا ہو گیا۔

اوہ - اوہ - یہ تمہارے دیو نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی - اوہ - کیا واقعی تم درست کہ رہے ہو کہ تم کوہ قاف کے جلاہ ہو ..... عبدالرشید رخی نے اتنا تھا خوفزدہ سے لمحے میں کہا - "اس آدمی کے بارے میں تفصیل بتاؤ جس نے تمہیں وہ بن دیا تھا - اس سے تمہاری ملاقات کیتے ہوئے" ..... عمران نے لیکھتے ہوئے لمحے میں کہا۔

"کس آدمی کا پوچھ رہے ہوں - کیا اس کے بارے میں جس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں" ..... عبدالرشید رخی نے چونک کر کہا۔

"تو کیا اس کے علاوہ مجھی کوئی تم سے ملا تھا" ..... عمران نے اسی طرح اتنا سخت لمحے میں کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاؤتی ہوں - لیکن تم یہ جلادوں والا بھی میرے ساتھ استعمال نہ کرو - میں تو پہلے ہی یہ حد خوفزدہ ہوں - آج تک میرے ساتھ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا" ..... عبدالرشید رخی نے قدرے کے ہوئے لمحے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ ورنہ" ..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم - مم - میرا نام عبدالرشید رخی ہے اور نہیں ذمہ دار یہ لازماً میری مدد کرے گا - اس آدمی نے مجھے سے سرسلطان کے بارے نواح میں واقع گاؤں ناشکی میں رہتا ہوں - نہیں نے شادی نہیں کی

اور چونکہ میرے ماں باپ وفات پاچکے ہیں اس لئے میں اکیلا رہتا ہوں - میں نے ناشکی گاؤں میں جو توں کی دکان بنانی ہوئی ہے اور میں دارالحکومت سے جو تے لینے ہر ماہ کی دس تاریخ کو آتا ہوں - اس

مرتبہ جب میں آیا تو مجھے پتہ چلا کہ یہاں کسی بڑے آدمی کی ہلاکت کی وجہ سے ہڑتاں ہے اور جو توں کی تاریکیت بند ہے اور پھر میرے ساتھ ظالم یہ ہوا کہ جو رقم میں ساتھ لایا تھا وہ چوری ہو گئی - میں بے حد پریشان ہوا جبکہ میرا یہاں ان جو تے والوں کے علاوہ کوئی واقف نہ تھا اور تمام دکانیں بند تھیں اس لئے میں نے بوچا کہ اپنے دور کے رشتہ دار سرسلطان کو فون کروں - وہ میری مدد کریں گے - ایک پہلک فون بوتھے تھے میں نے ان کی رہائش گاہ فون کیا تو پتہ چلا کہ وہ آفس چلے گئے ہیں - میرے پاس ان کے علاوہ اور پیسے نہ تھے اس لئے میں پریشان کھرا تھا کہ ایک مقامی آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے سے پریشانی کی وجہ پوچھی تو میں نے اسے ساری تفصیل بتا دی - سرسلطان کا نام سن کر وہ چونک پڑا اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ خود جو توں کا بُنس کرتا ہے اس لئے میں اس کے ساتھ چلوں تو وہ مجھے سستے داموں اعلیٰ کو اٹھی کے جو تے دے سکتا ہے - میں خوش ہو گیا اور وہ مجھے لے کر ایک کوٹھی میں گیا یہاں مجھے ایک علیحدہ کمرے میں بخدا دیا گیا - تھوڑی دیر بعد وہ آدمی ایک غیر ملکی کے ساتھ آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ یہ غیر ملکی جو توں کا بُرسون ملک ڈیلر ہے اور یہ لازماً میری مدد کرے گا - اس آدمی نے مجھے سے سرسلطان کے بارے

میں پوچھا اور پھر اچانک اس کی آنکھیں پھیلی تھیں اور گتھیں اور جب اس آدمی کی آنکھیں سمشیں تو اس نے میری فون پر سرسلطان سے بات کروادی۔ سرسلطان نے مجھے ایک آدمی علی عمران سے ملنے کے لئے کہا۔ اس کے فلیٹ کا فون نمبر اور ایڈریس بھی مجھے بتا دیا۔ میں نے اس غیر ملکی کے کہنے پر اس علی عمران کو فون کیا تو اس نے مجھے کہا کہ میں کسی طب کے ڈاکٹر سے رجوع کروں۔ اس غیر ملکی کی آنکھیں ایک بار پھر پھیلتی چلی گئیں اور ”عبدالرشید زخمی“ واقعی داستان گو کی طرح مسلسل بولتا چلا جا رہا تھا۔

”اس غیر ملکی کا حلیہ بتاؤ۔“..... عمران نے اس کی بات کائتے ہوئے کہا تو عبدالرشید زخمی نے ایک بار پھر اسے تفصیل سے حلیہ بتانا شروع کر دیا اور عمران اس غیر ملکی کا حلیہ سن کر چونکہ پاکیونہ جو حلیہ عبدالرشید نے بتایا تھا اس سے یہ غیر ملکی قبرص نژاد گئا تھا۔ عمران نے اس آدمی کا حلیہ بھی معلوم کیا جو اسے ساقے لے گیا تھا اور جو مقامی تھا۔ عمران کے پوچھنے پر عبدالرشید نے اسے بتایا کہ

اس آدمی نے اسے اپنا نام لیا قات بتایا تھا اور پھر اس نے اس کی ایک خاص نشانی بھی بتاتی کہ اس کے دائیں کان کی بو کافی حد تک کٹی ہوئی تھی اور اس نے کسی وجہ کا بتا ہوا کڑا بھینا ہوا تھا۔ عمران نے تصدیق کرائیں اور یقیناً سرسلطان سے انہوں نے عبدالرشید کو اس سے کوئی تھنی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ سنتا نہ کر کے کوئی ایسی بات کرائی ہوگی کہ انہوں نے اسے میری طرف ریفر کر دیا اور پھر انہوں نے وہ بنن دے کر عبدالرشید کو لیکن عبدالرشید اس پارے میں کچھ نہ بتا سکا تھا۔

جو زف۔ اسے گئیں تے بے ہوش کر دو۔“..... عمران نے کامیزے فلیٹ پر بیجھ دیا۔ اس کی واپسی کے بعد جب میں نے فون پر

تو جوزف نے جیب سے ایک بوتل نکالی اور پھر عبدالرشید کے سامنے جا کر اس نے بوتل کھول کر اس کا دہانہ اس کی ناک سے نگاہ دیا اور دوسرے لمحے عبدالرشید کی گردون ڈھلک گئی۔

”جوزف۔ اسے گاڑی میں ڈال کر ناخنکی گاؤں میں کسی ایسی جگہ ڈال آؤ جہاں اسے اس وقت تک چیک نہ کیا جائے کہ جب تک یہ ہوش میں نہ آجائے۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ بس۔“..... جوزف نے کہا تو عمران واپس مرا اور تمہری دیر بعد وہ داش مزمل میں بیٹھ چکا تھا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے عمران صاحب۔“..... بلکیت زیر و نے ”بہت خوبصورت اور جدید ترین انداز میں میرے ذریعے سرداور سے معلومات حاصل کی گئی ہیں۔“..... عمران نے کہا تو بلکیت زیر و نے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔“..... بلکیت زیر و نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”اس عبدالرشید کو استعمال کیا گیا ہے۔ شاید انہیں معلوم نہیں تھا کہ برا سمکس ریز کے حصان کے بارے میں وہ کس سے ہوتی تھی اور اس نے کسی وجہ کا بتا ہوا کڑا بھینا ہوا تھا۔ عمران نے تصدیق کرائیں اور یقیناً سرسلطان سے انہوں نے عبدالرشید کو اس سے کوئی تھنی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ سنتا نہ کر کے کوئی ایسی بات کرائی ہوگی کہ انہوں نے اسے میری طرف ریفر کر دیا اور پھر انہوں نے وہ بنن دے کر عبدالرشید کو لیکن عبدالرشید اس پارے میں کچھ نہ بتا سکا تھا۔“..... جوزف۔ اسے گئیں تے بے ہوش کر دو۔“..... عمران نے کامیزے فلیٹ پر بیجھ دیا۔ اس کی واپسی کے بعد جب میں نے فون پر

سہردار سے تفصیل سے بات کی تو یہ بات چیت اس بٹن کی وجہ سے ان تک پہنچتی رہی۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میں پر موجود ترا نسیمیر اٹھا کر پلنے سلمانے رکھا اور پھر اس پر نائیگر کی فریکوں نی ایڈ جست کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہمیلو۔ ہمیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اور“..... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یہ بس۔ نائیگر بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد نائیگر کی آواز سنائی دی۔

”تم کہاں موجود ہو اس وقت۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”سریناکٹ میں بس۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ایک آدمی کو تریس کرتا ہے۔ حلیہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لیاقت کا حلیہ اور اس کی خاص نشانی بھی بتادی۔

”باس۔ یہ راجہ بازار کا معروف بدمعاش لاکھو ہے اور دارالحکومت میں منشیات کے ریکٹ کا اہم آدمی ہے۔ راجہ بازار میں اس کا راجہ ہوٹل بھی ہے۔ ویسے یہ عام ساغنڈہ اور بدمعاش ہے اور۔۔۔ نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اس کا غیر ملکیوں سے بھی تعلق رہتا ہے۔ اور۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”لیں بس۔ صرف منشیات کے سلسے میں۔ ویسے نہیں

اور۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔

”کیا تم اسے اخواکر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو یا میں جوانا کو بھجو۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اگر آپ جوانا کو بھیج دیں تو کام آسانی سے ہو جائے گا۔ اور۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”اوکے۔ تم راجہ بازار کے پہلے چوک پر پہنچ میں جوانا کو بھیج رہا ہوں۔ اور اینڈ آن۔۔۔ عمران نے کہا اور ترا نسیمیر اٹھ کر کے اس نے فون کار سیور اٹھایا اور نمبر بریس کرنے شروع کر دیتے۔۔۔

”رانا ہاؤس۔۔۔ اس بار جوانا کی آواز سنائی دی کیونکہ جو زاف

عبدالرشید رخی کو لے کر ناشکی کیا ہوا تھا۔

”عمران بول رہا ہوں جوانا۔۔۔ تم رانا ہاؤس کا حفاظتی نظام آن کر کے کار لے کر راجہ بازار کے پہلے چوک پر پہنچ جاؤ۔۔۔ نائیگر وہاں موجود ہو گا۔۔۔ تم دونوں نے وہاں سے ایک بدمعاش کو اخواکر کے رانا ہاؤس لانا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”یہ ماسٹر۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسور رکھ دیا۔

”عمران صاحب۔ ان مخلوقات سے انہیں کیا فائدہ ہوا ہو گا۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا۔

”کوئی ہاتھ آئے گا تو پتہ چلے گا کہ انہیں کیا فائدہ ہوا ہے اور کیا نہیں۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اثبات میں سر ہلا دیا اور

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص لجھ میں کہا۔

”جوزف بول رہا ہوں۔ باس تک یہ پیغام ہنچا دیں کہ ان کا کام ہو گیا ہے۔ جوانا اور نائیگر نے جو آدمی لے کر آتا تھا وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا ہے۔“..... دوسرا طرف سے جوزف نے موبدانہ لجھ میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پیغام پہنچ جائے گا۔“..... عمران نے اسی طرح مخصوص لجھ میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا چونکہ قریب موجود ہو گا اس لئے جوزف نے اس انداز میں بات کی ہے۔

”میں اس بد معاش لاکھو سے اس غیر ملکی کے بارے میں معلوم کر کے تھیں کال کروں گا۔ تم نے ٹیم کے ذریعے اسے ٹریس کرنا ہے۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیر و نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے اشتباہ میں سرطاڈیا۔ تھوڑی دربر بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

”اس عبدالرشید کو کہاں چھوڑ آئے ہو۔“..... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

”باس۔ ناشکی کے قریب ہی درختوں کا ایک گھنا جھنڈ ہے۔ میں نے اسے ہاں چھوڑ دیا ہے۔ وہ جھنڈ ایک سائیڈ پر واقع ہے۔ عام طور پر ہاں کوئی نہیں جاتا۔“..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم جوانا کی عدم موجودگی میں آئے تھے۔“..... عمران نے

پوچھا۔

”ہم اکٹھے ہی نہیں تھے۔“..... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے

اشتاب میں سرطاڈیا۔ پھر وہ بلیک روم میں داخل ہوا تو ہاں موجود نائیگر اور جوانا نے اسے سلام کیا۔

”کوئی پر ابام تو نہیں ہوا اسے لانے میں۔“..... عمران نے نائیگر سے پوچھا۔

”چار بد معashوں کو گویوں سے ہلاک کرنا پڑا ہے۔“..... نائیگر نے جواب دیا۔

”تمہارا تعاقب تو نہیں کیا گیا۔“..... عمران نے کسی پر بیشتر ہوئے کہا۔

”نہیں بارے۔“..... میں نے احتیاطاً ماسک میک اپ کر لیا تھا اور جوانا نے بھی ماسک میک اپ کر لیا تھا کیونکہ مہاں مشیات فروشوں کے گروپ ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں اس لئے لازماً وہ ہی بھی گھینٹے گے کہ ہمارا تعلق کسی مختلف مشیات فروش گروپ سے ہے اور اگر وہ ہمارے اصل چہرے دیکھ لیتے تو کسی بھی وقت وہ ہمارے بارے میں پتہ چلا سکتے تھے۔“..... نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذشتو۔“..... عمران نے کہا تو نائیگر مسکرا دیا۔

”اے ہوش میں لے آؤ جوانا۔“..... عمران نے کہا تو ایک طرف خاموش کھڑا جوانا آگے بڑھا اور اس نے اس آدمی کے ناک اور منہ پر

”کون غیر ملکی اور کون عبدالرشید زخمی“ میں تو کسی کو نہیں  
جانتا۔ ..... لاکھونے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر  
سنجل چکا ہے۔

”عبدالرشید زخمی کا حلیہ میں بتا دیتا ہوں۔ تمہیں یاد آجائے  
گا۔ ..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ بتا دیا۔  
”نہیں۔ میں اس حلیے کے کسی آدمی کو نہیں جانتا۔ ..... لاکھو  
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جوانا۔ ..... عمران نے یگفت جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”میں ماسٹر۔ ..... جوانا نے جواب دیا۔

”لاکھو کی ایک آنکھ نکال دو۔ ..... عمران نے اہتمائی سرد لمحے میں  
کہا۔

”میں ماسٹر۔ ..... جوانا نے کہا اور تیری سے آگے بڑھ گیا۔  
”یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ ..... لاکھو نے  
دیوقامت جوانا کو جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر جھکر  
ہمالیکن دوسرا ہی لمحے اس کے حلق سے اہتمائی کر بنا کیجھ تکلی۔  
جوانا نے بھلی کی تیری سے اپنی کھڑی انگلی نیزے کے انداز میں اس  
کی ایک آنکھ میں گھوپ قبی اور پھر اس نے بڑے اطمینان سے  
انگلی کو لاکھو کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دیا۔ لاکھو کی چیزوں  
کے کرہ گونج رہا تھا۔ وہ اپنا سر اس طرح داتیں باسیں مار رہا تھا جیسے  
اس کی گردن میں کوئی مشین فٹ کر دی گئی ہو جبکہ جوانا انگلی

باہت رکھ دیے۔ عمران اس کے اس انداز میں ہوش میں لائے سے  
سمجھ گیا کہ اسے ضرب بگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔ ولیے وہ خاصاً یہ  
شیم آدمی تھا۔ اس کے پھرے پر زخوں کے نشانات بھی موجود تھے۔  
تحوڑی دیر بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے  
شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر عمران کی کرسی  
کے پاس کھدا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کریبیت ہوئے  
آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی  
کوشش کی لیکن راذہ میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کھستا  
کر رہ گیا۔

”یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون  
ہو۔ ..... اس آدمی نے اہتمائی حریت بھرے لمحے میں کہا۔  
”جہارا نام لاکھو ہے اور تم راجہ بازار میں راجہ ہوٹل کے مالک  
ہو اور جہارا تعلق منشیات فروشیوں سے ہے۔ ..... عمران نے سرد لمحے  
میں کہا۔

”تم منشیات۔ نہیں۔ نہیں۔ میرا تو منشیات سے کوئی تعلق  
نہیں ہے۔ میں تو ہوٹل چلاتا ہوں۔ ..... لاکھو نے تیرے لمحے میں کہا۔  
”ہمیں منشیات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے لاکھو اور نہ یہ ہماری فیلڈ  
ہے۔ تم نے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے ایک رشتہ دار کو  
جس کا نام عبدالرشید زخمی ہے کو ایک غیر ملکی سے ملایا تھا۔ ہمیں  
اس غیر ملکی کے بارے میں تفصیل چاہئے۔ ..... عمران نے کہا۔

صف کر کے واپس آکر عمران کی کرسی کے قریب اطمینان سے کھوا ہو گیا۔

"اب بھی اگر تمہاری یادداشت واپس نہیں آئی تو دوسری آنکھ بھی نکالی جاسکتی ہے"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا سامنہ کرو۔ مجھے اندر حامت کرو۔ میں بتاتا ہوں۔ سب کچھ بتاتا ہوں۔ یہ فلم مت کرو"..... لاکھونے لیکھتی جیتنے ہوئے کہا۔

"تو پھر تفصیل سے سب کچھ سمجھتا دو"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا تو لاکھونے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے کوئی بیٹ پریکار ڈران، ہو جاتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اس غیر ملکی کا نام رابرٹ تھا اور اس کا تعلق تاریکی سے تھا اور وہ ایک بیمیا کے ایک بڑے مشیات کے ریکٹ کی ٹپ لے کر آیا تھا اور مہماں اس کا رابطہ مشیات کے لکنگ میسر ہے، ہوا۔ ماسٹر نے مجھے بلایا اور اس رابرٹ سے ملایا۔ رابرٹ کسی بہت بڑے افسر کو انہوں کراچا ہاتھ تھا لیکن وہ یہ طے نہ کر سکا تھا کہ اسے انزوں کیسے کیا جائے۔ میں کسی کام سے باہر گیا تو چوک پر مجھے پہلک فون بو تھے نے کال کرنا پڑی۔ ساتھ والے بو تھے پر ایک مقامی آدمی نے سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کا نام لیا تو میں بھونک پڑا اور پھر جب اس سے بات ہوئی تو وہ سر سلطان کا رشتہ دار تھا۔ میں اسے رابرٹ کے پاس لے گیا۔ رابرٹ نے اس سے بات پہنچت کی اور پھر اس نے مجھے معاوضہ دے کر واپس بھیج دیا اور

اس آدمی کو لپنے پاس بھایا۔

"تمہیں معلوم نہیں کہ پھر وہاں کیا ہوا"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پھر میری اس سے کوئی ملاقات نہیں ہوتی"..... لاکھونے جواب دیا۔

"اس رابرٹ کا حلیہ کیا تھا۔ تفصیل سے بتاؤ"..... عمران نے کہا تو لاکھونے حلیہ بتا دیا۔

"یہ ماسٹر کہاں ہوتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"دربار روڈ پر اس کا بہت بڑا کلب ہے۔ سن لائٹ کلب۔ وہ اس کلب کا مالک اور جزل میخ بر ہے"..... لاکھونے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کر کھدا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی نائیگر بھی اٹھ کر کھدا ہو گیا۔

"اسے آف کر کے برقی بھی میں ڈال دو"..... عمران نے جوانا سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے تھوڑا بہت کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی لاکھونے کر بنا کچھ سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"کیا تم اس ماسٹر سے معلوم کر سکتے ہو کہ رابرٹ کہاں ہے"۔ عمران نے پاس کھوئے نائیگر سے کہا۔

"یہ بس"..... نائیگر نے جواب دیا۔

"اگر کام آسمانی سے کر سکتے ہو تو تھیک ورنہ مجھے تمہارے ساتھ جانا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

”نہیں بس۔ میں آسانی سے معلوم کر لوں گا۔“ نائیگر نے کہا۔

”اوکے۔ جا کر معلوم کرو اور پھر بھجے ٹرانسپرر پورٹ دو۔“ عمران نے کہا تو نائیگر سریلا تھا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ عمران دوسرے کمرے، کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

”ایکسٹو۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”رانا ہاؤس سے علی عمران بول رہا ہوں۔“ ایک غیر ملکی رابرٹ کا حلیہ معلوم ہوا ہے اور اسے تیزی سے تیزی سے نمبر پریس کرنا ہے۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

”اوکے۔“ دوسری طرف سے بختیر جواب دیا گیا تو عمران نے کریڈن دیا اور پھر ٹوں آنے پر اس نے تیزی سے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ وہ اب سرداور سے بات کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ سراں مکس ریز کے حصاء کے بارے میں کوئی اقدام کر سکے۔

”لیں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔“ علی عمران بول رہا ہوں۔ سرداور سے بات کرائیں۔“ عمران نے کہا۔

”میں ڈاکٹر عالمگیر بول رہا ہوں عمران صاحب۔“ سرداور کو کال آئی تھی کہ ان کی بہن اچانک فوت ہو گئی ہے اس لئے وہ وہاں گئے

ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

”اوہ۔ کب فوت ہوئی ہیں وہ۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”آج صحیح فوت ہوئی ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مگر آج صحیح تو میری برسلطان سے فون پر بات ہوئی تھی۔“

عمران نے خیرت بھرے بھجے میں کہا۔

”وہ کافی در بعد واپس آگئے تھے اور پھر انہوں نے سپیشل سیف

سے کوئی خاص فارمولہ نکالا اور اسے لے کر واپس پلے گئے۔“ ممکن

ہے اس دوران آپ کی بات ہوئی ہو۔“ ڈاکٹر عالمگیر نے جواب دیا۔

”بہن کی وفات پر جا کر واپس آکر فارمولہ نکال کر لے جانے کا کیا مطلب۔“ عمران نے چونک کر گیا۔

”ہم کیا کہہ سکتے ہیں جتاب۔ وہ ہمارے چھیف ہیں۔“ ہم ان سے کہیے بات کر سکتے ہیں۔ البتہ ہم سب نے ان کی بہن کی وفات پر وہاں جانے کی بات کی تھی تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ لیبارٹری میں ہونے والا کام زیادہ ضروری ہے۔“ ڈاکٹر عالمگیر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں خود وہاں جا کر ان سے مل لیتا ہوں۔“

شکریہ۔“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تھوڑی در بعد وہ کار لے کر رانا ہاؤس سے نکل کر سرداور کی بہن کی زیبائش گاہ جو دارالحکومت کے نواح میں تھی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کوئی تھی کا

پھانٹ کھلا ہوا تھا اور وہاں کافی لوگ جمع تھے۔ باہر بھی کاریں موجود تھیں۔ ایک بڑے ہال کمرے میں قالین پر سرداور بیٹھے ہوئے تھے اور باقی لوگ بھی وہاں قالین پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے جا کر پہلے فاتح خوانی کی اور پھر سرداور سے ان کی ہن کی وفات پر تعریف کی۔ سرداور نے رسمی لمحے میں جواب دیا اور عمران خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ سرداور سے تفصیل سے بات کرتے گا لیکن وہاں کا ماحول ایسا تھا کہ کوئی ایسی بات کرنا مناسب نہیں تھی۔ پھر اچھے کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ اٹھا اور سرداور سے اجازت لے کر کوئی سے باہر آیا کہ اچانک ایک آدمی تیزی سے اس کے پاس آتا دکھائی دیا تو عمران چونکہ کراں سے دیکھنے لگا۔

عمران صاحب۔ سرداور نے کہا ہے کہ آپ ان سے مل کر جائیں۔ اس آدمی نے قریب آگر مدد بابت لمحے میں کہا۔ لیکن مجذب وہ کب فارغ ہوں گے۔ عمران نے کہا۔

ابھی اذان ہونے والی ہے اس کے بعد سب لوگ چلے جائیں۔ اس آدمی نے کہا تو عمران نے اشیات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اذان کی آواز سنائی دی تو اندر ہال میں موجود تمام افراد اٹھ کر باہر آگئے جن میں سرداور بھی شامل تھے۔ اس کے بعد وہ سب قربی مسجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے چل پڑے۔ عمران بھی ان کے ساتھ تھا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد تمام لوگوں نے سرداور سے اجازت لی اور پھر وہ سب چلے گئے جبکہ عمران سرداور کے ساتھ وابس اس

کوئی میں آگیا۔

”بیٹھو۔ میں تم سے ایک اہتمامی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔“ سرداور نے ایک کمرے میں بیٹھ کر ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اہتمامی سنجیدہ لمحے میں کہا تو عمران خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ جبکہ سرداور سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئے۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میری ہن کو باقاعدہ گردن تو ڈکر ہلاک کیا گیا ہے۔“ سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔“ عمران نے اہتمامی حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”محبے فون پر ملازم نے اطلاع دی کہ میری ہن کو دل کا دورہ پڑا ہے اور وہ ہسپتال پہنچنے سے ہلے وفات پا گئی ہے تو میں بو کھلانے ہوئے انداز میں لیبارٹری سے وہاں پہنچا لیکن ابھی میں نے کوئی کے گیٹ پر کارروکی بھی تھی کہ میری کار میں ذمہ کاکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی میرا ہن تاریک پڑ گیا اور جب مجھے ہوش آیا تو میری کار کوئی کے اندر موجود تھی اور میں ڈرائیور نگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ بہر حال میں کوئی کے اندر گیا تو میں نے دیکھا کہ ملازم موجود نہیں تھے اور کوئی خالی تھی۔ میری ہن کی لاش اندر کمرے میں ایک بیٹھ پڑی ہوئی تھی۔ میں نے جب قریب جا کر دیکھا تو مجھے احساس ہوا کہ اس کی گردن ٹوٹی ہوئی ہے۔ پہلے تو میں سمجھا کہ شاید ملازموں نے ایسا کیا ہے لیکن جب میں نے کوئی کوچک کیا تو سب کچھ معمول کے

مطابق تھا۔ میں نے فون کر کے سر سلطان کو بتایا تو وہ فور اپہاں پہنچ گئے اور پولیس کے اعلیٰ افسران بھی آگئے۔ میں نے تمام عزیز و اقارب کو اطلاع دی اور پھر جیاڑہ پڑھا گیا۔ میت کو قربی قبرستان میں دفنانے کے بعد بھی ہم واپس ہی آئے تھے کہ تمہاں پہنچ گئے۔ میں چاہتا تھا کہ تمہیں تفصیل سے یا سب کچھ بتاؤں تاکہ تم میری ہیں کے قاتلوں کو اپنے طور پر تلاش کر سکو۔ سردار نے کہا۔

”ملازموں کا کچھ پتائھلا۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ پولیس نے ان کے گھروں سے معلوم کیا ہے۔ وہ گھر نہیں پہنچ۔ چار ملازم تھے اور چاروں غائب ہیں۔“..... سردار نے جواب دیا۔

”آپ کو جب آپ کی مرحومہ ہیں کے بارے میں اطلاع دی گئی اور آپ یہاں آئے تو پھر آپ واپس لیبارٹری کیوں گئے اور آپ نے وہاں کے سپیشل سیف سے کوئی فارمولہ اٹھایا اور پھر واپس آگئے۔ یہ سب آپ نے کیوں کیا۔“..... عمران نے کہا تو سردار نے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے بھرے پر اہتمائی حرمت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا۔ کیا ہے رہے ہو۔ میں نے تو ایسا نہیں کیا۔“..... سردار نے حرمت بھرے لئے میں کہا۔

”میں نے آپ کو فون کیا تو آپ کے اس سٹیٹ ڈاکٹر عالمگیر نے بھجے یہ سب کچھ بتایا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ میری بیٹی۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی بڑی سازش ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت ہوا ہو گا جب مجھے کار میں بے ہوش کیا گیا۔ لیکن پھر میں بے ہوشی کے عالم میں کیسے یہ کام کر سکتا ہوں۔“..... سردار اور نے اہتمائی حرمت بھرتے بجھ میں کہا۔ ”آپ ہمیں لیبارٹری جا کر معلوم کریں کہ جو فارمولہ آپ نے وہاں سے اٹھایا ہے وہ کون سافار مولا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”میری بیٹی۔ رسمی میری بیٹی۔“..... سردار نے اہتمائی حرمت بھر کر کھڑا ہو گیا۔ سردار کے بھرے پر شدید ترین لمحن کے تاثرات بتایا تھے۔

”اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہوا ہے، عمران تو مجھے ہر حالت میں یہ پوسٹ چھوڑ دیں چاہئے۔“..... سردار نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”آپ کا اس میں کیا قصور ہے۔ مجرموں نے تو ہر عرب اختیار کرنا ہوتا ہے۔ اگر آپ جیسے لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر دل چھوڑ بیٹھے تو پاکیشیا کے معصوم عوام کہاں جائیں گے۔“..... عمران نے کہا تو سردار نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”پھر بھی اگر ہم اس طرح مجرموں کے ہاتھوں کھلوپا بن سکتے ہیں تو ہمیں سیست پر رہنے کا کیا حق ہے۔“..... سردار واقعی میں بے حد دل گرفتہ دکھائی دے رہے تھے۔

”مجرموں نے انسانی نعمیات سے کام لیا ہے۔ انہوں نے آپ کی

ہن کو ہلاک کرنے کے آپ کو کمال کروایا۔ آپ بہر حال، سیکھ امجدت تو نہیں ہیں۔ ایسی حالت میں تو مجھ جیسا آدمی بھی ان کاشکار بن سکتا ہے۔ آپ خود سوچیں اگر مجھے اطلاع ملے کہ اماں بی یا ڈیڑی کے ساتھ کچھ ہوا ہے تو میرا وہ عمل کیا ہوگا۔..... عمران نے کہا تو سرداور نے نبے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

ٹھیک ہے۔ تمہاری بات معقول ہے۔ انسانی نفیسیات بہر حال انسانی نفیسیات ہی ہوتی ہے..... سرداور نے اس بار خاصے سچھے ہوئے لجھ میں کہا تو عمران کے پھرے پر چھائی ہوتی تشویش کی جھلکیاں غائب ہو گئیں۔

”میں تمہیں کہاں فون کروں“..... سرداور نے باہر صحن میں آتے ہوئے کہا۔

”میں خود ہی آپ کو فون کر لوں گا۔..... عمران نے کہا تو سرداور نے امداد میں سر بلادیا اور کوٹھی سے باہر آگئے۔ عمران کی کار بھی کوٹھی سے باہر موجود تھی اس لئے عمران کوٹھی سے باہر آکر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار میں بیٹھ کر اس نے ڈیش بورڈ سے لانگ ریچ ٹرانسیسٹر تکالا اور اس پر ناٹیگ کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی کیونکہ ناٹیگ نے ابھی تک ماہر کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد عمران نے بن آن کیا اور کمال دینا شروع کر دی۔ کافی دیر تک کمال دینے کے باوجود جب کمال امنڈ نہ کی گئی تو عمران کے پھرے پر تشویش کے

تاثرات ابھر آئے کیونکہ ناٹیگ اس طرح غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا۔ عمران نے ٹرانسیسٹر آف کیا اور پھر اسے واپس رکھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اب اس نے دانش مزمل جانے کی بجائے دوبار روڈ پر واقع سن لائٹ کلب جانے کا فیصلہ کیا تھا جہاں ماسٹر سے معلومات حاصل کرنے کے لئے اس نے ناٹیگ کو بھیجا تھا۔ تھوڑی دریں بعد اس کی کار سن لائٹ کلب کے سامنے پہنچ گئی۔ کلب میں خاصاً رش تھا اور آنے جانے والے سب افراد جرام پیشہ دکھانی دے رہے تھے۔ عمران نے کار پار کنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اترا ہی تھا کہ ایک عنڈہ نما آدمی تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے ایک سرخ رنگ کا کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”پار کنگ فیٹ چھاس روپے۔..... آدمی نے عنڈوں والے شخصوں جھکنے دار لجھے میں کہا۔.....“

”کب سے کام کر رہے ہو یہاں۔..... عمران نے جیب سے سو روپے کا نوٹ کمال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔.....“

”جی۔ جی۔ چار سالوں سے۔..... اس آدمی کا لہجہ لفخت بدلت گیا۔.....“

”یہاں دارالحکومت میں ناٹیگ نامی ایک بد معاشر رہتا ہے۔ کبھی کبھی وہ لپٹنے آپ کو کوبرا بھی کھلاتا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو۔.....“ عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔.....

”آپ کو اس سے کیا کام ہے جتاب۔ وہ تو۔..... یہ آدمی بات کرتے کرتے رک گیا تو عمران نے جیب سے ایک اور نوٹ کمال کر

سپیشل ہسپتال منتقل کرانے کے لئے ہما اور پھر آمد ہے گھنٹے بعد جب ایمبو لینس پر نائیگر کو سپیشل ہسپتال لاایا گیا تو عمران بھی وہاں پہنچ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی چونکہ نائیگر کو آپریشن تھیز میں لے گئے تھے اس لئے عمران ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں بیٹھ گیا۔ گوئی ہسپتال کے ڈاکٹروں نے نائیگر کے بارے میں اہتمامی تشویش کا انہصار کیا تھا لیکن عمران کو اللہ کی رحمت پر کامل یقین تھا کہ وہ نائیگر کو ضرور صحت اور زندگی دے گا۔ ڈاکٹر صدیقی کی والپی تقدیریاً و گھنٹے بعد ہوتی تو عمران ان کا چھرہ دیکھ کر رہی سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی ہے۔

”اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے عمران صاحب۔ مجھے دوبارہ آپریشن کرنا پڑا۔ بہر حال اب نائیگر کی حالت خطرے سے باہر ہے اور اسے ہوش بھی آگیا ہے۔“ ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر صدیقی کا بھی شکریہ ادا کیا اور پھر ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں نائیگر موجود تھا نائیگر آنکھیں بند کئے لیشا ہوا تھا۔

”مبارک ہو نائیگر۔ اللہ تعالیٰ نے تمھیں نئی زندگی دی ہے۔“ عمران نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ کے ساتھ کر کے اس پر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں شرمند ہوں باس۔ بس اچانک دیوار ہٹی اور اس سے چہلے کہ میں سنبلتا بھج پرفائز کھول دیا گیا۔“ نائیگر نے سر اٹھا کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اس کے ہاتھ میں تھا دیا۔

”چچ بیاؤ کیونکہ مجھے اس سے بہت ضروری کام ہے۔“ عمران نے کہا۔

”جباب۔ اب آپ کی ملاقات اس سے سٹی ہسپتال میں ہو سکتی ہے۔“ اس آدمی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔“ عمران نے چونک کر دیا۔

”بھی نہیں۔ وہ کچھ درجہ پر ماسٹر سے لجھ پڑا اور ماسٹر کے آدمیوں نے اسے گولی مار دی لیکن ابھی ایک پولیس والا یہاں آیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ شدید زخمی ہوا ہے لیکن ابھی زندہ ہے۔“ اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سلام کر کے ایک اور آنے والی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تو عمران کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اس آدمی کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔ وہ جلدی سے دوبارہ کار میں بیٹھا اور تھوڑی درجہ پر بعد اس کی کار سٹی ہسپتال کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ سٹی ہسپتال پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ نائیگر کی حالت واقعی خراب ہے اور اسے چار گولیاں لگی ہیں جس کی وجہ سے اس کا کافی خون بہر گیا ہے سہماں قیوٹی پر موجود ڈاکٹر اس کی زندگی سے بیاوس تھے تو عمران نے پہلک فون بوتھ سے سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی کو کال کر کے اسے تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ ایمبو لینس بھیجنے اور یہاں کے انچارج ڈاکٹر کو کال کر کے نائیگر کو

”کوئی بات نہیں۔ اسیا ہوتا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی راتیں۔ لیکن ماسٹر کو اس احتیاطی اقدام پر کیوں اتنا پڑا۔ عمران نے نائیگر کے آنکھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اتنے لیستہ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے اس سے رابت کے بارے میں بات کی تو وہ اس طرح اچھل پڑا جسے اس کے سر بر کسی نے یہ مار دیا ہو اور پھر شاید اس نے کوئی خفیہ بیٹھ دیا کہ دوسرے ہی لمحے مجھ پر فائزگ شروع ہو گئی۔ نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے۔ تم بے فکر ہو۔ ماسٹر کو اس کا پورا پورا حساب دینا پڑے گا۔ عمران نے کہا اور انھے کہ کردا ہو گیا۔  
”باس۔ آپ مجھ پر ایک مہربانی کریں اور میرے صحت یا بہونے تک اس ماسٹر کو زندہ رہتے دیں۔ میں اپنا حساب خود چکانا چاہتا ہوں۔ نائیگر نے کہا۔

”تم بے فکر ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مزکر تیر تیر قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر آگیا۔ ڈاکٹر صدیقی کو نائیگر کی حفاظت کے بارے میں ہدایات دے کر وہ اپنی کار پر سوار ہو کر دوبارہ سن لائیں کلب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ نائیگر کے ساتھ جو کچھ کیا گیا تھا اس سے یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ محالات بہت اونچی سطح پر رہنچکے ہیں ورنہ عام حالات میں یہ غنڈے اتنا بڑا اقدام نہ کرتے۔

کمرے کا بھاری دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود ادھیر عمر آدمی نے چونک کر سر اٹھایا۔ دوسرے لمحے اس کے پھرے پر ہلکی سی مسکراتے ابھر آئی۔ کمرے میں ماریا داخل ہو رہی تھی۔  
”آواریا۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔ ادھیر عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تھیں تک یو بس۔۔۔ مازیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود دو گرسیوں میں سے ایک کری پر بیٹھ گئی۔  
”تم نے واقعی حریت انگریز کار نامہ سرانجام دیا ہے۔۔۔ تمہاری اقصیلی روپورث بجہ اعلیٰ حکام کو بھیجی گئی تو انہوں نے تمہاری اس شاندار کار کروگی کو بے حد سزا بیا۔۔۔ باش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ اعلیٰ حکام کی قدر شما ہے بس۔۔۔ مازیا نے مسکراتے

ہونے کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ فارمولہ ہم نے اسرائیل کے لئے حاصل کیا ہے۔ اسرائیل کے صدر صاحب نے اس فارمولے کے حصول پر قبرص کے پرائم منسٹر کا سرکاری اور غیر سرکاری دونوں طرح خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا ہے اور ہماری تنظیم سوزانو کی بھی بے حد تعریف کی ہے۔..... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ ان کی مہربانی ہے باس۔..... ماریا نے سرت بھرے لجے میں کہا۔

”اُب ایک اور کام مجھے دیا گیا ہے اور وہ بھی اب تمہیں کرنا ہو گا کیونکہ چیف سیکرٹری نے خصوصی طور پر تمہارے سیکشن کی سفارش کی ہے۔..... باس نے کہا۔

”یہ باس۔ میں ویسے بھی فارغ نہیں رہ سکتی۔..... ماریا نے کہا۔

”گُڑ۔..... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کی ایک فائل نکالی اور اسے ماریا کی طرف بڑھادیا۔

”یہ بھی پاکیشیا کا ہی مشن ہے۔..... باس نے فائل ماریا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ماریا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس نے فائل کھول کر دیکھی تو اس میں دو کاغذ موجود تھے جن پر باریک عروف میں ناٹپ کیا گیا تھا۔ ماریا نے ان کاغذات کو پڑھنا شروع کر

دیا اور پھر جب اس نے پڑھنا ختم کیا تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر دی۔

”کہیا مشن ہے۔..... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”باں۔ یہ تو اہتاںی آسان مشن ہے۔ اس کے لئے میرے سیکشن کو خصوصی طور پر حرکت میں لانے کی وجہ میں بھج نہیں سکی۔”۔۔۔ ماریا نے کہا۔

”تم اسے اس لئے آسان کہہ رہی ہو کہ اس فائل میں اس مرکز کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے جہاں سے براہمکن ریز کو پاکیشیا پر حصار کی صورت میں پھیلایا گیا ہے اور اس نشاندہی کے بعد اس کو تباہ کرنا ایک عام آدمی کے لئے بھی مشکل نہیں ہے۔..... باس نے کہا۔

”یہ باس۔..... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہلی بات تو یہ ہے کہ اس مرکز کا حفاظتی نظام ملٹری انسٹیل جنس کے پاس ہے۔ دوسری بات یہ کہ اسے عام انداز میں تباہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے خلاف ایسا حفاظتی نظام قائم کیا گیا ہے کہ باہر سے اسے کسی صورت تباہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس کے اندر جا کر کارروائی کرنا پڑے گی اور اندر کوئی بھی نہیں جا سکتا۔۔۔ تیسرا اور آخری بات جس کے لئے اسرائیل کے صدر نے خاص طور پر تائید کی ہے وہ یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں محمولی سا بھی شک نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اسرائیلی صدر پاکیشیا سیکرٹ سروس

سے اس قدر خوفزدہ ہیں کہ شایدہ کسی اور سے اس قدر بھی دوستے اس لئے انہوں نے براہ راست کارروائی کی۔ بجائے ہماری تنظیم سوزانو کا ہمارا ایسا ہے۔ بظاہر یہ مشن جتنا آسان نظر آتا ہے اصل میں اتنا ہی مشکل ہے۔..... باس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ میں نے پاکیشی سکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے لیکن یہ پاکیشی ویسے ہی پر اپنے تجربے کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور پھر میں نے تو اس انداز میں کام کرنے ہے کہ انہیں آخری تک ملت معلوم نہ ہو سکے گا۔..... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اسراہیلی صدر تو اس بات سے بھی جو فرودہ تھا کہ انہیں پاکیشی سکرٹ سروس کو اس فارمولے کے بارے میں معلوم نہ ہو جائے لیکن جب انہوں نے تمہاری تفصیلی روپرٹ پڑھی تو ان کا خوف دور ہو گیا۔..... باس نے کہا۔

”باس۔ ایک بات میری تجھ میں نہیں آئی کہ جب فارمولہ اسراہیل کو مل گیا ہے تو وہ اس کا تو ڈیتیار کر کے استعمال کر لیں۔ اس کے لئے ان ریز کے حصار کو ختم کرنے کا مشن کیوں بنایا جائے۔..... ماریا نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات آئی تھی اور میں نے بھی یہی سوال کیا تھا جس کے جواب میں بتایا گیا کہ یہ فارمولہ اس قدر برجیز ہے کہ اس کا تو ڈیتیار کرنے میں کمی سال بھی

لگ سکتے ہیں اس لئے اس پر تو اطمینان سے کام ہوتا رہے گا اور اس کی تیاری کے بعد اس فارمولے کو اسراہیل لپٹے۔ اسٹنی مرکز کی حفاظت کے لئے استعمال کرے گا جبکہ پاکیشی پر وہ خود ہی اسٹنی حملہ کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ اس حصار کا خاتمه چاہتا ہے۔..... باس نے کہا۔

”لیکن باس۔ اگر ہم حصار کو ختم کر دیں تو وہ اسے دوبارہ تیار کر لیں گے۔ میرے خیال میں اسٹنی حملہ کے لئے انہیں ایک ڈیڑھ ماہ لگ جائے گا۔..... ماریا نے کہا۔

”تم ایک ڈیڑھ ماہ کی بات کر رہی ہو۔ اسراہیل کو اگر ایک گھنٹہ بھی مل جائے تو وہ پاکیشی پر اسٹنی حملہ کافستان کے ذریعے کرانے کے لئے تیار ہے۔..... باس نے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔.....

”اب یہ فائل تم پیسے پاں رکھو اور کل تک کوئی ایسا پلان بناؤ جن سے میں پوری طرح مطمئن ہو جاؤں کہ تم کامیاب ہو جاؤ گی۔..... باس نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ماریا کوئی جواب دیتی فون کی گھنٹی نہ اٹھی تو باس نے پاٹھ بڑھا کر رسیور اخھا نیا۔..... میں۔..... باس نے کہا۔

”سنا گر بول رہا ہوں جناب۔..... دوسری طرف سے ایک متوجہ باندھ آواز سنائی دی۔..... میں۔..... کیوں کاں کیا ہے۔..... باس نے قدرے سخت بچھی میں

باز۔ پاکیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ماریا سیکشن کے نمبر ثو جیز کے بارے میں انکوارٹی ہو رہی ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو باس بے اختیار چونک پڑا اور اس کے چہرے پر حریت کے شکریات اہم آئے۔  
کیسے اطلاع ملی ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ باس نے چونک کر کہا۔

باز۔ آپ کے حکم کے مطابق ماریا سیکشن کے پاکیشیا میں کام کرنے کی وجہ سے ہم نے وہاں اپنا سیست اپ قائم کر کھا تھا کہ اگر کوئی بھنسی ان کے خلاف انکوارٹی کرے تو مجھے اطلاع مل جائے۔ جیز نے اپنے مشن کے سلسلے میں وہاں کے ایک مقامی آدمی جس کا نام ماسٹر ہے کو ہمار کیا تھا اور پھر ماسٹر نے تمام کام آگے ایک اور آدمی سے کروایا تھا۔ میڈم ماریا تو کسی طرح سامنے نہیں آئیں لیکن جیز جو وہاں رابرٹ کے نام سے کام کر رہا تھا وہ سامنے آگیا۔ ہم نے ماسٹر کے کلب میں سیست اپ کیا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر کوئی بھنسی ماسٹر تک پہنچتی ہے تو پھر لا محال جیز سامنے آجائے گا۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ایک مقامی بد معاش جو وہاں کے جرام پیش افراد کے اعلیٰ حلقوں میں کام کرتا ہے اور جس کا نام تائیگر ہے اچانک ماسٹر کے آفس میں پہنچا اور اس نے ماسٹر سے براہ راست یہ جانتا چاہا کہ اس نے کس کے کہنے پر لاکھو کو جو منشیات کے ریکٹ میں

کام کرتا ہے رابرٹ کے لئے کام کرنے کو کہا تھا۔ اس پر ماسٹر نے فوری طور پر کوئی بثن پریس کیا تو سائینی کی خفیہ دیوار سے اس کے سلسلہ ساتھی سامنے آگئے اور انہوں نے تائیگر پر فائر کھول دیا۔ تائیگر ہلاک ہو گیا اور ماسٹر نے اسے اپنے کلب سے باہر پھینکنوا دیا جہاں سے پویس اس کی لاش سئی ہسپتال لے گئی لیکن پھر اطلاع ملی کہ تائیگر ہلاک نہیں ہوا لیکن شدید رخنی ہے۔ میں نے تائیگر کے بارے میں جب معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ وہ پاکیشیا سیکٹ سروس کے لئے کام کرنے والے اہمیتی خطرناک اجنبیت علی عمران کا خاص آدمی ہے۔ یہ اطلاع ملنے پر فیصلہ کیا گیا کہ ہسپتال میں اس تائیگر کو ہلاک کر دیا جائے لیکن جب وہاں رابطہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ تائیگر کو خطرناک حالت میں کسی خفیہ ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے اور یہ کام کرنے والا بھی علی عمران ہی تھا۔ دوسری طرف سے تفصیل پہنچتے ہوئے کہا گیا۔

لیکن کیا ماسٹر کو معلوم ہے کہ رابرٹ کا اصل نام کیا ہے اور اس کا تعلق کس سے ہے۔ ..... باس نے کہا تو اس بار ماریا بھی چونک پڑی کیونکہ باس جو کچھ سن رہا تھا وہ ماریا کو سنائی نہ دے رہا تھا۔

تیس باس۔ جیز اور ماسٹر کے درمیان گہری دوستی رہی ہے۔ جیز پہلے ایکریمیا میں کام کرتا تھا اور ماسٹر بھی ایکریمیا میں رہا ہے۔ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

لیں بس ”..... ماریا نے کہا۔

”بائسر کی ہلاکت کے باوجود واب تم نے انتہائی محاط انداز میں کام کرنا ہے کیونکہ اگر شانسیگر لپٹنے طور پر بھی کام کر رہا ہے سب بھی عمران تک کبھی نہ کبھی اطلاع پہنچ جائے گی اور عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بھوت کی طرح یہچھے لگت جاتا ہے ..... باس نے کہا۔

”اپ بے فکر میں باس۔ ماریا نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں۔ عمران اور پاکیشیا سینکڑت سروزش لاکھ کو چشم کر لیں وہ ماریا تک نہیں پہنچ سکتے۔ اب مجھے اجازت دیں۔“..... ماریا نے بڑے اعتقاد

بھرے بھے میں ہما۔  
”اوکے۔ وش یو گڈلک۔“..... باس نے سُکراتے ہوئے کہا تو  
دیازی اٹھی، اس بنے فائل کو میور کر اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور  
پھر تیزی سے چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی جیل گئی۔

”یہ جیز کا تذکرہ لس سلسلے میں ہو رہا تھا ..... ماریانے حریت بھرے لجے میں کہا تو باش نے اسے مختصر طور پر تفصیل بتا دی۔  
”میرا خیال ہے کہ سنگر نے از خود اندازہ لگایا ہے کہ انکو اتری ہو رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ شاپنگ اپنے طور پر نامسرے حصہ لینے کا خواہش مند ہو کیونکہ جیز نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے انکو اتری کا خدشہ ہو سکے۔ ایک عام سے آدمی کے ذریعے عمران کے قلیٹ پر ایسی سپردگانہ فون ہبھجا گیا اور اس دھننا فون کے ذریعے عمران کی سرداروں سے ہونے والی گفتگو رسیو کی گئی جس سے پتہ چلا کہ فارمولہ سرداروں کے قبضے میں ہے۔ پھر ان کی ہن کو ہلاک کر کے انہیں کال کیا گیا اور پھر انہیں اخواکر کے ان کے ذہن کو سپشیل مشین کے ذریعے کھڑوں میں لے کر ان سے فارمولہ مٹکوایا گیا اور اس کے بعد ان کا فہن و اش کر دیا گیا۔ فارمولہ مجھ تک ہبھجا اور پھر میرے ذریعے تارکی کے سفر کے پاس اور وہاں سے اُپ کے پاس بھی لیا۔ جیز بھی واپس آگیا اور اس کے ساتھی بھی اور پھر میں بھی واپس کیی ..... ماریانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

۔ ہو سکتا ہے۔ بہر حال اسی ماضی کی ہلاکت ضروری ہے۔ اب باش

انداز میں بولنوں کے ذریعے پی جا رہی تھی۔ عمران نے ایک نظر بال پر ڈالی اور پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا غنڈہ کھرا تھا جبکہ دو اور آدمی لوگوں کو سروں دینے میں مصروف تھے۔ کاؤنٹر کے پیچے کھرے ہوئے غنڈے کی نظریں عمران پر جی، ہوتی تھیں اور اس کے پھرے پر تذبذب کے تاثرات نمایاں تھے۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ“..... عمران نے کاؤنٹر کے پاس آکر بڑے خشوع و خضوع بھرے لجھے میں سلام کرتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر کے پیچے کھرا ہوا غنڈہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے پیروں نے بھی پھٹ کیا ہے۔ اس کا پھرہ تیزی سے شکستہ ہوتا چلا گیا۔ یوں لگ بھا تھا جیسے عمران نے مکمل سلام کر کے اس کے دل کو مٹھی میں لے کر بھینٹ دیا ہے۔

”وع - وع - علیکم السلام“..... اس غنڈے نے اہتمانی کو بڑائے ہوئے لجھے میں کھالیں باوجود کوشش کے وہ پوری طرح مکمل سلام نہ کر سکا۔ شاید یہ اس کی زندگی کا اہلا اور انوکھا تجربہ تھا کہ اس ماحول میں اسے کسی آدمی نے اس طرح مکمل سلام کیا تھا۔ مہباں تو سرے سے سلام کرنے کا رواج ہی نہ تھا جبکہ عمران نے مکمل سلام کیا تھا۔

”ماستر سے کہو کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بنفس نفس اور اپنے قدموں پر چل کر مہباں آیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ پیدل چلنے اصراف میں گیٹ سے مہباں تک ہوا ہے۔ پھر بھی بہر حال

عمران نے کار ایک بار پھر سن لائیں کلب کی پارکنگ میں روک تو اس بار پارکنگ میں دوسرا آدمی موجود تھا۔ عمران نے اس سے پارکنگ کارڈ لیا اور پھر کلب کی طرف پڑھتا چلا گیا۔ کلب میں آنے جانے والے افراد اپنے انداز اور لباس سے زیر زمین دیکھا کے نجی سطح کے لوگ دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں حورتین بھی تھیں اور مرد بھی۔ عمران نے سوٹ پہننا ہوا تھا اس لئے وہ ان سب لوگوں میں ہر لحاظ سے منفرد اور الگ دکھائی دے رہا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ آنے جانے والے تمام لوگ مرمز کر عمران کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے عمران کسی اور سیارے کی مخلوق ہو۔ عمران نے شیشے کا بنا ہوا مین گیٹ کھولا اور اندر ہاں میں داخل ہو گیا۔ ہاں تقریباً بھرا ہوا تھا اور ہاں کھلے عام گھٹیا مشیات کا استعمال ہو رہا تھا جبکہ ہر شیبل پر شراب بھی موجود تھی اور مہباں شراب بد معاشوں اور غنڈوں کے

بیدل تو چلتا پڑا ہے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب۔ بس موجود نہیں ہیں۔ اس عنڈے نے نظریں نیچی کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ عمران کی ملاقات ماسٹر سے نہ کرانا چاہتا ہو۔

چلو جہاں موجود ہے وہاں کا پتہ بتاؤ۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ میرا نام وکی ہے اور میں تائیگر اور آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں اور پھر آپ نے جس طرح مجھے مکمل سلام کیا ہے اس نے بھی حقیقتاً میرا ذہن بدل کر رکھ دیا ہے۔ بس ماسٹر نے تائیگر پر حملہ کرایا تھا اور بس ماسٹر کو معلوم ہے کہ آپ اس کے بیچے ضرور ہیں آئیں گے اس لئے اس نے آپ کے لئے خاص انتظامات کر رکھے ہیں لیکن آپ کے سلام کرنے کے بعد آب بھج میں یہ بہت نہیں ہو رہی کہ آپ کو اس مقتل گاہ میں بھجو دوں چاہے ماسٹر مجھے گولی ہی کیوں نہ مار دے۔ آپ بہر حال میری بات بھیں اور واپس چلے جائیں۔ وکی نے ہوش چباتے ہوئے کہا۔

تمہارے اندر کا آدمی ابھی زندہ ہے وکی اس لئے تم صرف مکمل سلام سن کر اس خذتک آنگے ہو۔ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں اگر تم اپنے آپ کو جرام کی دمیا سے نکالنا چاہو۔ عمران نے سنبھیڈے لجھ میں کہا۔

آپ کا شکریہ عمران صاحب نیہ باتیں بعد میں ہو جائیں گی۔ یہاں اگر کسی نے آپ کو پہچان لیا تو میں فوری طور پر مارا جاؤں

گا۔ وکی نے کہا۔

”تم بے لکر ہو اور مجھے اس مقتل گاہ کا پتہ بتاؤ اور پھر دیکھنا کہ عشق کس شان سے مقتل کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔“ عمران نے کہا تو وکی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ایک طرف کھڑے ہوئے آدمی کو اشارے سے بلایا۔

”میں سر۔“ اس آدمی نے کاونٹر کے پاس آکر کہا۔

”صاحب کو سپیشل روم میں لے جاؤ۔ انہوں نے چیف سے ملاقات کرنی ہے۔“ وکی نے اس آدمی سے کہا۔

”میں سر۔ لیے جا ب۔“ اس آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔

”میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے عمران صاحب۔ آپ آپ کی قسمت۔“ وکی نے آہستہ سے کہا۔

”میری بات پر غور کرتے رہتا۔ پھر ملاقات ہو گی۔“ عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور اس آدمی کے بیچے چل پڑا۔ عمران نے لفت میں سوار ہو کر بیچھے مڑ کر دیکھا تو وکی فون کرنے میں مصروف تھا۔ وہ بھی گیا کہ اس کی آمد کی اطلاع ماسٹر کو دی جا رہی ہے۔ تھوڑی در بیچ عمران لفت کے ذریعے دوسری منزل پر بیچ گیا جہاں دو سلخ افراد موجود تھے۔

”انہیں وکی نے بھیجا ہے اور بس سے ملاقات کرنی ہے۔“ اس آدمی نے موڑ پاہنچ لے چکیا۔

”ٹھیک ہے..... ان میں سے ایک نے جھٹکے دار لمحے میں کہا اور دروازہ کھول دیا۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی میز بیڑی، ہوتی تھی۔ میز کے پیچے اونچی پشت والی کرسی موجود تھی جبکہ میز کی دونوں سائیڈوں میں صوفے رکھے ہوئے تھے اور فرش پر دیز قائم نمودود تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو گیا تو عمران سمجھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ابھی عمران کرے کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اچانک میز کے عقب میں ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور سمارٹ جسم کا آدمی جس نے جیز کی پینٹ اور جیز کی شرت پہنی، ہوتی تھی اندر داخل ہوا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ زیر زمین سرگرمیوں میں خاصا معروف ہے۔

”بیٹھو۔ میرا نام ماسٹر ہے..... اس آدمی نے میز کے پیچھے موجود اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران سائیڈ صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

”تم مجھے جانتے ہو ماسٹر..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم نائیگر کے باس ہو اور بڑے خطرناک امجدت سمجھے جاتے ہو لیکن تم مجھے نہیں جانتے۔ میرا نام ماسٹر ہے اور ماسٹر کا نام سن کر بڑے بڑے امجدت کا نپ اٹھتے ہیں لیکن تم بتاؤ کہ کیوں آئے ہو۔”..... ماسٹر نے منہ بنتا ہوئے کہا۔

”تم نے نائیگر پر فائز نگ کیوں کروائی تھی۔ میں اس کی وجہ

معلوم کرنا چاہتا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”نائیگر نے مجھ پر غصے کا اظہار کیا تھا اور یہ ایسا گناہ ہے جسے میں کسی صورت معاوضہ نہیں کر سکتا۔”..... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بغیر غصے کا اظہار کئے تم سے پوچھ لیتا ہوں کہ رابرٹ جس کے لئے تم نے لاکھوادر عبدالرشید رضی کے ذریعے سارا کھیل کھیلا ہے وہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا۔”..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”اس بات کو جان لو کہ تمہاری بجیب میں جو مشین پیش موجود ہے وہ بہر حال اس کرے میں کام نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اس کرے میں اتنا جدید ترین ریز کا سرکل موجود ہے۔ البتہ میرے ہاتھ میں جو مشین پیش موجود ہے وہ فائز کرے گا کیونکہ اس میں ان ریزا کا سرکل ختم کرنے کا سرکرت نصب ہے اس لئے اگر تمہارا خیال ہے کہ تم جیب سے ہی مجھ پر فائز کھول دو گے تو اس خیال میں نہ رہنا۔

”دوسری بات یہ کہ میں تم جیسے امجدت کو اپنے ہاتھوں سے ہی ختم کر سکتا ہوں اس کے لئے مجھے کسی بدد کی ضرورت نہیں۔ تیسرا بات یہ کہ رابرٹ میرا دوست ہے۔ اس کا اصل نام جیز ہے اور وہ قبرص میں رہتا ہے اور قبرص کی کسی سرکاری بخشی میں کام کرتا ہے۔ ہم دونوں ایکریمیا میں کافی عرصہ اکٹھے رہے ہیں۔ میں نے بھی مارشل آرٹ کی ٹریننگ ایکریمیا سے حاصل کی ہے اور آخری بات یہ بھی بتا

دُول کہ تم لقیناً نا سیگ کی ہلکات کا بدل لینے میں آئے ہو جس کا مجھے پہلے سے اندازہ تھا اس لئے میں نے میں نے میں خصوصی انتظامات کر کے ہیں اور اب تم میں سے زندہ واپس نہیں جا سکتے۔ ماسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے نیچے موجود باٹھ اور کیا تو اس کے باٹھ میں مشین پسل موجود تھا۔ ”رابرت یا میز جو بھی ہے میں سے کیا لے کر گیا ہے۔“ عمران نے اطمینان بھرے لجھ میں کہا۔

”کوئی سائنسی فارمولے گیا ہے۔“ ماسٹر نے جواب دیا۔ ”یہ سب کیے ہوا۔ تفصیلات بتاؤ۔“ عمران نے کہا۔

”چونکہ تم نے اب زندہ تو رہنا نہیں اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں لیکن مجھ سے حلق لیا گیا ہے کہ میں اسی بارے میں زیان نہیں کھولوں گا اس لئے میں کچھ نہیں بتا سکتا اور اب تم چھٹی کرو۔“ ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے انٹھ کھڑا ہوا اس کے اٹھتے ہی عمران بھی بھلی کی سی تیری سے انٹھ اور دوسرے ہی لئے تر تراہٹ کی تیز اوازوں سے ساتھ ہی عمران بھٹکتے بھلی کی سی تیری سے گھوما اور گولیاں اس کے جسم سے صرف چند اونچے فاصلے سے گزر گئیں۔ ماسٹر نے ہاتھ کو حرکت دی تو عمران کا جسم ایک بار پھر گھوما اور پھر تو الیسا محسوس ہونے لگا جیسے عمران کرے میں کسی افریقی قبیلے کا مخصوص رقص کرنے میں مصروف ہو۔ ماسٹر کا چہرہ ساتھ ساتھ بگدتا جا رہا تھا اور پھر جیسے ہی ٹرچ کی آواز سنائی دی تو عمران نے

یکٹ چلانگ لگائی اور ایک لمحے کے لئے اس کا ایک بیرونی پروپرڈا اور دوسرے ہی لمحے کر کہ ماسٹر کے حلقت سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ماسٹر ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے سامنے دروازے سے نکلا یا جبکہ عمران بھی چلانگ لگا کر واپس آگیا تھا۔ اس نے واقعی اہتمامی برق رفتاری سے میز کے نیچے کھڑے ہوئے ماسٹر کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے آگے اچھا دیا تھا۔ گو ماسٹر اڑتا ہوا ایک دھماکے سے دروازے سے نکلا یا تھا لیکن ماسٹر کے جسم میں بھی واقعی بھلی بھری ہوئی تھی کیونکہ جب تک عمران واپس میز سے چلانگ لگا کر نیچے اترتا ماسٹر کا جسم کم کمی اڑنے والے سائب کی طرح سست کر اچھلا اور دوسرے لمحے عمران اچھل کر پشت بے بل میز پر جا گرا۔ اس کا نچلا دھوڑ فرش پر اور باقی جسم میز پر تھا۔ ماسٹر نیچے گر کر یکٹ ہوا میں اچھلا ہی تھا کہ عمران بھلی کی سی تیری سے اچھل کر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر جا گرا جبکہ ماسٹر نے یکٹ مزکر اس صوفے پر چلانگ لگا دی۔ اس کے انداز میں واقعی ہے پناہ پھر تی تھی لیکن عمران تیری سے پٹکا اور پھر اس کے ساتھ ہی کر کہ ماسٹر کے حلقت سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کا بازا و اٹھتے ہوئے تیری سے گھوما تھا اور صوفے پر گر کے ہوئے ماسٹر کی پسیلوں پر اس کی کھڑی بھٹکیں کا بھپور وار اس انداز میں پڑا تھا کہ ماسٹر کی بیک وقت کی پسیلوں کو کرو اٹھی تھیں لیکن دھو واقعی جاندار آدمی تھا۔ اس نے دوبارہ بھلی کی سی تیری سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران کی لات

کی کوشش نہیں کی تھی اور اب عمران نے کسی بھی ممکنہ خطرت سے بچنے کے لئے اندر سے دروازہ لاک کر دیا تھا۔ پھر اس نے ماسٹر کو اٹھا کر صوف کی ایک کرسی پر ڈالا اور تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے ماسٹر اندر آیا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف ایک بڑے کمرے میں ہنپتا تو بے اختیار چونکہ پڑا کیونکہ اس کرنے کو ناچاہنگ روم کے انداز میں سجا�ا گیا تھا۔ ہبائ ناچاہنگ کا جدید سامان بھی موجود تھا اور ساتھ ہی راڑز والی کریں بھی۔ عمران نے ایک نظر کمرے پر ڈالی اور پھر واپس مڑ کر وہ آفس میں آیا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے ماسٹر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور ناچاہنگ روم میں آگیا۔ اس نے ایک کرسی پر ماسٹر کو بٹھایا اور پھر عقبی دیوار کے پاس سوچ بورڈ پر موجود چار سرخ بٹنوں میں سے ایک بٹن کو پریس کیا تو کلناک کی آواز کے ساتھ ہی راڑز نے ماسٹر کے جسم کو جکڑ لیا۔ عمران نے ایک طرف موجود الماری کھولی تو اس کے ایک خانے میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔ عمران رسی اٹھا کر واپس مڑا اور اس نے ماسٹر کے دونوں پیر کرسی کے پایوں کے ساتھ اس رسی کی مدد سے باندھ دیئے۔ یہ سب کارروائی اس نے اس لئے کی تھی کیونکہ ماسٹر نے اسے بتایا تھا کہ وہ ایکریمیا کا ترتیبیت یافتہ ہے عمران ماسٹر کو باندھ کر واپس مڑا اور اس نے عقبی دروازہ کھولا تو بے اختیار چونکہ پڑا کیونکہ دوسری طرف ایک چھوٹی سی لفت موجود تھی۔ عمران دروازہ بند کر کے دوبارہ ناچاہنگ روم کی طرف آیا تو

پوری قوت سے اس کی کنپنی پر پڑی اور اس بار ماسٹر کے حلقت سے کر بناک چھٹکی اور وہ واپس فرش پر تھے ہوئے قلین پر گرا اور پھر لمحے تھپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ بہت عرصے بعد اسے جان بچانے کے لئے اس محدود جگہ پر سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنا پڑا تھا اور یہ واقعی اس کی ہمارت تھی کہ وہ مشین پیٹل کی گولیوں سے لپسے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور یہ مظاہرہ اسے مجبوراً کرنا پڑا تھا کیونکہ اس نے جیب میں موجود مشین پیٹل کا ٹریگر دبا کر چیک کر لیا تھا لیکن ٹریگر جام ہو چکا تھا جس سے وہ سمجھ گیا کہ ماسٹر نے ٹرائس بریز کا سرکل بقاہم کیا ہوا ہے جو ہر قسم کی مشینزی کو مکمل طور پر جام کر دیتی ہیں۔ ماسٹر ایک اچھا نشانہ باز تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ماسٹر نے جس انداز میں فائٹ کی تھی اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا تھا کہ وہ مارشل آرٹ میں بھی خاصی ہمارت رکھتا ہے۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ گوانے معلوم تھا کہ باہر موجود مسلح افراد ساؤنڈ پروف کرہ ہونے کی وجہ سے فائرنگ کی آواز سن سکے ہوں گے لیکن ماسٹر دروازے سے جس انداز میں تکرایا تھا اس سے خاصی آواز پیدا ہوئی تھی لیکن دروازہ بھاری ہونے کی وجہ سے خود بخود نہ کھل سکا اور نیتنا باہر موجود مسلح افراد یہ سمجھے ہوں گے کہ یہ دھماکہ عمران کے تکرانے کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ یہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ ان کا چیف ماسٹر دروازے سے تکرایا ہو گا۔ اس لئے انہوں نے ایندر آنے

اکی طرف چلی پر رکے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے آگے بڑھ کر رسیور انٹھایا۔

”میں“..... عمران نے ماسٹر کے لجھ میں کہا۔

”وکی بول رہا ہوں بس۔“ کاؤنٹرے میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ راڈیو آیا تھا لیکن آپ کی مسرووفیت کی وجہ سے میں نے اسے واپس بچھ دیا ہے۔“..... دوسری طرف سے کاؤنٹر میں وکی کی آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے۔ میں واقعی صدروف ہوں اور جب تک میں نہ کہوں مجھے کافی مت کرنا۔“..... عمران نے ماسٹر کے لجھ میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور اس نے دونوں ہاتھوں پے ماسٹر کی ناک اور سترہ بند کر دیا۔ تھوڑی مور بعد ماسٹر کے جسم میں حکمت کے تاثرات نمایاں ہوئے شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ بتا لئے اور ایک کرسی گھسیت کر دہ ماسٹر کی کرسی کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ پھر دھوں بعد ماسٹر نے کراہیت ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ صرف کھسکا کر رہا گیا تھا۔

”یہ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ میں سہاں۔ تم۔ تم انسان نہیں ہو۔ تم ہرگز انسان نہیں ہو۔“..... ماسٹر نے ہذیانی انداز میں بچھتے ہوئے کہا۔ اس کا پھرہ منج شدہ نظر آ رہا تھا۔

”ارے۔ ارے۔ کیا میرے سر رینگ نکل آئے ہیں۔“..... عمران

نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم میشین پیش کی گئیوں سے نکلے اور وہ بھی مجھ سے جو اڑتی ہوئی بکھی کو بھی مار سکتا ہے۔“..... ماسٹر نے ہذیانی انداز میں بچھتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارے۔ کہیں دوبارہ ہے ہوش نہ ہو جانا کیونکہ اسے سنگ آرٹ کہا جاتا ہے اور یہ میرے ایک پرانے دور کے انکل سنگ ہی کی لحاظ ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”نہیں۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔“..... تم نے جس انداز میں لپٹ آپ کو بچایا ہے ایسا کوئی انسان کر ہی نہیں سکتا۔ پھر تم نے مجھے مار گرایا۔ مجھے ماسٹر کو جس کے سامنے ایک ساتھ چار چار بلیک بلیک بیٹھ بھی چند لمحے کھڑے نہیں رہ سکتے۔“..... ماسٹر نے اسی طرح حریت زدہ لجھ میں کہا۔

”بلیک اور بلیو بلیٹس کو چھوڑو۔“..... تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ اب جیز کہاں سے گا اور اس کا فون نمبر کیا ہے۔“..... عمران نے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔

”قرص کے دار الحکومت کاشیا میں ایک کلب ہے جس کا نام ناریا کلب ہے۔ یہ قرص کے اعلیٰ طبقے کا پسندیدہ کلب ہے۔ جیز اس کلب کا جزل نیتھر ہے۔“..... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا فون نمبر بتاؤ۔“..... عمران نے کہا تو ماسٹر نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

”اوڑیہ کام تم نے کیا ہو گا“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میرے آدمیوں نے کیا ہے۔ میں خود کچھ نہیں کرتا۔“  
ماسرٹ نے جواب دیا۔

”یہاں تو مشیری جام کرنے والی ریز کا سرکل موجود نہیں ہے  
اس لئے یہاں میرا مشین پیش کام کر سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پیش نکال لیا۔

”م۔ م۔ م۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو۔“..... ماسرٹ نے  
یکفت گھکھیا ہے ہوتے لجھ میں کہا۔

”نہیں۔ تم نے ایک بے گناہ عورت اور بے گناہ معصوم  
ملازموں کو ہلاک کیا ہے اور پھر تمہاری وجہ سے پاکیشیا کا اہم ترین  
فارمولہ اڑایا گیا اس لئے تمہاری سزا موت ہے۔“..... عمران نے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریکر دبادیا۔ تیزراہٹ کی آواز کے ساتھ  
ہی کمرہ ماسرٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ سیدھی دل میں  
اتر جانے والی گویوں نے ماسرٹ کو چیخنے کا موقع بھی دیا اور اس کی  
آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے مشین پیش جیب میں  
ڈالا اور عقیبِ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ھوزی دیر بعد وہ لفت کے  
ذریعے نیچے چک کر ایک راہداری سے ہوتا ہوا کلب کی عقیبی گلی میں  
کھلتے والے دروازے سے باہر نکل گیا اور پھر کچھ دیر بعد وہ کار میں  
سوار دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”کیا جیزاس کلب کا مالک بھی ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”لگتا تو ایسے ہی ہے۔ ایک بار میں نے پوچھا بھی تھا لیکن اس نے  
 بتایا کہ اس کلب کی مالک ماریانا نام کی کوئی عورت ہے جو کسی کے  
سلسلے نہیں آتی۔“..... ماسرٹ نے جواب دیا۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر  
عمران سے بے حد مرعوب ہو چکا تھا اس لئے اب وہ سب کچھ خود ہی  
 بتاتا چلا جا رہا تھا۔

”تفصیل سے بتاؤ کہ کیا ہوا تھا۔“..... عمران نے کہا تو ماسرٹ نے  
واقعی تفصیل بتانا شروع کر دی اور عمران یہ سن کر حیران رہ گیا کہ  
اس جیزے نے یہاں ایک کوئی میں باقاعدہ مشینیں نصب کر رکھی  
تھیں جن کی مدد سے سرداور کے ذہن کو کٹرول کیا گیا اور فارمولہ  
مکنگوا کر کر ان کے ذہن کو واش کر کے انہیں واپس ہبھا دیا گیا۔

”جیزے یہاں سے کب گیا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ اسی روز رات کو چلا گیا تھا جب اس نے فارمولہ حاصل کیا  
تھا۔ البتہ اس کے ساتھی مشیری سمیت دوسرے روز کافرستان چلے  
گئے تھے۔“..... ماسرٹ نے جواب دیا۔

”سرداور کی بہن کے ملازم کہاں غائب ہو گئے ہیں۔“..... عمران  
نے پوچھا۔

”انہیں اور سرداور کی بہن کو ہلاک کر دیا گیا اور ملازموں کی  
لاشیں وہاں سے اٹھوا کر دارالحکومت سے باہر پھینکو دی گئی  
تھیں۔“..... ماسرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر اسے دوبارہ آن کر کے اس نے تیزی سے سے منبر پر میں کرنے شروع کر دیتے۔

”سن لائٹ کلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کاشیا سے جیز بول رہا ہوں۔ ما سڑ سے بات کراو“..... جیز نے کہا۔

”باس ما سڑ کو ان کے سپیشل آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔“  
دوسری طرف سے کہا گیا تو جیز بے اختیار اچھل پڑا۔

”کس نے ہلاک کیا ہے۔“..... جیز نے کہا۔  
”آپ کو تو بتایا جاسکتا ہے کیونکہ آپ بس ما سڑ کے دوست ہیں۔“ ما سڑ کے پاس ایک مقامی غذہ نائیگر آیا تھا۔ اس نے ما سڑ کی

تذلیل کی تو ما سڑ نے اسے ہلاک کرو کر اس کی لاش کلب سے باہر پھیکھو دی۔ اس مقامی غذے کا تعلق یہاں کے ایک خطرناک

امبجنت علی عمران سے تھا اس نے ما سڑ کو اندر شہ تھا کہ یہ علی عمران

ضرور اس نائیگر کا انتقام لینے آئے گا چنانچہ ما سڑ نے سپیشل آفس میں خصوصی انتظارات لئے اور جب علی عمران آیا تو اسے سپیشل

آفس میں بھیج دیا گیا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ علی عمران غالب ہو گیا

ہے اور ما سڑ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کون ہے یہ علی عمران۔“..... جیز نے چونک کہا۔  
”کسی سرکاری ہجنسی سے اس کا تعلق ہے اسی لئے تو ما سڑ کی

جیز لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک تھا اور اس وقت وہ اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ اس کے ملازم نے اسے فون پیش لاء کر دیا۔

”میڈم کی کال ہے جتاب“..... ملازم نے فون پیش جیز کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ تم جاؤ“..... جیز نے فون پیش اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا تو ملازم سر ملاتا ہوا اپس مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد جیز نے فون پیش کا بٹن پر میں کر دیا۔

”لیں۔“..... جیز بول رہا ہوں۔“..... جیز نے کہا۔  
پاکشیا میں ہبھے مشن کا دوسرا حصہ مکمل کرنا ہے۔ مزید تفصیل

فون پر نہیں بنائی جا سکتی اس لئے جلدی آؤ۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیز نے فون آف کیا۔

موت کے باوجود مجبوراً اس سے انتقام لینے کی کوشش نہیں کی گئی  
ورنہ کلب بھی میرا نکوں سے تباہ ہو سکتا ہے ..... دوسری طرف سے  
جواب دیا گیا۔

"تم کون ہو۔ تم نے اپنے بارے میں نہیں بتایا" ..... جیز نے  
کہا۔

"میرا نام جنکب ہے اور میں ماسٹر کا نمبر ہوں - ماسٹر کی موت  
کے بعد میں نے ماسٹر کی جگہ نے لی ہے" ..... اس آدمی نے کہا۔  
اوکے - شکریہ" ..... جیز نے کہا اور فون آف کر کے اس نے

تپانی پر رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ  
گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سیکشن ہیڈ کو اپر کی طرف  
اڑی چلی جا رہی تھی۔ سیکشن ہیڈ کو اڑ پہنچ کر اس نے کار کو مخصوص  
جگہ پر کھرا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ماریا کے آفس کی طرف بڑھتا چلا  
گیا۔ آفس کا دروازہ بند تھا۔ جیز نے دروازے پر دستک دی۔

"کم ان" ..... اندر سے ماریا کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو جیز نے  
دروازے کو دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ ماریا اپنی مخصوص چیز  
پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے ایک فائل پڑی ہوئی تھی۔  
"آؤ بیٹھو جیز" ..... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیز سر برلننا  
ہوا میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کری پر بیٹھ گیا اور پھر اس سے

چہلے ک کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو  
ماریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"لیں" ..... ماریا نے کہا۔

"چیف کی کال ہے" ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے  
ہاتھ بڑھا کر لاڈر کا بثن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے چیف کی بھاری  
آواز سنائی دی۔

"لیں چیف - ماریا بول رہی ہوں" ..... ماریا نے اہتمائی مودبائی  
لمحے میں کہا۔

"جیز نے پاکیشیا میں فارمولہ جس آدمی ماسٹر کے ذریعے حاصل  
کیا تھا وہ ہلاک ہو گیا ہے اس نے جیز کو بتا دیا کہ اب وہاں رابطہ  
کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اہتمائی اشد ضرورت کے لئے وہاں  
ایک کلب وائٹ روز ہے اور اس کی مالکہ میڈم روزی ہے۔ بظہر وہ  
عام ہی اور سیدھی سادی عورت دکھائی دیتی ہے لیکن درحقیقت وہ  
اہتمائی عیار اور تیز عورت ہے دوہو اپنے آپ کو خفیہ رکھ کر وہاں ہر  
قسم کا کام کرتی ہے اور میں نے اسے ہاتھ کر لیا ہے۔ ونڈر برڈ کے نام  
سے اسے بھاری رقم بھی پہنچا دی گئی ہے اس نے اشد ضرورت کے  
تحت ونڈر برڈ کے نام سے اس سے رابطہ کیا جاسکتا ہے" ..... چیف  
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چیف - کیا وہ پاکیشیا ہے" ..... ماریا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایکریمین ہے لیکن طویل عرصے سے پاکیشیا میں سینک  
ہے" ..... چیف نے جواب دیا۔

”کیا وہ اعتماد پر پوری اترے گی۔“ ماریانے پوچھا۔  
”ہاں۔ اس کے بارے میں سب یہی کہتے ہیں کہ وہ اہتمائی  
باعتماد ہے۔ جس کے ساتھ ایک باری ٹھیک ہو جائے پھر اس کے اعتماد  
پر ہمیشہ پورا ارتقی ہے۔“ چیف نے کہا۔

”اوکے چیف۔“ ماریانے کہا تو دوسری طرف سے بھی اوکے  
بکر کر رابطہ ختم کر دیا گیا ہے تو ماریانے رسیور کھ دیا۔  
”تمہارا پھرہ بتا ہے کہ تم کچھ کہنے کے لئے بے تاب ہو رہے  
ہو۔“ ماریانے رسیور کھ کر سامنے بیٹھے ہوئے جیز سے مخاطب  
ہو کر کہا۔

”چیف کہہ رہا تھا کہ پاکیشیا میں ماسٹر بلک ہو گیا ہے حالانکہ  
اسے پاکیشیا کے خطرناک امتحنٹ پلی عمران نے بلک کیا ہے۔“ جیز  
نے کہا تو ماریانے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے پھرے پر حریت کے  
تاثرات ابھر آئے۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا اس بارے میں۔“ ماریا  
نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”جب آپ نے مجھے فون کر کے کہا کہ پاکیشیا میں دوبارہ مشن  
مکمل کرنا ہے تو میں نے پاکیشی ماسٹر کو کال کیا۔ وہاں اس کے نمبر  
ٹو جیکب نے کال رسیو کی اور اس نے بتایا کہ ماسٹر کو بلک کر دیا گیا  
ہے اور اسی نے بتایا کہ ماسٹر کو بلک کرنے والا پاکیشیا کا خطرناک  
امتحنٹ علی عمران ہے کیونکہ ماسٹر نے علی عمران کے ساتھی کو شدید

زنگی کر دیا تھا جس کا انتقام لینے علی عمران وہاں پہنچا تھا۔ گو بقول  
جیکب کے ماسٹر کو ہے سے اندریشہ تھا کہ علی عمران وہاں انتقام لینے  
آنے گا اور اس نے اس کے لئے وہاں خصوصی انتظامات کر رکھے تھے  
لیکن اس کے باوجود علی عمران کی بجائے وہ خود بلک کر دیا گیا۔  
جیز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ اس کا مطلب ہے کہ علی عمران ماسٹر تک بیٹھ گیا تھا۔  
پھر لقیناً اسے تمہارے بارے میں اور تمہارے مہاں کے سیٹ اپ  
کے بارے میں علم ہو گیا ہو گا۔“ ماریانے کہا۔

”مرے بارے میں۔ مگر وہ کیسے۔ ماسٹر تو اہتمائی باعتماد آدمی  
ہے۔ وہ کسی صورت نہیں بتا سکتا۔“ جیز نے کہا۔

”مجھے چیک کرنا پڑے گا۔“ ماریانے کہا اور اس کے ساتھ ہی  
اس نے رسیور انھیا اور تیزی سے نمبر میں کرنے شروع کر دیئے۔  
”راکسی کلب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

”راکسی سے بات کرو۔ ماریا بول رہی ہوں۔“ ماریانے تیز  
لچھ میں کہا۔

”اوکے میڈم۔ ہولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور  
پھر خاموشی چھا گئی۔  
”ہیلو۔ راکسی بول رہی ہوں۔“ چند لمحوں بعد ایک نسوانی  
آواز سنائی دی۔

”کتنی دیر بعد اسے فون کروں“..... ماریا نے پوچھا۔

”وس منٹ بعد اسے فون کر لینا اور بے لکر ہو کر کام کرانا۔ وہ احتیاتی باعثتادی آدی ہے۔“..... راکسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا۔

”آپ کیا معلوم کرنا پاچا ہتھی ہیں میڈم۔“..... جیز نے کہا۔

”میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کیا اس عمران نے ناسٹر کے خلاف کارروائی صرف انتقاماً کی ہے یا اس کے پیچے اس فارمولے کا سلسہ بھی موجود ہے۔“..... ماریا نے کہا۔

”اس سے کیا فرق پتا ہے میڈم۔ اگر یہ عمران ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اس کا بھی خاتمہ کر دیں گے۔“..... جیز نے کہا لیکن ماریا نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر دس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ریس کرنے شروع کر دیئے۔

”میں - رین بو کلب“..... دوسری طرف سے ایک نوانی آواز سنائی دی۔

”میں ماریا بول رہا ہوں قبرص سے۔ سپروائزر وکی سے بات کرائیں“..... ماریا نے کہا۔

”ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ وکی بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن بجھ ایسا تھا جیسے کوئی مننا کر بول رہا ہو۔

”راکسی نے تھہیں میرے بارے میں بریف کیا ہو گا۔ میرا نام

”ماریا بول رہوں راکسی۔ تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ تم پاکیشیا آتی جاتی رہتی ہو اور وہاں تمہارا کوتی بڑا سیت اپ بھی ہے۔“..... ماریا نے کہا۔

”ہاں۔ مشیات کے سلسلے میں ایک سیت اپ ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو۔“..... راکسی نے حریت بھرے لبجے میں کہا۔

”وہاں ایک آدی ہے علی عمران۔ کسی سرکاری ہجنسی سے متعلق ہے۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں۔“..... ماریا نے کہا۔

”مجھے تو معلوم نہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہی ہوں۔ البتہ وہاں پاکیشیا میں ایک آدی ہے جس سے میں کام لیا کرتی ہوں وہ احتیاتی شاطر، فین اور تیز آدمی ہے اور وہی تمہارا کام کر سکتا ہے لیکن اسے معاوضہ دینا پڑے گا۔“..... راکسی نے کہا۔

”کیا کام کرتا ہے۔“..... ماریا نے پوچھا۔

”اس کا نام وکی ہے اور وہ رین بو کلب میں سپروائزر ہے۔“..... راکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اس کا فون نمبر بتاؤ اور اسے میرے بارے میں بریف کر دینا۔ لیکن صرف اتنا کہ میں اس سے کوئی کام لینا چاہتی ہوں جس کا اسے بھاری معاوضہ ادا کیا جائے گا۔“..... ماریا نے کہا۔

”اوکے۔ تم فون نمبر نوٹ کرو۔“..... راکسی نے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا کا کوڈ اور فون نمبر بتا دیا۔

ماریا ہے..... ماریانے کہا۔

"لیں میڈم۔ آپ حکم فرمائیں" ..... دوسری طرف سے اس بار اہتمائی مودبائش لجے میں کہا گیا۔  
"کیا یہ فون محفوظ ہے"..... ماریانے پوچھا۔

"اوہ میڈم۔ ایک اور نمبر نوٹ کریں اور پھر دس منٹ بعد آپ اس نمبر پر بات کر سکتی ہیں" ..... وکی نے کہا اور ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتایا۔

"اوکے"..... ماریانے کہا اور رسیور کھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا پا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔  
"وکی بول رہا ہوں"..... اس بار رابطہ قائم ہوتے ہی براہ راست وکی نے ہی فون انٹھ کیا تھا۔

"ماریا بول رہی ہوں"..... ماریانے کہا۔

"لیں میڈم۔ یہ فون ہر لحاظ سے محفوظ ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا میں کسی سرکاری سمجھنی سے متعلق ایک آدمی علی عمران ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں جانتے ہو"..... ماریانے کہا۔

"لیں میڈم"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔  
"وہ کون ہے اور کس سمجھنی سے اس کا تعلق ہے"..... ماریا نے پوچھا۔

"میڈم۔ وہ فری لانسر ہے اور سنٹل ایشلی جنس کے ڈائریکٹر

جزل کا اکتوتا بیٹا ہے لیکن علیحدہ فلیٹ میں رہتا ہے۔ سپرینٹنڈنٹ اٹھی جنس سپر فیاض کا گھر دوست ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے اور اسے اہتمائی خطرناک انجینئرنگ سمجھا جاتا ہے۔ ظاہر دیکھنے میں وہ بے حد مخصوص ہے لیکن باہمیں مسخروں جیسی کرتا ہے اور اس کی عرکتیں بھی مسخروں جیسی ہیں"..... وکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"سن لائٹ کلب کے ماسٹر کی ہلاکت کا تمہیں علم ہے"..... ماریا نے پوچھا۔

"لیں میڈم۔ اور سننا ہی گیا ہے کہ ماسٹر کو ہلاک بھی اس علی

عمران نے کیا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم اس علی عمران کی نگرانی کر سکتے ہو"..... ماریانے کہا۔

"نگرانی۔ مگر کب تک"..... وکی نے چونک کر پوچھا۔

"صرف دو ہفتے تک"..... ماریانے جواب دیا۔

"نہیں میڈم۔ اتنے طویل وقت تک نگرانی نہیں کی جا سکتی۔ وہ

اہتمائی خطرناک آدمی ہے۔ لا محالہ اتنی طویل نگرانی وہ چیک کر لے

گا اور پھر میں بھی مارا جاؤں گا اور نگرانی کرنے والے بھی۔ البتہ چند

گھنٹوں کی بات اور ہے"..... وکی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں پاکیشیا آرہی ہوں پھر میں تمہیں وہاں کال کروں

گی۔ تمہیں تمہارا منہ ماٹکا معاوضہ ملے گا"..... ماریانے کہا اور

رسیور کھ دیا۔

"میڈم۔ آپ ان گھٹیا لوگوں کو درمیان میں مت ڈالیں۔ اس طرح ہم خود لمحہ جائیں گے۔ ہم اپنے طور پر کام کریں گے اور اس طرح زیادہ محفوظ رہیں گے۔ جیز نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس بارہمارا مشن کیا ہے۔ ماریا نے کہا۔

"یہ میڈم۔ آپ نے کہا تھا کہ پہلے مشن کا دوسرا حصہ ہے۔ مزید تفصیل تو مجھے بتاتی ہی نہیں گئی۔ جیز نے کہا۔

"یہ فائل پڑھ لو۔ ماریا نے اپنے سامنے میز پر رکھی ہوئی فائل انٹھا کر جیز کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جیز نے فائل لی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ پوری فائل پڑھنے کے بعد اس نے فائل بند کر کے واپس میز پر رکھ دی۔

"اب بتاؤ ہمارا یہ مشن کیسے مکمل ہوا گا۔ ماریا نے پوچھا۔

"اس جیز سے ثار کم کے بارے میں معلومات آپ نے حاصل کی ہیں۔ جہاں یہ مرکز بنایا گیا ہے۔ جیز نے کہا۔

"ہاں۔ یہ جیزہ نکمل طور پر پاکیشیانی نیوی اور ایر فورس کے قبضے میں ہے اور وہاں ایر فورس کا ایک بڑا میراٹ ادا ہے۔ جبکہ وہ جگہ جہاں سرا سمنس ریز کا مرکز بنایا گیا ہے اس کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ آری کی تحریک میں ہے اور یہ عمارت چاروں طرف سے ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہے۔ البتہ اس کا نشیاقی تاور کسی اور عکھے ہے جس کا علم کسی کو نہیں۔ رینہمان سے اس تاور

تک پہنچتی ہیں اور پھر وہاں سے فضا میں پھیل جاتی ہیں۔" ماریا نے کہا۔

"میڈم۔ پھر تو یہ مشن اہتمائی آسانی سے مکمل ہو سکتا ہے۔ تمام تر حفاظت اس مرکز کی ہو رہی ہو گی جبکہ ہم آسانی سے اس ناادر کو میراٹ سے اڑا سکتے ہیں اور ناڈر بنانے اور اس پر زیر ایڈ جست کرنے کے اقدامات کرنے میں بھتی بھی یہ لوگ جلدی کریں گے ایک دو ہفتے تو لگ ہی جائیں گے اور اس دوران اسرائیل اور کافرستان پاکیشیا پر آسانی سے آئٹی محدث کر کے اسے تباہ کر سکتے ہیں۔" جیز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس ناادر کو تلاش کیسے کیا جائے۔" ماریا نے کہا تو جیز نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے یہ اہتمائی اہم سوال تھا۔ "اوہ واقعی میڈم۔ یہ سوال اہتمائی اہم ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم وہاں پر کام کرنے والے کسی اہم آدمی کا سراغ لگائیں اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کریں۔ آخر یہ لوگ وہاں سے باہر تو آتے جاتے ہوں گے۔" جیز نے کہا تو ماریا کا پھرہ یقینت سرست سے چمک انٹھا۔

"ویری گذ۔ جیز تم نے واقعی بے حد فہامت سے بھروسہ جواب دیا ہے۔ ویری گذ۔ اب یہ کام پہلے کی طرح تم نے لگانا ہے۔" ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بے قکر ہیں میڈم۔ میں سیکشن سمیت علیحدہ رہوں گا اور

آپ علیحدہ ..... جیز نے کہا۔  
 ”اوکے۔۔۔ تھیک ہے۔۔۔ مگر چہارا بجھ سے اس وقت تک کوئی  
 رابطہ نہیں ہوا گا جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے کیونکہ میں ان  
 عمران کی نگرانی کروں گی۔۔۔ ماریا نے کہا۔  
 ”اوکے میدم۔۔۔ جیز نے کہا تو ماریا نے اشبات میں سر ملا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیر و  
 انترا ماؤنٹ کھدا ہوا اور عمران اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔  
 ”کیا ہوا عمران صاحب۔۔۔ آپ بے حد سخیہ ہیں۔۔۔ سلام دعا  
 کے بعد بلیک زیر و نے تشویش بھرے لجھے میں کہا۔  
 ”بہت بڑا ظلم ہوا ہے پاکیشیا کے ساتھ اور ہم نے خبر رہے۔۔۔  
 عمران نے اہتمائی سخیہ لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے  
 رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبریں کرنے شروع کر دیئے۔۔۔  
 ”دادر بول رہا ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے سرداور کی آواز  
 سنائی دی تو عمران بے اختیار جو نک پڑا کیونکہ سرداور کے لجھے میں  
 بعیب سی طہانیت اور تشكیر ساتھا۔۔۔  
 ”علی عمران بول رہا ہوں۔۔۔ کیا آپ نے معلوم کیا ہے کہ کون سا  
 فارمولہ غائب ہوا ہے۔۔۔ عمران نے اہتمائی سخیہ لجھے میں کہا۔۔۔

”ہاں اور اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے ورنہ میں لپٹنے آپ کو کبھی معاف نہ کرتا۔“ سرداور نے کہا۔

”کیا مطلب؟“..... عمران نے چونک کر کہا تو بلیک ریزو کے ہمراہ پر بھی حریت کے تاثرات ابھر آئے۔

”عمران بیٹھے۔ سرا سمسکس ریز کا اصل فارمولہ غائب نہیں ہوا۔ وہاں سپیشل سیف میں اس کے دو فارمولے تھے۔ ایک تو وہ جس میں ابتدائی تھیوری تھی جبکہ دوسرا وہ جو فائل تھا۔ البتہ ابتدائی فارمولہ غائب ہے اور اس ابتدائی فارمولے سے سرا سمسکس ریز تیار کرنے کے لئے انہیں کم از کم چار پانچ سال لگ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اسے تیار ہی نہ کر سکیں۔ البتہ اگر فائل فارمولہ ان کے ہاتھ لگ جاتا تو وہ اسے چند ہفتوں میں ہی تیار کر سکتے تھے۔ ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ اس ابتدائی فارمولے میں اس جیزے کا ذکر موجود ہے جہاں سے یہ سرا سمسکس ریز پاکیشیا کے گرد پھیلانی گئی ہیں۔“..... سرداور نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ وہ اس مرکز کے خلاف بھی کام کر سکتے ہیں۔“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ کیونکہ جو فارمولہ ان کے ہاتھ لگا ہے اسے تیار کرنے میں انہیں کمی سال لگ سکتے ہیں اس لئے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس مرکز کو تباہ کر کے اس حصہ کو بریک کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ پاکیشیا پر امنی حملہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔“..... سرداور نے

کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ آپ نے اہتمائی اہم بات سوچی ہے۔ کیا اس ابتدائی فارمولے میں اس مرکز کی جو تفصیل ہے موجودہ مرکز وہیں پر ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ پہلے وہاں مرکز بنایا گیا تھا لیکن جب وہاں ابتدائی تجربات کئے گئے تو وہاں سے پاکیشیا کے گرد حصار مکمل نہ ہو سکا اس لئے اس جگہ کو تجدیل کر دیا گیا اور اب یہ مرکز وہاں نثار کم جزیرے پر موجود ہے اور اسے آرمی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اب وہاں آرمی کا درلا نشریاتی رابطہ ستر ہے۔“..... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو اصل مرکز کہاں ہے اور اس کی حفاظت کا انتظام کیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اصل مرکز شمال مغرب میں واقع جزیرے کا شو میں ہے لیکن ان ریزو کا نشریاتی ناوار کا شو میں نہیں ہے بلکہ کا شو کے قریب ایک چھوٹا سا ویران ناپو ہے جہاں کوئی نہیں رہتا اس ناپو پر وہ نشریاتی ناوار ہے۔ لیکن اس ناوار کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ کوئی اسے چیک نہیں کر سکتا۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ وہ ایک اونچے مصنوعی درخت کی شکل میں ہے جو ہر لحاظ سے اصل دکھائی دیتا ہے۔ اس مصنوعی درخت کی شاخوں اور تنے میں ان ریزو کو نظر کرنے کے تمام انتظامات مکمل کئے گئے ہیں۔“..... سرداور نے کہا تو عمران کی آنکھیں

حریت سے پھیلیتی چلی گئیں۔

”واقعی - اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ بہر حال اب آپ اصل فارمولہ اچیف کو بھجوادیں تاکہ اسے حفظ رکھا جائے ورنہ جو لوگ ہمٹے ابتدائی فارمولے اڑے ہیں وہ دوبارہ بھی کوشش کر سکتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس بار ان کے بھرے پر چھانی ہوئی سمجھیگی کی تھہ خاصی کم ہو گئی تھی۔“ عمران صاحب - یہ کیا سلسہ ہے۔“ ٹھیک نیرو نے کہا تو

”اوہ۔“ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ لیکن اب وہ ابتدائی فارمولہ بھی تو واپس حاصل کرنا ہو گا۔“ ٹھیک نیرو نے کہا۔

”ہا۔“ لیکن ابھی تک جو مخلومات سامنے آئیں ہیں ان سے تو ہی پستہ چلتا ہے کہ یہ فارمولہ قرص کی سرکاری بجنسی نے حاصل کیا ہے جبکہ ہمٹے میرا خیال تھا کہ یہ کام کافرستانی بجنسی کا ہو گا۔“ عمران نے کہا۔

”مگر عمران صاحب -“ قرص اس فارمولے کا کیا کرے گا۔“ ٹھیک نیرو نے حریت بھرے لجے میں کہا۔

”یہ کام یقیناً اسرائیل کا ہو گا لیکن ان نے استعمال قرص کو کیا ہے۔“ عمران نے کہا تو ٹھیک نیرو نے اعبات میں سرلا دیا۔

”پھر تو وہ ابتدائی فارمولہ فوراً واپس حاصل کرنا چاہئے۔ اسرا ایلی سائنس دان تو اس پر دن رات کام کر کے اسے جلد از جلد تیار کرنے کی کوشش کریں گے اور اسرا ایل کے پاس اہتمامی باہر سائنس دان موجود ہیں جن کے لئے اس فارمولہ کو خیار کرنا مشکل کام نہیں ہے۔“ ٹھیک نیرو نے کہا۔

”ہا۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن یہ تو معلوم ہو کہ فارمولہ اب کہاں پہنچ چکا ہے۔ تم وہ سرخ ڈائری مجھے دو۔“ عمران نے کہا تو ٹھیک نیرو نے میز کی دراز کھوں کر اس میں سے سرخ جلد والی فحیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف پڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھوئی اور اس کے صفحے پیشئے شروع کر دیئے اور پھر کافی دیر بعد ایک صفحے پر اس کی نظرین جنم گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے پہلے انکو ڈائری سے پاکیشیا سے قرص اور اس کے ساتھ ہی قرص کے دارالحکومت کاشیا کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”مارشل لیم کلب“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مارشل سے بات کرواؤ۔“

”عمران نے اہتمامی سنجیدہ لجے میں کہا۔

”پاکیشیا سے اودہ اچھا۔ ہو ڈکریں۔“ دوسری طرف سے چونک کروز قدرے حریت بھرے لجے میں کہا گیا۔

تھیں ممنہ ماٹگا لے گا۔..... عمران نے کہا۔

انتا تو مجھے معلوم ہے عمران صاحب کہ جیز کا تعلق سرکاری  
جنسی سوزانو سے ہے اور سوزانو کا ایک سیکشن ہے جس کی انچارج  
ماریا ہے اور جیز اس ماریا سیکشن کا نمبر ٹو ہے۔ اس سیکشن کا سارا کام  
جیز ہی کرتا ہے جیکہ ماریا صرف پلانٹ کرتی ہے۔ ولیے ماریا اور  
جیز دونوں بے حد ذینں اور تربیت یافتہ اجنبیت ہیں۔ سوزانو کا یہ  
سیکشن آج تک کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوا۔ لیکن ان کا دائرہ  
کار یورپ اور ایک میا تک رہا ہے۔ پہلی بار آپ بتا رہے ہیں کہ  
انہوں نے پاکیشیا میں کام کیا ہے۔ مارشل نے جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

”یہ سب تو ٹھیک ہے۔ لیکن مجھے اس فارموں کو فوری حاصل کرنا ہے“..... عمران نے کہا۔

”بھیک ہے۔ آپ ایک لاکھ ڈالر بھجوادیں۔ میرا بینیک اکاؤنٹ اور بینیک کے بارے میں تفصیلات نوٹ کر لیں۔ دو گھنٹے بعد آپ تفصیل معلوم کر سکتے ہیں۔“..... مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بینیک کا نام اور بینیک اکاؤنٹ کے بارے میں بتا دیا۔ ”اوکے۔ معاوضہ پخت جائے گالیکن معلومات حتی ہونی چاہئیں۔“ عمران نے کہا۔

”آپ بے کفر نہیں عمران صاحب - میں بمحضتا ہوں“ - دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اُو کے کہہ کر زسپور رکھ دیا۔

”هیلو - مارش بول رہا ہوں“ ..... چند لمحوں بعد ایک مرداز آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی - ذی ایس بی (اکسن) بول رہا ہوں ..... عمران نے اپنے مخصوص لمحے من کیا۔

آپ کی ڈگریوں کی وجہ سے میں نے آپ کو بھاچا لیا ہے ورنہ آپ کا نام تو میرے ذہن سے ہی اتر گیا تھا..... دوسری طرف سے کہا گئنا۔

”وہ اس لئے کہ اس سے پہلے کبھی قمری کی کسی سرکاری بھجنی سے کوئی تعلق ہی پیدا نہیں ہوا۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ شتواب کوئی تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ مگر وہ کیسے۔ قبرص کا پاکیشیا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ..... مارشل نے چونک کر اور حضرت بھرے لجے من کیا۔

”یہی تعلق تو تم نے معلوم کرنا ہے“..... عمران نے کہا۔  
”کیا مطلب۔ تفصیلات کہا ہیں“..... دوسرا طرف سے کہا گلا۔

قبص میں ایک آدمی جس کا نام جیمز ہے اور اس کا تعلق قبرص سے کسی سرکاری عجنسی سے ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وہ قبرص میں ماریا ب کا میخز ہے اور اس آدمی نے پاکیشیا سے ایک اہم فارمولہ وری کیا ہے۔ تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ کام کس سرکاری عجنسی کا ہے اور فارمولہ اس وقت کہاں ہے۔ اس کام کا معاوضہ

”کیا اس کا نیٹ ورک اسرائیل میں بھی ہے۔“ بلیک زرور  
نے کہا۔

”پاں سے اسرائیل میں اس کا خاصاً بلا نیٹ ورک ہے اور یہ  
خصوصی طور پر وہاں لیبارٹریز کے سلسے میں ہی کام کرتا ہے۔ تم  
اسے فوراً رقم بھجوادو۔“ عمران نے کہا تو بلیک زرور نے اشبات  
میں سر ملا دیا۔ وہ گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر زیور اٹھایا اور نہ  
پرس کرنے شروع کر دیئے۔

”مارشل گیم کلب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آوازِ تنائی  
دی۔

”پاکشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔“ مارشل سے بات کراؤ۔

”عمران نے کہا۔“

”یہ سر۔ ہولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ مارشل بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد مارشل کی آواز  
ستائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں پاکشیا سے۔ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں  
بچنگی ہے یا نہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ عمران صاحب۔ رقم بچنگی ہے۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے۔  
ے حد شکریہ۔“ مارشل نے کہا۔

”ہمارا کام کن حد تک مکمل ہوا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ماریا سیکشن نے واقعی پاکشیا میں کام کیا ہے۔“

ماریا اور اس کا پورا سیکشن ایک ہفتہ پاکشیا میں رہا اور فارمولہ انہوں  
نے سوزانو کے چیف و کٹریٹر کو دیا۔ وکٹریٹر نے یہ فارمولہ قبرص  
کے چیف سیکرٹری کو پہنچایا اور چیف سیکرٹری کے آفس سے معلوم  
ہوا ہے کہ یہ فارمولہ اسرائیل کے پریزیدنٹ ہاؤس میں اسرائیل کے  
پریزیدنٹ کو پہنچایا گیا ہے۔ اس کے بعد جو معلومات حاصل ہوئی  
ہیں ان کے مطابق فارمولہ سپیشل ڈیفنیشن سیکورٹی ہاروڈ کے ذریعے  
اسرائیل کی ایک سپیشل لیبارٹری جو تھیونا میں واقع ہے وہاں پہنچایا  
گیا ہے۔ مارشل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ  
ساتھ بلیک زرور کے چہرے پر بھی حریت کے تاثرات ابھر آئے۔

”گلڈ شو مارشل۔“ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ اب اس لیبارٹری کے  
متعلق تفصیل بتاؤ۔“ عمران نے کہا۔

”یہ لیبارٹری انتہائی خفیہ ہے۔ اس بات کا علم بھی اس لئے ہوا  
کہ سپیشل ڈیفنیشن سیکرٹری پریزیدنٹ ہاؤس سے سرکاری میلی کا پڑیر  
بڑا راست تھیونا گئے اور وہاں ملٹری ایپرورٹ پر بھی کاپٹر اتر گیا  
جہاں سے وہ ایک عام سی کار میں بیٹھ کر چلے گئے اور پھر ان کی واپسی  
ادھے گھنٹے بعد ہوئی۔ انہوں نے اسرائیلی پریزیدنٹ کو جو روپورٹ  
دی اس میں صرف اتنا کہا گیا کہ فارمولہ ڈاکٹر کراون کو پہنچا دیا گیا  
ہے۔ یہ سارا کام پونکہ سپیشل ڈیفنیشن سیکرٹری نے اپنے طور پر کیا  
ہے اس لئے مزید معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ البتہ ایک اور  
بات کا علم ہوا ہے۔“ مارشل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک

"وہ کیا..... عمران نے کہا۔

"ماریا سیکشن دوبارہ پاکیشیا میں کام کرنے جا رہا ہے اور وہ کسی بھی وقت یہاں سے روانہ ہو سکتے ہیں..... مارشل نے کہا۔

"کیسا کام..... عمران نے کہا۔

"اس بارے میں بھی معلومات مل سکتی ہیں مگر..... مارشل نے کہا تو عمران بے اختیار سکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ بے فکر ہو اس کام کا معاوضہ بھی تھیں ہے جتنا ہی ملے گا..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ شکریہ عمران صاحب۔ دراصل مجھے یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے بھاری رقم ادا کرنا پڑی ہے۔"..... مارشل نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ مگر تم تفصیل بتاؤ۔"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب تباہ پاکیشیا سے جو فارموں والا حاصل کیا گیا ہے اس پر کام کرنے میں انہیں طویل عرصہ لگ جائے گا اس لئے یہ ملے کیا گیا ہے کہ پاکیشیا میں کسی ریز کا حصہ ہے اس لئے اس کے مرکز کو ٹریس کر کے تباہ کر دیا جائے تاکہ اسرائیل اس سے فائدہ اٹھا سکے اور یہ کام بھی ماریا سیکشن نے مکمل کرنا ہے۔"..... مارشل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جیز کا حلیہ، سکرو قائمت اور اس ماریا کے بارے میں تفصیلات بتاؤ۔"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں۔ بہر حال میں ان کے متعلق تفصیل بتاؤ۔"..... مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ جب یہ لوگ یہاں سے روانہ ہوں تو تم مجھے اطلاع دے سکو۔"..... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ کیونکہ میرے پاس نگرانی کا کوئی نیست اپ نہیں ہے۔ میں صرف معلومات حاصل کرتا ہوں۔"..... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے فکر ہو مزید رقم تھیں پہنچ جائے گی۔"..... عمران نے کہا اور پھر اوکے کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مارشل نے اپناتھی کم وقت میں اہم معلومات فراہم کی ہیں لہذا اسے مزید رقم بھجوادینا۔"..... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سزا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔"..... بلیک زیرو نے عمران سے پوچھا۔

"ہم نے فاز مولا بھی حاصل کرنا ہے اور یہاں اس ماریا سیکشن کے خلاف بھی کام کرنا ہے۔ یہ لوگ یقیناً یہاں سرا سماں ریز کے حصاء کو بریک کرنے کے مشن پر آ رہے ہوں گے۔"..... عمران نے کہا۔

"میرے خیال میں زیادہ اہم کام اس فارموں کی واپسی ہے۔"

بلیک زیرو نے کہا۔

”دونوں کام بہت ضروری ہیں کیونکہ اگر فارمولہ اسرا ایل کے پاس رہا تب بھی پاکیشیا شدید خطرے میں رہے گا اور اگر یہاں سرا سیکٹس ریز کے حصار کو بریک کیا گیا تو اسرا ایل اور کافرستان ایک لمحہ توقف کے بغیر پاکیشیا پر ایسٹنی محلہ کر دیں گے۔“ عمران نے کہا۔

”تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے؟“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ جویا کی سربراہی میں ایک شیم اسرا ایل بھجو دوں اور خود یہاں رہ کر کام کرو۔ لیکن اسرا ایل میں کام کرنا احتیائی مشکل ہے کیونکہ معمولی سی غلطی سے بھی ناقابل تکافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ اگر مجھے اجازت دیں تو میں اکیلا جا کر وہاں مشن پر کام کر لیتا ہوں۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ اکیلے کا کام نہیں کیونکہ اسرا ایل کے صدر کو بھجنی علم ہے کہ پاکیشیا سیکٹ سروس اس فارمولے کے حصوں کے لئے کسی بھی وقت اسرا ایل پہنچ سکتی ہے اس لئے صرف اس لیبارٹری کی احتیائی سخت حفاظت ہو رہی ہوگی بلکہ ہمارے لئے بھی اسرا ایل میں ریڈی الرٹ کر دیا گیا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ آپ کو خود یہاں جانا چاہئے۔ آپ بے فکر رہیں یہاں ہم اس باریا سیکشن کو سنبھال لیں۔“

گے۔ بلیک زیرو نے کہا۔ تو عمران نے اختیار سیکٹ ادا کیا اور پھر اس نے رسیور ایجاد کیا اور تیری پے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ ”جویا بول رہی ہوں۔“..... راطھ قائم ہوتے ہی جویا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو۔“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”یہ بات۔“..... دوسری طرف سے جویا کی موبدانہ آواز سنائی دی۔

”اسرا ایل میں ایک اہم اور فوری مشن درجیش ہے جبکہ قرص کی ایک بھنسی یہاں پاکیشیا میں بھی ایک اہم مشن کے لئے کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران کی سربراہی میں ایک شیم اسرا ایل بھیجی جائے جس میں صالحہ، صدیقی، نعمانی، خاور اور چوبان شامل ہوں گے جبکہ تم یہاں پاکیشیا میں رہ کر سیکٹ سروس کے دیگر ارکان کی سربراہی کرو گی۔“..... عمران نے کہا۔

”اوکے بات۔“..... جویا نے موبدانہ لمحے میں کہا۔

”تم عمران کو اطلاع کر دو۔ عمران کسی بھی وقت ان سے رابطہ کر لے گا۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”آپ نے تو اس بار ساری شیم ہی تبدیل کر دی ہے۔“..... بلیک زیرو نے سکراتے ہوئے کہا۔

”یہاں مشن فارمولے سے زیادہ اہم ہے۔ میرا دل تو چاہتا تھا کہ

”یہ آپ کی ہمراں نی ہے بس کہ آپ ہم پر ایسا اعتماد کرتے ہیں۔ لیکن بس مشن کیا ہے۔“ صدر نے کہا تو عمران بے اختیار سکرا دیا۔

”مشن کے بازے میں عمران تمہیں بریف کرے گا۔“ ..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کھو دیا۔

”آپ نے بتا دینا تھا۔“ ..... بلیک زیرون نے کہا۔

”اگر میں صدر کو بتا دیتا تو جولیا کے دل میں خواہ جواہ کھکٹ پیدا ہو جاتی کہ اسے صدر کے مقابلے میں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔“ ..... عمران نے کہا۔

”آپ واقعی اہتمامی پاریک باتوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔“ - بلیک زیرون نے سکرا تے ہوئے کہا۔

”بھیشت ایکسٹو مجھے ہربات کا خیال رکھنا پڑتا ہے یہ اور بات ہے کہ بھیشت علی عمران مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ میں دوسروں کے جذبات و احساسات کا سرے ہے خیال ہی نہیں رکھتا۔“ ..... عمران نے کہا تو بلیک زیرون بے اختیار ہنس پڑا۔

”بھیشت ایکسٹو تو آپ پر یہ الزام زیادہ سختی سے لگایا جاتا ہے کہ ایکسٹو سرے سے جذبات و احساسات سے ماوازا ہے۔“ ..... بلیک زیرون نے کہا تو عمران نے سکرا تے ہوئے سر ہلا کیا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

”جولیا بول رہی ہوں۔“ ..... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز

چھٹے ہہاں کا مشن مکمل کر لوں پھر اسرائیل جاؤں لیکن یہ لوگ نجاںے کب ہہاں پہنچیں اس لئے مجھے ہی اسرائیل جانا پڑ رہا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”یہ زیادہ ہمتر رہے گا۔“ ..... بلیک زیرون نے کہا۔

”میں جولیا، صدر، کیپن ٹکلیں اور تسویر کو ہہاں اس لئے تو چھڑ رہا ہوں کہ یہ زیادہ آسانی سے معاملات کو سنبھال سکتے ہیں۔“ - عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

”صدر بول رہا ہوں۔“ ..... رابطہ قائم ہوتے ہی صدر کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو۔“ ..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”میں سر۔“ ..... دوسری طرف سے صدر کا ہمچبے حد موبدانہ ہو گیا۔

”جو لیا نے تمہیں نئے مشن کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے۔“ ..... عمران نے کہا۔

”میں سر۔ ابھی ان کا فون آیا تھا۔“ ..... صدر نے جواب دیا۔

”میں نے تم چاروں کو ہہاں رکھنے کا فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ اسرائیل سے زیادہ ایم مشن ہہاں کا ہے اور مجھے تم چاروں پر مکمل اعتماد ہے کہ تم لوگ زیادہ آسانی سے معاملات کو سنبھال لو گے۔“ ..... عمران نے کہا۔

"ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔  
"میں سر"..... جو لیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"تم نے دونوں نیموں کو مشن کے سلسلے میں آگاہ کر دیا ہے یا  
نہیں"..... عمران نے کہا۔

"میں سر آگاہ کر دیا ہے"..... جو لیانے جواب دیا۔

"تم اپنی نیم کو فلیٹ پر کال کر لو میں عمران کو وہاں بیچ رہا  
ہوں تاکہ وہ تمہیں اس اہمیتی اہم مشن کی تفصیلات سے آگاہ کر  
دے۔"..... عمران نے کہا۔

"اور دوسرا نیم کا کیا ہو گا باس"..... جو لیانے کہا۔

"اسے عمران خود ڈیل کرے گا"..... عمران نے کہا اور اس کے  
ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میں لا سیریزی سے ہے یہ تو معلوم کر لوں کہ تھیونا نام کا علاقہ  
اسرائیل کے کس حصے میں ہے کیونکہ یہ نام ہمیں بار سلسلے آیا ہے".....  
عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک نیرو نے  
اشباع میں سر ملا دیا اور عمران تیر تیز قدم اٹھتا ہوا لا سیریزی کی طرف  
برھضا چلا گیا۔

ماریا لپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں بیٹھی ایک فائل پر کام کر رہی  
تھی کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو ماریا نے ہاتھ بٹھا  
کر رسیور اٹھایا۔

"یہ ماریا بول رہی ہوں"..... ماریا نے کہا۔

"ہمزی بول رہا ہوں میڈم"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ  
آواز سنائی دی تو ماریا بے اختیار جو نکل پڑی۔

"یہ کوئی خاص بات"..... ماریا نے قدرے حریت پر بھرے لجھے  
میں کہا۔

"میڈم آپ کے سیکشن کے بارے میں پاکشیا سے معلومات  
حاصل کی گئی ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا بے اختیار  
اچھل پڑی۔ اس کے پھرے پر حریت کے نثارات ابھر آئے تھے۔  
"میرے سیکشن کے بارے میں معلومات کیا مطلب"۔ ماریا

نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”جیز کے بارے میں پوچھا گیا اور پھر آپ کے بارے میں اطلاعات مہیا کی گئی ہیں..... ہمڑی نے کہا۔

”کیا تفصیلات ہیں..... ماریا نے کہا۔

”میڈم آپ کو تو معلوم ہے کہ ہمارا یہ بُنُس ہے..... ہمڑی نے کہا۔

”ہاں مجھے معلوم ہے۔ تم بے فکر ہو۔ تمہارا محاوضہ تمہیں ہنچ جائے گا..... ماریا نے کہا۔

”تحقیق یو میڈم ..... ہمڑی بنے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا سے علی عمران نام کے آدمی کی کال آنے اور اسے مہیا کی جانے والی معلومات کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

”یہ معلومات کس نے مہیا کی ہیں..... ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”سوری میڈم یہ ہمارا بُنُس سیکٹ ہے۔ البتہ آپ جانتی ہیں کہ ہم حتیٰ بات کرتے ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو اس گفتگو کا بیپ بھی آپ کو مہیا کیا جاسکتا ہے..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے بیپ بھجو دو۔ محاوضہ بھی تمہارا آدمی لے جائے گا..... ماریا نے کہا۔

”اوکے میڈم ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمام معاملات اوپن ہو گئے ہیں۔ ویری بیڈ اب تو وہاں پاکیشیا سیکٹ سروس ہمارے مقابلے کے لئے تیار ہو گی۔ ..... ماریا نے کہا اوز اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور یہ بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔ ”جیز بول رہا ہوں ..... دوسری طرف سے جیز کی آواز سنائی دی۔

”میرے آفس میں آؤ جیز فوراً ..... ماریا نے کہا۔

”یہ میڈم ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ماریا نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یہ بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔ ”لیں میڈم ..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ہمڑی کا آدمی ایک بیپ لے کر آہتا ہے اس سے بیپ لے لینا اور اس کا مقرر کردہ محاوضہ اسے ادا کر دینا۔ پھر یہ بیپ اور بیپ ریکارڈر میرے آفس میں بھجوادیتا۔ ..... ماریا نے کہا۔

”یہ میڈم ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ماریا نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جیز اندر داخل ہوا۔

”بیٹھو جیز ..... ماریا نے کہا اور جیز خاموشی سے میز کی دوسری طرف موجود کریں پر بیٹھ گیا۔

”پاکیشیا کے لئے تیاری مکمل کر لی گئی ہے یا نہیں ..... ماریا نے پوچھا۔

"اپس میڈم کانفڑات کے تین سینٹ تیار کرنے لگئے ہیں اور وہاں ایک ریسل اسٹیٹ کے ذریعے دو مختلف کالو نیون میں دو کوٹھیاں بھی لے لی گئی ہیں۔ جہاں کارزوں کے ساتھ ساتھ ضرورت کا قائم سامان موجود ہے"..... جیز نے کہا۔

"اس بھیرے کے بارے میں کیا کیا ہے"..... ماریا نے کہا۔  
"میڈم میرا خیال ہے کہ چیف نے جس مادام روزی کے بارے میں پس دی تھی اس کے ذریعے پہنچ مطلب کے آدمی سے رابطہ کیا جائے"..... جیز نے کہا اور پھر اس سے ہمہلے کہ ماریا کوئی جواب دیتے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کے ایک ہاتھ میں جدید ساخت کا شیپ ریکارڈر موجود تھا۔ اس نے شیپ ریکارڈر ماریا کے سامنے میز پر رکھا اور پھر جیب سے ایک شیپ نکال کر میز پر رکھ دیا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"یہ کیا ہے میڈم"..... جیز نے حریت بھرے لجے میں کہا تو ماریا نے اسے ہمزی سے ہونے والی تمام باتیں پیش کیا۔  
"میرے بارے میں پوچھ گھوئی ہے۔ یہ کسی ہو سکتا ہے۔ میں تو وہاں رابرٹ کے نام سے رہا ہوں"..... جیز نے اہتمامی حریت بھرے لجے میں کہا۔

یہ بات ماسٹر کی وجہ سے سامنے آئی ہے۔ ماسٹر جہیں ذاتی طور پر جانتا تھا۔ اس نے تمہارے اصل نام اور کلب کے بارے میں اس پاکشیانی عمران کو بتا دیا اور اس پاکشیانی نے سہاں کاشیا میں کسی

سے معلومات حاصل کیتیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہمزی کا کاروبار یہی ہے کہ وہ غیر ملکی فون اور ٹرانسیور کالیں نیپ کرتا رہتا ہے اور اہم گفتگو وہ متعلقہ آدمی کو بھاری قیمت پر فروخت کرتا ہے اس نے اس کال کو بھی نیپ کیا اور چونکہ اس میں میرے سینٹ کا ذکر موجود تھا اس لئے اس نے معاوضہ وصول کر کے یہ نیپ مجھے بھجوادیا ہے تم اس نیپ کو ریکارڈر میں لگا کر اسے آن کروتا کہ ہم خود فون پر ہونے والی تمام گفتگو سن سکیں اور اگر تم معلومات دینے والے کی آواز ہبچان سکو تو اور بھی اچھا ہے"..... ماریا نے کہا تو جیز نے اثبات میں سہلاتے ہوئے اٹھ کر ریکارڈر میں نیپ لگایا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ بیڑی سے چلے والے ریکارڈر سے چلے سرسر کی آواز سنائی دی پھر اچانک ایک مرداش آواز ابھری۔

"کیا رپورٹ ہے"..... بولنے والا کا لہجہ بے حد شکفتہ ساتھا اور پھر دوسرا آواز سنائی دی اس کے بعد طویل گفتگو کا سلسہ چلتا رہا۔ ماریا اور جیز دونوں خاموش یتھے رہے جب گفتگو کا سلسہ ختم ہو گیا تو جیز نے ہاتھ بڑھا کر ریکارڈر اف کر دیا۔  
"یہ معلومات ہمیا کرنے والا آدمی کون ہے کیا تم اسے ہبچان سکے ہو"..... ماریا نے کہا۔

"میڈم، ہمزی بے حد کا بیان اور شاطر آدمی ہے اس نے اس نیپ کو باقاعدہ ایڈٹ کیا ہے اور نام وغیرہ نکال دیتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس نے مخصوص آلات کی مدد سے معلومات دیتے والے کی

آواز اور لمحے میں بھی تبدیلی پیدا کر دی ہے تاکہ ہم بہجان کرائیں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکیں۔ کیونکہ اس طرح اس کا بُرنٹ ختم ہو سکتا ہے۔ جیز نے جواب دیا۔

”چلو اسے چھوڑو۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس بیپ کو سننے کے بعد تمہیں اپنا منصوبہ تبدیل کرنا پڑے گا۔“.....ماریا نے کہا۔

”میڈم اسرا ایل میں جو ہوتا رہے گا ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اور اس گفتگو سے یہ بات بہر حال ٹھیک ہو گئی ہے کہ پاکیشیانی امتحنت اب اس فارموں کے حصول کے لئے اسرا ایل کا رخ کریں گے۔ اس لئے اسرا ایلی جانیں اور ان کا کام۔ باقی رہا ہمارا مشن تو ہم نے اس انداز میں مشن کمل۔ نہیں کرنا جس انداز میں دوسرے امتحنے کرتے ہیں، ہم نے تو اطمینان سے ایک آدمی کا سرانگ لگانا ہے جو اس مرکز میں کام کرتا ہے پھر اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کہ ان ریز کا نشریاتی ثاوار کہاں ہے اس کے بعد ہم نے اس شاور کو میڈائل سے اڑا دیا ہے اور بس ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کوئی اور کیا کرے گا۔“ جیز نے کہا۔

”گڈ پلانٹگ جیز۔ تمہاری بات نے واقعی میرے تمام خدشات ختم کر دیے ہیں تم بے فکر ہو کر کام کرو میں تمہارے کام میں مداخلت نہیں کروں گی۔“.....ماریا نے کہا۔

”شکریہ میڈم۔ لیکن اگر آپ ساختہ جانا ضروری بھتی ہیں تو پھر

آپ کا اور میرا رابطہ تو رہنا چاہئے۔“.....جیز نے کہا۔

”نہیں تم خود یہ مشن کامل کرنا۔ جب کہ میں عمران کے خاتمے کا مشن کامل کروں گی میں اس سے دوستی کر کے اس کا خاتمہ کر دوں گی اور مجھے معلوم ہے کہ وہ لازماً مجھ پر شکر کرے گا اور نمیرے بارے میں انکو اسی بھی کراۓ گا۔ اگر جہارا اور میرا رابطہ اس کے سامنے آگیا تو پھر معاملات خراب بھی ہو سکتے ہیں۔“.....ماریا نے کہا۔

”میڈم اس بیپ کو سننے کے بعد میرے خیال کے مطابق عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت اسرا ایل چلا جائے گا اور یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا اگر کوپ وہاں ہمارے ساتھ نکرانے کے لئے موجود ہو گا اس لئے اگر عمران وہاں موجود ہی نہ ہو تو پھر آپ کیا کریں گی۔“.....جیز نے کہا۔

”ادھ ہاں آیسا ہو سکتا ہے لیکن پھر تو ہمیں وہاں پہنچنے سے بچلے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہیں۔“.....ماریا نے کہا۔

”میڈم وہاں جا کر معلومات مل جائیں گی یہاں سے معلومات حاصل کی گئیں تو جس طرح گفتگو کا بیپ ہم تک ہبھا ہے اس طرح پاکیشیا میں عمران کے پاس بھی بخیخ سکتا ہے آپ ہم سے علیحدہ جائیں اور علیحدہ رہیں میرے پاس آپ کی فریکونسی موجود ہے میں ضرورت پڑنے پر آپ سے خود ہی رابطہ کر لوں گا اور اگر آپ کو کوئی ایکرعنی ہوئی تو آپ بھی میری ذاتی فریکونسی پر مجھ سے رابطہ کر سکتی ہیں۔“

جیز نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب یہ طے ہو گیا کہ بہر حال یہ مشن تم نے مکمل کرنا ہے۔ ماریا نے کہا۔

”میں میڈم۔ اب مجھے اجازت گذا بائی۔“ جیز نے کہا اور ان کروہ والیں مذکور ہیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کارپارکنگ پلازا کی کارپارکنگ میں لے جا کر روز کی تو اس کے چہرے پر یہ فتنہ یہ دیکھ کر مسکراہست اہر آئی کہ پارکنگ میں جو لیا کی کار کے ساتھ ساتھ صدر کیپن شکل اور تنویر کی کاریں بھی موجود تھیں اس کا مطلب تھا کہ جو لیا نے ان تینوں کو اپنے فلیٹ پر کال کر لیا ہے گو عمران نے اپنی آمد کے بارے میں جو لیا کو فون نہیں کیا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کیچھ جو نکہ اس نے بطور ایکسٹو اس بار جو لیا صدر کیپن شکل اور تنویر کو اسراہیں اپنے ساتھ لے جانے کی بجائے صالح اور فورسٹارز کو لے جانے کی بات کی ہے اس لئے لا حالہ جو لیا اور اس کے ساتھ بیرون ملک جانے والوں کو لقیناً اس تبدیلی سے تشوش ہوئی ہو گی اور وہ اس لئے جو لیا کے فلیٹ پر اکٹھ ہوئے ہوں گے۔

عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور تھوڑی دیر بعد وہ جولیا کے فیک  
کے دروازے پر موجود تھا۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے کال بیل کا  
بٹن پر لیں کر دیا۔  
”کون ہے؟..... کنک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی جوپا کی آواز  
سنائی دی۔

”کوچہ عشق میں سر کے بل چل کر آنے والے علی عمران ایم ایس  
سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کے سوا بھلا اور کون ہو سکتا ہے؟۔ عمران  
نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کنک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون بند  
ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر صدر موجود تھا۔

”لیے عمران صاحب، ہم آپ کے ہی منتظر تھے۔۔۔۔۔ صدر نے  
ایک طرف ہستے ہوئے اہتمائی سجیدہ لجھ میں کہا۔

”اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔۔۔۔۔ عمران نے اندر داخل  
ہوتے ہی بڑے خشوع و خصوص سے کہا۔

”و علیکم اسلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔۔۔۔۔ صدر نے مسکراتے  
ہوئے کہا اور دروازہ بند کر دیا۔

”تم میرا بہاں کیون انتظار کر رہے ہو سپہاں تو میں اس وقت  
آتا ہوں جب دل بیمار کو کسی کروٹ قرار نہیں آتا۔ جب رات کو  
کروشیں بدل کر میں اپنے آپ کو سلکتے ہوئے کوئلوں پر پکتا ہوا  
یخ کباب محسوس کرنا شروع کر دیتا ہوں جب میرے اندر کی دنیا  
تپٹت ہونے لگتی ہے تو میں سکون کی تلاش میں بہاں آ جاتا ہوں اور

واقعی سپہاں آکر مجھے ایسا سکون ملتا ہے جیسے تپتی ہوئی دھوپ میں  
آدمی کو کسی گھنے درخت کا سایہ میر آجائے۔۔۔۔۔ عمران کی زبان  
روان ہو گئی تھی لیکن ساتھ ساتھ وہ چل بھی رہا تھا۔  
”یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔۔۔ بڑے کمرے میں اس کے پہنچتے ہی  
سلمنے کر سی پر بیٹھی ہوئی جو لیانے قدڑے غصلیے لجھ میں کہا۔

”میں صدر کو عشق کی کوچہ گردی کے راز ہائے پوشیدہ سے آگاہ  
کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ کیونکہ یہ تو ابھی تازہ وارد کوئے عشق ہے جب کہ  
مابدلوں کی تو عمر گزری ہے اس دشت کی سیاہی میں۔۔۔۔۔ عمران  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں یہی بکواس کرنا آتی ہے تمہیں۔۔۔۔۔ جو لیانے منہ بناتے  
ہوئے کہا۔

”چلو شکر کرو کہ کچھ نہ کچھ کرنا آتی ہے۔۔۔۔۔ تغیر کو دیکھو جب  
سرے سے کچھ بھی نہیں آتا۔۔۔۔۔ منہ میں گھنگھیاں ڈالے خاوش بیٹھا  
رہتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔۔۔۔۔  
”میں تمہاری طرح بکواس نہیں کرتا۔۔۔۔۔ تغیر نے منہ بناتے  
ہوئے کہا۔

”میری طرح نہیں کرتے تو اپنی طرح کرتے ہوں گے۔۔۔۔۔ عمران  
نے جواب دیا اور پھر اس بے چہلے کہ مزید کوئی بات ہوئی فون کی  
گھنٹی نجاح اٹھی اور جو لیانے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔۔۔۔۔  
”جو لیا بول رہی ہوں۔۔۔۔۔ جو لیانے کہا۔

نے خود دیا تھا اس لئے میں ہے جسے آپ کے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن  
آپ وہاں سے جا چکر تھے اس لئے مجوزا میں نے جیف کو فون کر کے  
ان سے درخواست کی۔ جو زفت نے مستسلسل بولائے ہوئے کہا۔  
ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں۔ لیکن آئندہ سلیمان کو ہی کہہ  
دیا کرو وہ مجھے تلاش کر لیا کرے۔ جیف کو مت ہمایہ کرو۔ وہ کسی روز  
تاراٹھ ہو گیا تو بھرست تمدن ہو گے اور شد میں اسے عمران نے مسٹ  
بناتے ہوئے کہا۔ جن اپنے ہال اپنے شاد... جن اپنے نہ  
سوری ماس آئندہ ایسا ہو گا... جو زفت نے خیفردہ سے  
لچے میں کہا اور عمران نے اسے کہیں کہ ایک پار بھر کر پڑل دبایا اور  
پھر نمبر ۰۱۱ کرنے شروع کر دیئے۔ اچ لام اچ لام اسی طبق  
مارشل گیم کلبت اپنے راستہ قائم ہوتے ہی ایک نوائی آواز  
سنائی دی۔ اچ لام اچ لام نے بھرپور اپنے بھرپور اچ لام اچ لام  
پا کشیا سے ملی عمران بول رہا ہوں مارشل ہے بات کر دو۔  
عمران نے کہا جکہ باقی ہاتھی خاموش بن جائے ہوئے تھے اسی ایک  
لیسی پرست ہولڈ کر دی۔ وہی وہی طرف نے کہا گیا۔ اسی  
ہیلو مارشل بول اڑا ہوئے اسی پر جلد ہوں بعد مارشل کی آواز  
سنائی دی۔ اچ لام اچ لام اچ لام اچ لام اچ لام اچ لام  
بھرپور علی عمران بول رہا ہوں پا کشیا سے۔ اچ لام اچ لام اچ لام  
لوہ عمران پر صاحب آپ کو ایک ابھتائی اہم اطلاع دینی تھی۔  
لیکن اس کو کوئی فون نمبر میرتھے پا سی شر تھا میں اسے پرانی ڈائیریاں

آپ سے مhydrat بھی کر لوں اگر آپ کہیں تو جو محاوضہ میں نے  
وصول کیا ہے وہ بھی میں واپس بھجوانے کے لئے تیار ہوں کیونکہ یہ  
غلطی میری تھی..... مارشل نے کہا تو عمران کے بوس پر مسکراہٹ  
پھیل گئی۔

"ارے نہیں۔ اس میں چہارا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ تم نے  
تو مجھے اطلاع دینے کے لئے جس قدر ٹنگ و دوکی ہے اس کے لئے میں  
چہارا شکر گزار ہوں لیکن کیا یہ فونک ہجھنی بند نہیں، وہ سکتی۔  
عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اس کا یہ بنس ہے جس طرح میرا بنس ہے۔  
ویسے اس آدمی میں یہ خوبی ہے کہ وہ مقامی آدمی کا نام بھی فونک  
گفتگو میں سے نکال دیتا ہے اور ایسی تبدیلی کر دیتا ہے کہ بولنے  
والے کا الجہہ اور آواز کی شاخت بدال جاتی ہے اس لئے ماریا سیکشن کو  
یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس گفتگو میں ایک آواز میری تھی۔ چونکہ  
میرے آدمی نے پہلے ہی اس سلسلے میں کام کیا ہوا ہے اس لئے جب  
یہ ٹیپ اس کے ہاتھ لگا تو وہ ساری بات سمجھ گیا اور اس نے مجھے فون  
کر کے تفصیل بتا دی۔..... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس سلسلے میں مزید کام کر سکتے ہو تو اتنا معلوم کرو کہ  
ماریا سیکشن کب پاکیشی آ رہا ہے۔..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ماریا سیکشن نے کل سچ آٹھ سچ کی فلاٹ سے  
پاکیشی کے لئے سیسیں بک کر دیئی ہیں۔..... مارشل نے کہا تو

تلائش کیں تو ایک ڈائری میں راتاہاوس کا نمبر تھا تو بجوارہ میں نے  
اس نمبر پر فون کیا۔..... مارشل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔  
"تمہارا شکر یہ مارشل کہ تم نے میرے لئے اتنی مشقت کی۔  
مسئلہ کیا ہے۔..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ کی اور میری گفتگو کا ٹیپ ماریا سیکشن کو  
موصول ہو چکا ہے اور ہمارے درمیان ہونے والی تمام گفتگو انہوں  
نے سن لی ہے۔..... مارشل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔  
"یہ کیسے ممکن ہوا۔..... عمران نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"عمران صاحب یہاں ایک فون ٹریننگ ہجھنی ہے جس کا  
چیف ایک آدمی، ہنزی ہے وہ تمام فون گفتگو اور ٹرانسیسیٹر گفتگو کیج کر  
سکتے ہیں اور پھر ضروری باتیں ٹیپ کر کے ہنزی متعلقہ افراد کو  
فروخت کرتا ہے اس ہجھنی سے پہنچ کے لئے سب نے یہاں ایسے  
فون سیٹ رکھے ہوئے ہیں جن پر ہونے والی گفتگو بھی نہیں آسکتی۔

میرا فون بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اس فونک  
ہجھنی نے ایسے فون کے لئے ایک خصوصی آلہ ایک یہاں سے ملگوا کر  
نصب کیا ہے جس کا علم مجھے نہیں تھا اس طرح ہماری گفتگو ٹیپ، بوجی  
چونکہ اس میں ماریا سیکشن اور جیز کے نام موجود تھے اس لئے  
ہنزی نے یہ ٹیپ ماریا کو بھاری قیمت پر فروخت کر دیا۔ ماریا سیکشن  
میں بھی میرا ایک آدمی موجود ہے اس نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تو میں  
بے حد پریشان ہوا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ آپ کو یہ بات بتا دوں اور

پاکیشیائی سائنسیں دافون کی لجاؤ رہتے اور پسی کو۔ ان ریزے بارے میں علم نہیں تھا اور نہ کسی کے پاس ایسی کوئی قوت تھا، لیکن اپنے بنانے کے طرز ابرائیں کو اس لئے بارے میں علم ہو گیا اس لئے خود سامنے آجئے کی جاتے قبضت کی ایک سرکاری آجمنشی، وزارت کو آگے کر دیا اور حقیقت یہ کہ نواز انوبکے ماریا سیکشن میں واقعیت یہ خوبصورت اور فکار امداد از بین یہ بخش مکمل کیا گی۔ کہا مرید اول چاہتا ہے کہ اس ماریا سیکشن کے ہمیز کے ہاتھ پر ہم لوں نے کہا تو اسی عرصہ اس کے مقابلہ میں ایک ایسا ملک ہے جو اس کا تقدیر کرنے کی بخش مکمل کیا ہے انہوں نے اس صورت میں کہا اس کا مالک نہیں پڑیں میں فریز کا فائز نوازا چاہتے تھا لیکن انہیں تو کیا کیا کیا کو بھی معلوم نہیں تھا کہ فارمولہ کیا ہے اور کتنی اک تحریک میں اسے چھانپے اس تحریک ایک خیرت انگریز کھیل کھیلا۔ فخر اسلام اس کا ایک دور کا رشتہ ڈار ہے جس کا نام یونیورسٹی شدید رغبی تھے اس عبدالرشید زخمی کو انہوں نے پکڑ لیا اور پھر اس زخمی کو ایسا ڈکٹا گفت و نئے دیا جو اس شفافت ہے اسے نجس چیز اس کا ڈیا جائے وہ اسی رنگ کا ہو جاتا ہے اس عبدالرشید زخمی کو انہوں نے بتایا کہ پاکیشیا کے خلاف ابتدائی گھری سازی ہو رہی ہے اس سازش میں پاکیشیا کو بچانا چاہتے اور جو نکہ وہ سلطان کا رشتہ دیا ہے اور سلطان پاکیشیا سیکرت سروس کے انتظامی سربراہ ہیں اسی نے انہوں نے عبدالرشید زخمی کو اس حد تک دیا جس کی طرف پر خوفزدہ کر دیا کہ وہ ابتدائی حب الوطنی کی بنابری

عمران ایک بزار پھر اچھلی پڑا۔ پہ آئیں ہاتھ تھے کہ  
یہ مذکورہ اگر دھمیرت نہیں کیا تھا۔ اسی مذکورہ میں مبلغوم ہے تو پھر تھے والوں  
کے بزار کے میں بھی علم ہو گا۔ قرآن لے گئے ہیں۔ لے لیں ہے  
”جی ہاں مگر“ سارشل نے کہا اور پھر وہ بات کرتے کرتے ترکیب  
تھے تم ہے فکر رہو۔ تھمین جنمہارا محاوہ ضمیل اجائے کا۔ عمران  
نے اس کا مطلب ابھتے ہوئے کہا۔ میں مذکور کیجیے۔  
تو اپنے مجھ پر دو گھنٹے بعد فون کر دیں۔ دایر پورٹ اے۔ تفصیل  
حاصل کر کے آپ کو بتا دوں گا۔ سارشل نے کہا اور عمران نے  
اوکے کہہ کر رسوئور رکھ دیا۔ جس نے دیکھ لائے کہ اسے کیا  
بے پیدا سب کیا ہو گا۔ ہے یہ لا کوئں سنا کیں ایسے۔ جو لیا نے کہا تھا  
خدا کیشی کی تسلیمی اور اسی ملک کے مکروہوں افراد کی زندگیان  
داؤ پر انکھی جا رہی ہیں۔ حرمہ رعنے سے سمجھیہ تجھے ایں، کہا تو اسکے  
کے پھر وہ پر خجیز کی پھیلتی تھی اگر کی تھی۔ اسی تھی دل داری۔  
بے عمران، لٹا جبا پیلے تفصیل بیان دیں۔ ۱۱۷۔ مصادر نے امنت  
بھرتے تجھے میں کیا۔ ایسا ہے۔ مسندی میں۔ وہ مذکورہ کا کہا  
”میں بیہان تفصیل بیان کئے تو اپنا تھا یہ تو اچھا ہوا کہ تم سب بیہان  
چھکے سے آجوجود ہو تو تجھے فون کر کے تم تیوب کو بھی بتانا پوتا۔  
بہ حال مختصر بات یہ ہے کہ ایک خصوصی اریزی ہے سر اپنے مکن ریز کیا  
جاتا ہے کا ایک خفیہ خدا پا کیشی کے گرد قائم کیا گیا ہے جسے کوئی  
بھی اپنی سیڑیاں کی صورت میں کراس نہیں کر سکتا یہ ریز خلاصہ

سرسلطان کو کال کرنے پر مجبور ہو گیا۔ سرسلطان نے جب گہری سازش کی بات سنی اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ عبد الرشید زخمی کو اگر انہوں نے ملاقات کا وقت دے دیا تو پھر اس سے جان چھڑانی مشکل ہو جائے گی اس لئے اپنی مصروفیات کی وجہ سے سرسلطان نے عبد الرشید زخمی کو میرافون نمبر۔ میرا نام اور فلیٹ کا پتہ بنا کر مجھ سے ملنے کے لئے کہا۔ عبد الرشید زخمی میرے فلیٹ پر آگیا۔ جیز نے اسے وہ ڈکٹا فون دے دیا تھا وہ اس نے صوفے پر لیگا دیا وہ چونکہ نظر ہی نہ آسکتا تھا اور پھر عبد الرشید زخمی اس قدر سادہ لوح دکھانی دیتا تھا کہ اس سے یہ توقع ہی نہ کی جاسکتی تھی۔ اس عبد الرشید زخمی نے سرا سمکس ریز کے حصار اور اس کے خلاف ہونے والی گہری سازش کے بارے میں بھی بتا دیا۔ ظاہر ہے میں نے اسے اس کی خام خیالی سمجھا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے اپنے طور پر سرسلطان کو فون کیا تو سرسلطان نے بتایا کہ عبد الرشید زخمی ان کا دور کا رشتہ دار ہے اور چونکہ ان کے پاس ضروری میٹنگ کی وجہ سے وقت نہیں تھا اس لئے انہوں نے اسے میرے پاس بھجوایا تھا۔ میں نے مذاق کی نیت سے سردار کو فون کیا اور سرا سمکس ریز کی بات کی تو ہمیں بار میں چونک کر اچھل ہی پڑا کہ واقعی سرا سمکس ریز کا حصار پاکیشیا کے گرد موجود ہے اور سردار نے بتایا کہ اس کا فارمولان کی تحویل میں ہے اور اسے اہتمانی ناب سیکرٹ رکھا گیا ہے۔ اس وقت مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ گفتگو سپر ڈکٹا فون سے ہو عبد الرشید زخمی سہماں

میرے فلیٹ پر چھوڑ گیا تھا جیز بھی سن رہا ہے۔ اس گیم سے جیز کو یہ معلوم ہو گیا کہ فارمولہ سردار کی تحویل میں ہے۔ اب انہوں نے اس ڈرائے کا دوسرا سین کھیلا۔ سردار کی محدود ہیں نو ای قبیلے میں اپنے ملازموں کے ساتھی رہتی ہے۔ جیز اور اس کے ساتھیوں نے سردار کی ہیں کا گلگاڈ بارکر اسے ہلاک کر دیا اور اس کے ایک ملازم سے سردار کو فون کر کے ان کی ہیں کی وفات کی اطلاع دی۔ سردار اور اچانک اطلاع ملنے پر فوراً اپنی ہیں کی براہ راست گاہ پہنچے۔ جہاں جیز اور اس کے ساتھی ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ سردار کو کار سیست اغاوا کر لیا گیا اور پھر اپتے کسی پوست پر لے جا کر ان کے ذہن کو مشینوں سے کٹرول کیا اور اس کٹرول کے تحت سردار اور واپس لیبارٹری گئے اور فارمولہ اپنے کروالیں آگئے اور یہ فارمولہ جیز کو مل گیا۔ جیز نے یہ فارمولہ حاصل کرنے کے بعد سردار کو ہلاک نہیں کیا بلکہ ان کے ذہن کو واش کر دیا اور انہیں ان کی ہیں کی کوئی میں چھوڑ دیا گیا۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جو لیا اور اس کے ساتھیوں کے چھروں پر حریت اور دلپی کے ایسے تاثرات تھے جیسے وہ چھوٹے چھوٹے ہوں اور اپنے کسی بڑے سے بیٹھے اہتمانی دلپی کہانی سن رہے ہوں۔

”عمران صاحب یہ ساری تفصیل کیسے معلوم ہوئی آپ کو۔“  
صفدر نے اہتمانی حریت بھرے لجھے میں کہا۔  
”ہمیں عبد الرشید زخمی کو ٹریس کیا گیا۔ اس نے جو کچھ بتایا اس

کو ہلاک کر دیا اور پھر قرض میں نہیں مارشل یعنی معلومات حاصل تکیں تو  
مارشل نے بتایا کہ یہ کام سورا نامی سرکاری سمجھنی کے ماریا سیشن  
کا ہے۔ پھر اس نے یہ بتایا کہ وہ دوبارہ پاکیشی میں کام کرنے کا  
پروگرام بنا رہے ہیں اریکوئڈ نہیں ایک بھروسے نامہ کم میں نہ راستہ  
ریز کام کر کر ہے اور وہ اسے بتاہ کرنا چاہتے ہیں جس سے فائدہ اٹھا کر  
اسرا میں یا کافرستان پاکیشی پر اسلامی سب سے ابتدی مدد مکر لیجئے ہیں۔ اس  
چونکہ دو مشن اسلامی آنکے ہیں لہاک تواں فارمولے کو واپس لے  
کر آتا ہے جو اسرا میں بخچا ہے اور دوسرا نہیں سورا نو کے نامی  
سیشن اسے بھی ممکن نہیں اس سے بخیف نے سیکرٹ سروس کے انتہائی  
ذمہ دار ہیں اور فغان گروپ کو نہیں ماریا سیشن کے خلاف کام  
کرنے کا حکم دے دیا ہے اور مجھ سے کاہل اور کام چور گروپ کو حکم  
دیا ہے کہ وہ اسرا میں لجا کر دو فارمولہ واپس لے آئیں۔ عمران  
نے کہا تو سب نے اختیار مسکرا دیئے۔ اس پر کہ نہیں یہاں پر بڑے  
تمہیں یہ جرأت کیے ہوئی کہ تم سیکرٹ سروس کے ممبران کی  
توہین کر دے تم ہمارے درمیان رفت پڑیا کہ نہ چاہتے ہوئے جو یا  
نے آنھیں نہ لائے ہوئے کہا۔ اس پر کہ نہیں ہے کہ  
اُر لے لے اور نے ماریں تو تمہاری تعزیف کر رہا ہوں۔ بخیف نے  
آخر کچھ شوچ کر ہیں جو نہیں مہماں کے لئے منتخب کیا ہو کا حال انکے میں ہے  
بخیف اسی بڑی مستحقی کو مجھے نہیں مہماں رہنے دیا جاتے مگر اس نے میری  
ایک دستی بندی۔ عمران نے امنہ بنا تھے ہوئے کہا تھا۔ یہ پاہنچ دیا

سے ایک آدمی لاگو نہیں بنے آیا۔ لا کیوں کو بکرا گیا تو اس نے نامہ کی  
نشاندہ ہی، کی بچا نچہ ماسٹر سے معلومات حاصل کرنے لئے ذلیل ہاں  
کو بھجوایا اور میں بزردار نے کہ پاہن گیا ان اکی بہن کی تعزیت کرنے تو  
وہاں کردا ہوا تھے مجھے دیتا یا کہ آن کی بہن کو گردوان توڑ کر ہلاک کیا  
گیا ہے اور یا نہیں ان کی کاربیں جب الہ نہیں آئے تو انہیں جسے ہوش  
کر دیا گیا تھا پھر جذب لہیش ہوش آیا تو وہ اپنی بہن کے گھر کے اندر  
اپنی کاربیں اپھر اور بخوبی شیڈیز خی لے سے ان وکاروں کا علم ہو چکا تھا  
اور اسے چیک کر لیا گیا تھا اسی سے میں اسے سڑا اور لاہا کڑا جا کر  
اس فارم مولے کو بھیک کر دیں ماریگر کی طرف سے ایکوں جواب ملی  
رہا تھا اس ملے میں اس کے لیے چھپے نامہ میں لائے کہ گیا تو وہاں سے  
پتھر چلا کر ماریگر کو گولیاں لار کر اسی طرف نے ملاکہ کر کے پھینکا  
دیا گیا ہے اور پولیس اسے میں ہسپاں اسے سکنی ہے تو میں وہاں گیا یا  
ماریگر زندہ تو تھا لیکن اس اسی حالت میں عرب غرب تھی لہ جانچی میں  
نے بخیف سے بتاتی کی اور بخیف کی بہادیت پر میں باختہ سیپیلی  
ہسپاں کے ڈاکٹر صدیقی کو کال کر کے ماریگر کا علاج کرنے کا حکم دیا  
اور پھر ماریگر کو وہاں سے سیپیلی ہسپاں لے جایا گی۔ وہاں جب اس  
اس کی حالت سنبھل گئی تو میں نے بزردار سے معلوم نہ کیا تو پھر پڑھا  
کہ سڑا اسکیں ریز کا فارمولہ غائب ہے۔ میں دوبارہ سن لائیں کہب کیا  
اور پھر ماسٹر سے معلوم ہوا کہ بیٹے شارٹی کاروانی جیزی کی لائیت اور جیزین  
قریں اکی ایک سرکاری سمجھنی میں کام کرتا ہے بجن پر میں نے نامہ

”تم۔ تم سہماں کیوں رکنا چاہئے تھے۔“ لیکن جو یا نے  
قدرے جذباتی لمحے میں کہا تو صدر اور کیپشن علیل کے پھروں پر  
مسکراہٹ رکھنے لگ گئی۔

”کمال ہے۔ بتایا تو ہے کہ ماریا سیکشن سہماں آرہا ہے اور سننا ہے  
کہ ماریا بے حد حسین اور خوبصورت لڑکی ہے۔“..... عمران نے  
جواب دیا تو جو یا نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

”تم۔ تم۔“ جو یا نے کچھ کہتا چالا لیکن پھر اس نے فقرہ  
نامکمل چھوڑ دیا اور ہونٹ پھٹ کر خاموش ہو گئی۔

”عمران صاحب۔“ اب مارشل نے آپ سے فون پر جو بات کی ہے  
اس پر کے بعد تو سہماں ان کا خاتمہ اہمی آسانی سے کیا جا سکتا  
ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”پیر طیکہ مارشل کی میرے ساتھ ہونے والی گفتگو کا میپ ایک  
بار پھر ماریا سیکشن کے پاس نہ پہنچ گیا تو۔“..... عمران نے کہا تو سب  
بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔“ آپ کے آنے سے جہلے ہم اس بات پر بے حد  
پریشان تھے کہ چیف نے اسرائیل جیسے اہم مشن پر ہمارا انتخاب نہ  
کر کے کہیں ہمارے ساتھ کسی ناراضگی کا اظہار تو نہیں کیا۔ لیکن  
اب جو تفصیل آپ نے بتائی ہے اس کے مطابق چیف کا انتخاب  
درست ہے۔ سہماں کے معاملات اہمیتی سنجیدہ حیثیت کے حامل  
ہیں۔ لیکن آپ یہ بتائیں کہ جب فارمولہ اسرائیل کو مل چکا ہے تو

اے فوری طور پر اس مرکز کو تباہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔“ صدر  
نے کہا۔

”اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کی پاکیشیا پر خصوصی نظر کرم ہے۔  
سر اسکس ریز کے دو فارموں لے موجود تھے۔ ایک ابتدائی فارمولہ تھا اور  
دوسرہ افائل اور آخری اور سرد اور بے خیالی میں ابتدائی فارمولہ اٹھا کر  
لے گئے۔ اس فارمولے سے سر اسکس تیار کی جا سکتی ہیں اور ان کا  
توڑ بھی نکلا جا سکتا ہے لیکن اس میں چار پانچ سال لگ جائیں گے  
اس لئے اسرائیل نے سوچا ہو گا کہ پاکیشیا کی تباہی کے لئے اتنا انتظام  
کرنے کی کیا ضرورت ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو سب نے  
بے اختیار طویل سانس لیا۔

”کیا اس مارشل کو محاوضہ تم خود دو گے۔“..... تنور نے کہا تو  
عمران سمیت سب پونک پڑے۔

”میں محاوضہ دوں گا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ مجھ سے آغا سلیمان  
پاشا کی تجوہ نہیں دی جا سکتی اور لاکھوں ڈالر محاوضہ میں دوں گا۔  
یہ سارا کام تمہارا چیف کرتا ہے۔ وہی محاوضہ دیتا ہے۔“..... عمران  
نے کہا۔

”لیکن مارشل کی بات تو تمہارے ساتھ ہوئی ہے اور تم نے  
چیف سے پوچھے بغیر حایی بھر لی ہے۔“..... تنور نے کہا۔  
”اب اتنا اعتماد تو چیف مجھ پر کر لیتا ہے کہ میں مارشل سے  
کیشیں وصول نہیں کروں گا۔“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار

مطلب یہ کہ چیف نے بات کوں کر لئے گا جس میں عمران اپنے  
منہ بناتے ہوئے کہیا۔ مدت دو تین ماہ استبل کسی شکار لے گے۔  
آپ کریں گے اور کون کرے گا۔ صیفیر نے بھی تو عمران  
نے ہاتھ بڑھا کر رستور اٹھایا اور تیری سے بھرپور اسیں پاک کرنے پڑوں گے۔  
بیسے۔ اگر میں اس نے لاڈوڑ کا بن بھی پرس کر دیا تو میں اپنے شکار کو  
اسکسٹھو۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص اواز سنائی دی۔

علی عمران ایم ایس سی۔ ذی لیکس ہی (اکسٹن) بول رہا ہوں۔  
ارشل کے بارے میں روپورٹ دینی ہے آپ ہم کو... عیران نے  
ہے۔ بے لیا ہدف نہ کریں، دوسری طرف تھے کہا گیا تو عمران نے  
کیا روپورٹ ہے۔ دوسری طرف تھا کہا گیا تو عمران نے  
ارشل نے ہوتے وہی بات چیت دوہرا دی سی، تھا کہ ملی یہ  
ٹھیک ہے۔ مجاہد ہے اپنے ریخ جائے گا۔ جو تفصیلات اس سے  
ملیں ان کی مدد سے حائز گروپ کا خاتمہ کرا دیا۔ اور دوسری طرف  
سے کہا گیا تھا کہ اس کا آج ہے۔ پسیاں اپنے اچھے رہے  
ان کا خاتمہ کرنے سے سورا کی وجہ سی تو ختم نہیں ہو جائے  
کی وجہ۔ اس کی جگہ دوسرے گروپ آجائے گا۔ اسے عمران نے منہ  
ہنا تے ہوئے کہا۔

تو ہم انہیں دھیل دیتا چاہتے ہو۔ کیون ”چھپی“ اسے سرو  
نگہ میں لے لائیں۔ چھپی بے ایکھیں شد۔ ”ریل لائسنس“  
لئکر اور کم ایک چھیک تو مل جائے گا۔ کچھ تو آغا سلیمان پاشا کی

عمران پرستی کے تھے۔ یا اپنے بھائیوں میں ایک بھائی تھا۔  
عمران صاحب کیا اپنا نہیں ہو سکتا کہ سہاں ماریاں یا کیاں کا  
نیات تھے کہ جنے کے بعد آپ چیف پسی کہا کہ اتنا کردیں کہ وہ مجھے بھی  
آپ کے ساتھ ابرا ایل بھجوادتے۔ صدر نے کہا یہ  
کروں۔ کیا اپرا اسلامی لڑکیاں صاحب ہے زیادہ خوبصورت ہیں۔  
عمران نے کہا۔  
لے کر بوس کر رہا تھا۔ دل کے دل کے دل کے دل  
مکار کھانے والے بھائیوں میں کیا۔  
عمران صاحب مذاق کر رہے ہیں۔ دراصل بیات رہنے کے  
اسرا ایل میں کام کرنے کا صحیح معنوں میں لطف آتا ہے۔ پس صدر  
ہونے کما۔  
لیکن چیف نے لفڑا صدمہ ادا کر کر لے گئے۔

ن بیے دی ہو گی اب اگر انہیں یوک دیا گی تو پھر جو یا کو کہنا پڑے  
گا کہ یہ سکرٹ ہر دس میں رفت پہنچا کر برا ہے یہ کہا عمران نے  
نہیں بتاتے ہوئے کہا ”میں نے یہ تو نہیں کہا عمران صاحب کہ انہیں یوک دیا  
چاہے کیا اور یہ تم میں پر نہیں جا سکتی“ صدر نے کہا  
لیکن تھی کے لئے میں گھنٹی کون باندھے گا پھر عمران نے  
کہا ”لشکر نے تباہ کیا“ صدر نے اپنے انتساب  
لیست اکیا مطلب چونکہ چونکہ کہا

اشک شوئی، ہو جائے گی۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا  
”بھلے مارشل سے بات کرو پھر بات ہو گی۔..... دوسری طرف  
سے سرد لبجے میں ہما گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کو  
دیا۔ پھر کافی وقت اسی طرح باتوں میں گزر گیا تو عمران نے ایک بار  
پھر مارشل کو کال کیا۔

”ئیں۔..... مارشل بول رہا ہوں۔ دوسری جانب سے براہ  
راست مارشل کی آواز سنائی دی۔

”کیا پورٹ ہے مارشل۔..... عمران نے کہا۔

”مزید محاوِضہ میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو گیا ہے۔ مجھے ابھی  
اس کی اطلاع ملی ہے لیکن آئی ایم سوری عمران صاحب۔ آپ اپنا  
بینک اکاؤنٹ بتا دیں تاکہ میں یہ رقم واپس بھجوں گے۔ ماریا سیکشن کو بھی یہ اطلاعات مل چکی ہیں اس لئے انہوں نے کل کی  
فلائٹ سے اپنی بک کرائی ہوئی سیسیں کینسل کرا دی ہیں اور وہ  
فوری طور پر ایک چارڑی طیارے سے تارکی چلے گئے ہیں۔۔۔ مارشل  
نے کہا۔

”تو کیا ہوا مارشل۔ تم یہ بتا دو کہ وہ کتنے افراد ہیں۔..... عمران  
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایک عورت ماریا اور پانچ مرد ہیں جن میں ایک جیز اور چار  
اس کے ساتھی ہیں۔..... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ماریا کا حلیہ اور قذوقامت کی تفصیل بتاؤ۔..... عمران نے کہا تو

دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

”اوکے۔۔۔ صحیک ہے۔۔۔ محاوِضہ واپس بھجوانے کی ضرورت نہیں  
ہے۔۔۔ شکریہ۔۔۔ عمران نے کہا اور کریٹل دبا کر تیزی سے نمبر  
پریس کرنے شروع کر دیتے۔۔۔

”ایکسٹو۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایں سی۔۔۔ ڈی ایں سی (آکسن) بول رہا ہوں  
جتاب۔۔۔ میری ابھی قبرص میں مارشل سے فون پر بات ہوتی ہے۔۔۔

اس نے بتایا ہے کہ سوزانو کے ماریا سیکشن نے اپنی فلاٹ  
ریزرویشن کینسل کرا دی ہے اور وہ چارڑی طیارے سے تارکی چلے  
گئے ہیں اور اب ظاہر ہے وہ تارکی سے پاکیشا آتیں گے۔۔۔ آپ تارکی  
میں لپنے فارمن انتہت کو۔۔۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے  
کہا۔۔۔

”یہ تمہیں لاست وارنگ ہے کہ مجھے مشورہ دینے کی کوشش  
کیا کرو۔۔۔ صرف روپورٹ دیا کرو۔۔۔ دوسری طرف سے اہمیتی سرد  
لنجے میں عمران کی بات کا سنت ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ  
ختم ہو گیا تو عمران نے براہ امامہ بناتے ہوئے رسیور کو دیا۔۔۔

”بھلے کا تو زبانہ ہی نہیں رہا۔۔۔ مشورہ مفت دے رہا ہوں۔۔۔ پھر  
بھی نہیں لیتے۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

”چیف کو مشورہ دینے کا تمہیں کس نے کہا تھا۔۔۔ تم ہر ایک پر  
اپنی برتری جتنا کی کوشش کرتے رہتے ہو۔۔۔ تنویر نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

”جس دن میں نے چھپ کو مشورے دینے بند کر دیئے تو چھپ صاحب کسی بندگی میں پھنس جائیں گے اور پھر کیا ہو گا یہ سب جانتے ہیں۔“ عمران نے بڑے جھلائے ہوئے لمحے میں کہا تو جویا سیست سب بے اختیار ہنس پڑتے۔

”عمران صاحب۔ اب منش کے سلسلے میں کیا فیصلہ ہوا۔“ صدر نے شاید موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

”تم نے دیکھا نہیں کہ وہ میرا مشورہ سننا ہی پسند نہیں کرتا۔ اب بتاؤ میں اس کے لئے کیوں کام کروں۔“ تھیک ہے۔ اب وہ جانے اور اس کا منش۔ میں کام ہی نہیں کرتا۔“ عمران نے واقعی روشنی ہوئے لمحے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ تو چھوٹے بچوں کی طرح روٹھ رہے ہیں۔“ کیا ہوا ہے آپ کو۔“ لیپین شکیل نے سکراتے ہوئے کہا۔

”یہ صرف اداکاری کر رہا ہے۔“ تھیک نے فوراً ہی بولے ہوئے کہا۔

”تھیک۔“ تمہیں دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ جب آدمی کو اس طرح اچانک جھاڑ دیا جائے تو اسے جھلائست تو ہوتی ہے۔“ جویا نے کہا تو عمران کی بُجھی ہوتی آنکھیں بے اختیار چمک اٹھیں۔

”دیکھا۔ اسے کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ میرے

احساسات کو صرف جویا ہی بُجھتی ہے۔“ عمران نے نمرت بھرے لمحے میں کہا تو جویا کے پہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی۔

”لیکن جب یہ خود دوسروں کے احساسات و جذبات کو مجرور کرتا ہے تو پھر دوسروں کو جھلائیٹ نہیں ہوتی۔“ تھیک بھلا کہاں آسمانی سے باز آئنے والا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا فون کی گھنٹی نیچ اٹھی تو جویا نے پاٹھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”جویا بول رہی ہوں۔“ جویا نے کہا۔

”ایکسٹو۔“ دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو جویا نے جلدی سے لاڈر کا بٹن پرس کر دیا۔

”ماریا سیکشن کو تارکی میں ٹریس کیا جا رہا ہے۔“ عمران سے کہہ دو کہ وہ پہنچ ساتھیوں کو لے کر اسرا میل روانہ ہو جائے۔ ماریا سیکشن کو تم پہنچ ساتھیوں سے مل کر سنبھالو گی۔“ دوسری طرف سے چھپ نے اہتمانی سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جویا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اب فاسلہ ہو گیا ہے کہ ہم چاروں پا کیشیا میں رہیں گے اور یہاں ماریا سیکشن کے خلاف کام کریں گے۔“ صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں اور عمران تم نے اپنے بارے میں حکم سن لیا ہے۔“ جویا

نے کیا

”بجوری ہے۔ اب بہر حال چھیف کا حکم تو نہیں ملا جائے۔“  
 عمران نے ایسے لمحے میں کہا جیسے شدید ہے بسی کاظہار کر رہا، ہو اور  
 اس کے اس انداز پر تغیر کا ہمراہ کھل اٹھا جبکہ جو یا سمیت باقی ساتھی  
 مسکرا دیتے کیونکہ عمران کی جانب سے بے بسی کاظہار واقعی چھیف  
 کی برتری کا واضح ثبوت تھا۔

اسرائیل کے صدر بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں اپنے  
خصوصی آفس میں ہل رہے تھے۔

”آخر ان پا کیشیانی مہجنیوں کا راستہ کیسے روکا جائے۔ کے سامنے لایا جائے۔“ اہنوں نے خود کلامی کے انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا کہ اپاٹک وہ چلتے چلتے یقینت ٹھہر کر رکھے۔ ان کے ذہن میں اپاٹک ایک خیال آیا تو وہ تیری سے آفس کینیں کی طرف بڑھے اور تیری کے پیچے موجود کرنی پر بڑھ کر انہوں نے انڑکام کا رسیور اٹھایا اور یک بھن پریس کر دیا۔

"ریکارڈ روم انچارج سے کہہ کر کرفل گاسٹا کی فائل نکال کر  
میرے آفس بھجوادو"..... صدر نے سرد لمحے میں کہا اور رسینور رکھ  
دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دستک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

”کمانڈوز سپیشل سیکشن کے کرنل گاستا کو میرے آفس میں بھیجو۔“ صدر نے اہتمائی سر دلچسپی میں کہا اور رسپور رکھ دیا اور یہ بار پھر انہوں نے فائل کو کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً دو ہی گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ پڑھا کر رسپور

لیں ..... صدر نے کہا۔

”کمانڈوز سیکشن کے کرنل گاستا ملاقات کے لئے حاضر ہیں۔“  
وسی طرف سے انتہائی مودعاً لے چڑھا۔

درہن سرکے۔ پہلی درجہ میں ہے۔ یہ  
”بیچ دو“..... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد  
روازے پر دستک کی آواز سنائی وی۔

”میں - کم ان“ ..... صدر نے میز کے کنارے پر موجود بہن پر لیس کرتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ورزشی جسم کا موجود اندر داخل ہوا جس میں بلاکی تیزی اور پھر تی تھی۔ اس کا پھرہ در میاں لیکن پیشانی کافی چوڑی تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے جسم پر کمانڈوز کی مخصوص یونیفارم تھی اور اس نے اندر داخل ہو کر فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔

”کرنل گاٹشا حاضر ہے جتاب ..... سلوٹ کرنے کے بعد  
نوجوان نے کہا۔

”بیٹھو کر نل گاسنا“ ..... صدر نے نرم لجے میں کپا تو کرنل گاشا  
مود بادہ انداز میں سامنے کری پر بیٹھ گیا۔

”یہ کم ان“ ..... صدر نے میر کے کنارے پر موجود بہن پریس کرتے ہوئے کہا۔ بہن پریس ہوتے ہی دروازہ خود بخوبی کھل گیا۔ دوسرے لمحے ایک خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرخ کوروالی فائل موجود تھی۔ اس نے بڑے مذہبی انداز میں سلام کیا اور فائل صدر کے سامنے رکھ کر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ صدر نے سر کے اشارے سے اسے جانے کے لئے کہا تو لڑکی نے دوبارہ سلام کیا اور اپس مزکر دروازے سے باہر چلی گئی۔ اس کے عقب میں دروازہ خود بخوبی بند ہو گیا تو صدر نے فائل کھولی تو ہمیں صفحے کے اوپر والے کوئے میں ایک تصویر تھی۔ صدر کافی دیر تک بڑے ہجور سے اس تصویر کو انداز میں دیکھتے رہے جیسے وہ اس تصویر کے پس منتظر کو دیکھ رہے ہوں۔ پھر انہوں نے فائل کو پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں چار صفحات تھے۔ چاروں صفحات پڑھ کر انہوں نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں اور کافی دیر تک آنکھیں بند رکھنے کے بعد یقینت انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ اس بار ان کے پھرے پر اطمینان اور سرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ وہ آخر کار عمر ان کا صحیح مقابلہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ان کی آنکھوں میں تیز چمک ابھری اور انہوں نے ہاتھ پٹھا کر انہر کا مکام کا رسیور اٹھایا اور یہی بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔ ”یہ سر“ ..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ پھر اہتمائی مذہبی تھا۔

جہاری اس سائنسی ڈگری اور سائنسی نجادات نے مجھے مناشر کیا ہے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ علم ہے۔ صدر نے کہا۔

”صرف اتنا علم ہے کہ پاکیشیا براعظم ایشیا کا ملک ہے۔ اس پورے ملک پر مسلمانوں کی حکومت ہے اور یہ مسلمان چونکہ یہودیوں کے دشمن نمبر ایک ہیں اس لئے پاکیشیا بھی اسرائیل کا دشمن نمبر ایک ہے۔ جہاں تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ یہ خاصی تیر اور فعال سروس ہے اور یہ۔۔۔۔۔ کرنل گاستانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ایک آدمی عمران کام کرتا ہے۔ اس کے بارے میں جہاری کیا معلومات ہیں۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”جواب۔ عمران کے بارے میں مجھے صرف اس قدر معلوم ہے کہ وہ دوسروں کی غلطیوں سے فوری فائدہ اٹھانا جانتا ہے۔ اگر اس کا مقابل غلطی نہ کرے تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ کرنل گاستانے کہا تو صدر صاحب بے اختیار اچھل پڑے۔

”کیا مطلب۔ کوئی مثال دیے کرو۔۔۔۔۔ صدر نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”جواب۔ میں نے جہاں تک سنا ہوا ہے اسے ہزاروں لاکھوں نہیں تو سینکڑوں بارے ہوش کر کے گرفتار کیا گیا لیکن اسے فوری گولی مار کر ہلاک کرنے کی بجائے ہوش میں لانے کی غلطی ہر بار کی

”یہ جہاری فائل ہے اور ہم نے اسے پڑھ لیا ہے۔ اس فائل میں نہ صرف تمہارے بارے میں بلکہ جہارتے آباوجداد کے بارے میں بھی تمام تفصیلات درج ہیں۔ اس کے علاوہ جہاری خدمات کے بارے میں بھی خصوصی اشارے موجود ہیں۔ فائل کے مطابق تم سبے حد تھنڈے دماغ سے منصوبہ بدی کرتے ہو اور پھر احتیاتی تیز رفتاری سے اس پر عمل کرتے ہو۔ مارشل آرٹ اور نشانے بازی میں تمہیں سپر ٹاپ ہمارت خاصل ہے اور تم اپنے مشنز میں سائنسی شیزی کا بے دریغ استعمال بھی کرتے ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ تمہاری ایک خصوصیت ایسی ہے جس نے مجھے خاص طور پر جہاری طرف متوجہ کیا ہے اور اس خصوصیت کی وجہ سے میں نے جہاری یہ فائل زیکار ڈروم سے نکلوائی ہے۔ اس خصوصیت کے مطابق تم نے ایک سیما کی ایک یونیورسٹی سے سائنس میں نہ صرف ماسٹر کیا ہے بلکہ تم اب تک کمی جدید سائنسی کارناء بھی انجام دے چکے ہو۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔ صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ ”میں سر۔۔۔ آپ درست فرمائے ہیں۔ سائنس میری ہابی اور شوق ہے۔۔۔۔۔ کرنل گاستانے احتیاتی موذبانہ لجھے میں جواب دیا۔ ”جہارے بارے میں اس فائل میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ تم لو مری سے زیادہ عیار اور سانپ سے زیادہ زہر میلے اور جیتے سے زیادہ پھر تسلیے اور شیر سے زیادہ بہادر ہو لیکن یہ ایسی باتیں ہیں جو تم جیسے بھجنوں کے بارے میں کہنی نہ کسی حد تک کہی جاتی ہیں۔ البتہ

گئی اور اس نے اس غلطی کا ہمیشہ فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر یہ غلطی شرکی جاتی تو ہمودیوں کے دشمن مبراہیک سے دنیا کب کی خالی ہو چکی ہوتی۔ ..... کرنل گاستا نے ہما تو صدر کے پھرے پر اطمینان اور صرفت کے تاثرات بیک وقت پھیلتے چلے گئے۔

"میری گڈ کرنل گاستا۔ تم نے دراصل عمران کی سب سے اہم بات نوٹ کر لی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس کا خاتمه بھی تمہارے ہاتھوں سے ہو گا۔ ..... صدر نے خاصے جذباتی لمحے میں ہما "تھینک یو سر" ..... کرنل گاستا نے ہموڑ بانہ لمحے میں ہما تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیے۔ "لیں سر" ..... دوسرا طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"میرے کمرے میں آؤ" ..... صدر نے ہما اور رسیور رکھ دیا۔ پھر نجبوں بعد دروازے پر دستک ہوئی تو صدر نے بٹن دبا کر دروازہ کھولا تو ایک نوجوان لڑکی کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک نوٹ بک تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے موڑ بانہ اندازا میں سلام کیا تو صدر نے اشارے سے اسے کری پر بیٹھنے کا ہما اور پھر انہوں نے اسے ڈکٹیشن دیں شروع کر دی۔ جیسے جیسے صدر بولتے جا رہے تھے سامنے بیٹھے ہوئے کرنل گاستا کے پھرے پر حریت کے تاثرات اپھرتے چلے جا رہے تھے کیونکہ صدر ایک نئی سیکرٹری بھجنی کے قائم کرنے کے احکامات دیے رہے تھے اور اس بھجنی کا نام

انہوں نے بلکی آرمی تجویز کیا تھا۔ جب انہوں نے اس کے چیف کا نام کرنل گاستا لکھوایا تو کرنل گاستا یونگٹ ایک جھنکے سے اچھے کھوا ہو گا اور اس نے صدر کو فوجی انداز میں سلوٹ کیا۔ صدر نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ڈکٹیشن جاری رکھی۔ ڈکٹیشن مکمل کرنے کے بعد انہوں نے اسے نائب کر کے لانے کا حکم دیا تو پرسنل سیکرٹری سلام کر کے واپس چل گئی۔

"آپ نے سن لیا کرنل گاستا۔ آج سے آپ اس نئی بھجنی بلکی آرمی کے چیف ہوں گے۔ اس کے لئے چہلے ہیڈ کوارٹر، مشیزی اور عملے کا انتخاب باقی ہے۔ آپ جی پی فائیو، ملٹری انسٹیلی جنس اور لپنے کمانڈوز سیکشن میں سے جسے چاہیں اپنی بھجنی میں شامل کر لیں اور ان کی فہرست آپ فوری طور پر مجھے ہمیا کر دیں۔ میں اس پر آرڈر جاری کر دوں گا۔ میں اس بھجنی کی تکمیل کے لئے آپ کو صرف تین روز دیتا ہوں اور تین روز کے اندر اندر اسے ہر صورت میں مکمل طور پر وجود میں آجائنا چاہیے۔ جی پی فائیو سے ہست کر چہلے بھی میں نے کئی بھجنیاں قائم کی ہیں لیکن ان کی کارکردگی قابل ذکر نہیں تھی اس لئے انہیں ختم کر دیا گیا لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کی بھجنی اہتمائی کامیاب رہے اور اس بھجنی کو قائم کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ شاید چند روز میں پاکیشی اجنبیت اس علی عززان کی سرکردگی میں یہاں آئیں۔ چہلے بھی کئی بار وہ یہاں آچکے ہیں اور باوجود اہتمائی کوشش کے اسرا ایلی اجنبیت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے جبکہ

وہ ہمیشہ اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس بار انہیں کامیابی نہ ہو۔ صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

جواب۔ ان کا مشن کیا ہے۔ کر قتل گاستانے کہا۔

پاکیشیا کے گرد ایک خصوصی سراں مکس ریز کا حصار قائم کیا گیا ہے جس کی وجہ سے پاکیشیا پر کسی صورت ائمیٰ حملہ نہیں کیا جاسکتا اس لئے میں نے قبصہ کی سرکاری و بھنسی سوزانو کو سامنے لا کر اس کا فارمولہ حاصل کر دیا یہ فارمولہ تھیونا میں واقع ایک بینارٹی میں بھجوادیا گیا ہے جہاں اس پر کام ہو رہا ہے۔ ہم نے پاکیشیا بھجنوں کو زوکنے کے لئے سوزانو کو ایک اور مشن سونپ دیا ہے کہ سوزانو کے لئے ہمیشہ اس حصار کو ختم کرنے کے لئے اس کے مرکز کو تباہ کر دیں۔ اس سے ہمیں دو مقاصد حاصل ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ اس طرح اس مرکز کو تباہ کرنے کے بعد پاکیشیا پر آسانی سے ائمیٰ حملہ کر دیا جاسکتا ہے جبکہ دوسرا یہ کہ پاکیشیا سیکرت سروس کو وہاں لھا دیا جائے تاکہ وہ تھیونا نہ بخسکیں اور ہمیں اطمینان اور سکون سے سراں مکس ریز کے اس فارمولے پر کام کر کے ان سے بڑا حصار اسرائیل کے گرد بھی قائم کیا جاسکے۔ صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

میں سرٹیفیکیشن آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ پاکیشیا سیکرت سروس ہمیں اسرائیل بخیز رہی ہے۔ کر قتل گاستانے انتہائی مودباش لجے

میں کہا۔

”ہمیں پاکیشیا سیکرت سروس کا بہت طویل تجربہ ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ سیکرت سروس چند افراد پر مشتمل نہیں ہو سکتی اس لئے اس بار ہو سکتا ہے ایک شیم ہمیں پہنچ جائے اور دوسری شیم وہاں سوزانو کے بھجنوں کے خلاف کام کرتی رہے اس لئے تم ہر لحاظ سے چوکنا اور محاط رہنا چاہتے ہیں۔“ صدر نے کہا۔

”میں سر۔ لیکن سر کیا انہیں معلوم ہے کہ یہ فارمولہ تھیونا بینارٹی میں ہے۔“ کر قتل گاستانے کہا۔

”اس بارے میں سوائے میری ذات کے دوسرے تم واقف ہو۔ لیکن ہمیں بے حد طویل تجربہ ہے کہ پاکیشیا سیکرت سروس کو پھر بھی کسی شکسی طرح اس کا علم ہو جاتا ہے اس لئے میں نے تم سے اسے خفیہ نہیں رکھا۔ تم تین روز کے اندر بلکہ آرمی کا مکمل دھاپر تھیار کر کے اپنی شیم سمیت تھیونا پہنچ جاؤ۔“ صدر نے کہا۔

”میں سر۔“ کر قتل گاستانے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک ہوئی تو صدر نے میر کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر کے دروازہ کھولا تو پرستی سیکرٹری پاٹھ میں ایک فائل پکڑے اندر داخل ہوئی۔ اس نے فائل صدر صاحب کے سامنے میز پر رکھی تو صدر نے فائل کھوئی اور قلمدان سے قلم نکال کر انہوں نے اس پر دستخط کئے اور پھر فائل بند کر کے انہوں نے واپس سیکرٹری کو دے دی۔

”اب آرڈر تیار کر کے لے آؤتا کہ کرنل گاستا کو دیتے جا سکیں۔“  
صدر نے کہا۔  
”میں سر۔“ پر سٹل سیکرٹری نے کہا اور فائل لے کر واپس  
چلی گئی۔

”کیا آپ ہمہ کبھی تھیونا گئے ہیں؟“ صدر نے پر سٹل  
سیکرٹری کے باہر جاتے ہی پوچھا۔

”میں سر۔ تھیونا کے جنگ میں تو ہمارا کمانڈوز ٹریننگ سنٹر  
ہے۔ ویسے بھی میں نے طویل عرصہ تھیونا چھاؤنی میں گوارا  
ہے۔“ کرنل گاستا نے جواب دیا۔

”گڑشو۔ اب آپ بتائیں کہ آپ پاکیشی سیکرٹ سروس کے  
خاتمے کے لئے کیا پلاٹنگ کریں گے۔“ صدر نے کہا۔

”سر۔ تین روز کے اندر ہم پورے اسرائیل اور خصوصاً سرحدوں  
پر اپنا منجزی کا نیٹ روک قائم کر دیں گے۔ اس کے بعد ہم یہی نیٹ  
ورک زیادہ قوت کے ساتھ تھیونا میں قائم کریں گے۔ اسرائیل میں  
جتنے بھی روڈز جس سرحد سے بھی جا کر لئے ہیں قانونی یا غیر قانونی  
طریقہ سے، ان سب کی اہتمامی جدید مشیزی کے ذریعے خفیہ چینگ  
ہوگی۔ جو لوگ مشکوک محبوس ہوں گے ان کی خفیہ چینگ ہوئی  
رہے گی اور پھر ان مشکوک افراد میں سے جو گروپ یا آدمی تھیونا میں  
داخل ہو گا اسے سپیشل نگرانی کے نیٹ ورک سے چینک کیا جائے گا  
اور جسیے ہی شک نیشن میں تبدیل ہو گا اس کو فوری طور پر گرفتار کر

کے اس کا کورٹ مارشل ہو گا اور جو سزا کوڑ مارشل میں انہیں  
سنائی جائے گی اس پر فوری طور پر عمل درآمد ہو گا۔“ کرنل گاستا  
نے مسلسل بولے ہوئے کہا تو صدر صاحب نے اختیار مسکرا دیتے ہے۔  
”کیا آپ بھی وہی غلطی کرنا چاہتے ہیں جو ہمہ ایجنت کرتے رہے  
ہیں۔ اگر عمران اور پاکیشی سیکرٹ سروس کو گرفتار کر کے ان کا  
کورٹ مارشل کرنے کے بعد آپ انہیں ہلاک کریں گے تو پھر فی  
”بھسی بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔“ صدر نے کہا۔  
”سر۔ قانونی تقاضے بھی تو پورے کرنے پڑتے ہیں۔“ کرنل  
گاستا نے مودودانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ان قانونی تقاضوں کے ڈھونگ کے سلسلے میں ہم ہمہ ہی مہت  
ہماں نقصان اٹھا جکے ہیں۔ گزشتہ ایک مشن میں عمران لپٹنے صرف  
ایک ساتھی کے ساتھ اسرائیل آیا تو اسے گھیر کر اہتمامی زخمی کر دیا گیا  
لیکن فوج نے قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اسے ہسپیت  
میں داخل کر دیا اور پھر اسے ایک چھاؤنی میں بھجوایا گیا۔ جہاں اس کا  
کورٹ مارشل ہوا اور اسے موت کی سزا دی گئی لیکن اس کا اکیلا  
ساتھی اس بڑی فوجی چھاؤنی میں گھس گیا اور بے دریغ قتل عام کر  
کے وہ زخمی عمران کو اہتمامی دیدہ دلیری سے لے گیا اور پورا اسرائیل  
ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ اس لئے آپ بے کفر میں عمران کے خلاف  
قانونی تقاضے ہمہ ہی پورے ہو جکے ہیں۔ اسے کورٹ مارشل میں  
موت کی سزا ہو چکی ہے اس لئے اب صرف سزا پر عمل درآمد کرنا

ہے۔ صدر نے کہا۔

”یہ سر۔ یہ تو بہت بہتر ہو گیا۔ اب تو یہ حد آسانی ہو جائے گی اور کوئی مشکوک آدمی جیسے ہی تھیونا میں داخل ہو گا اسے فرو طور پر گولی مار دی جائے گی۔“ کرنل گاستانے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ آپ نے تمام کام تین روز کے اندر مکمل کرنا ہے۔“ صدر نے اطمینان بھرتے لجے میں کہا۔ ”یہ سر۔ تمام کام تین روز میں مکمل ہو جائے گا۔“ کرنل گاستانے مودباداً لجے میں جواب دیا تو صدر نے اشتات میں سر بلاریا۔

عمران فور ستارز کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ صدیق اور اس کے ساتھی موجود تھے جبکہ صالحہ کو کال کیا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک نہیں پہنچ تھی۔

”عمران صاحب۔ اس بارچیف نے کیا ہی پلت دی ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔“ صدیق نے سکراتے ہوئے کہا۔

”کس کی کیا پلت دی ہے۔ تمہاری یا صالحہ کی۔ میرا مطلب ہے کہ تم عورت بن چکے ہو یا صالحہ مرد بن چکی ہے۔“ عمران نے جونک کر کہا تو صدیق کے ساتھ ساتھ باتی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

”پھر تو صدیقی تمس صدیقہ بن چکی ہوتی اور مس صالحہ میسر صالح

میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔“ خاور نے ہنسنے ہوئے کہا تو سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اسی لمحے کاں بیل کی آواز سنائی دی تو نعمانی اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ سب ہی تمجھ

گئے تھے کہ صالحہ آئی ہو گی اور پھر واقعی پحمد لمحوں بعد صالحہ اور نعمانی دونوں اندر داخل ہوئے۔

"ایسا کیا ہوا عمران صاحب۔ ٹیم کیوں تبدیل کر دی گئی۔" صالحہ نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہی وہی بات کی جو اس سے پہلے صدیقی کر چکا تھا۔

"تم فکر مت کرو۔ اس ٹیم میں بھی صدیقی موجود ہے۔" عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکی۔" صالحہ نے چونک کر اور حریت بھرے لجھ میں کہا۔

"صفدر بھی عرف ایس سے شروع ہوتا اور صدیقی بھی۔" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ صالحہ تو میری چھوٹی بہن ہے۔ آپ اس طرح کی باتیں مت کیا کریں۔" صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ وہ فکر نہ کرے۔ اس ٹیم میں بھی اس کے بھائی ہی ہیں۔" عمران نے کہا تو اس بار صدیقی کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ مجھے جو لیا نے جو کچھ بتایا ہے اس سے تو یہ بات بچھ میں آتی ہے کہ جو ٹیم سہاں پاکشیا میں آرہی ہے وہ بے حد طاقتور اور بخت ہے اور چھیف نے ان سے مقابلے کے لئے صدر،

جو یا اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل بھجوانے کی بجائے سہاں روک لیا ہے۔ صالحہ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے اب احساس ہونے لگا تھا کہ صرف جولیا، صدر، تفیر اور کیپشن شکلیں کو فارن مشنپر مسلسل لے جانے سے صالحہ، صدیقی اور در دیگر ساتھیوں میں فطری طور پر ایسا احساس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ کم تجربہ کار ہیں اور یہی بات صالحہ نے کی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ چھیف کی نظرؤں میں تم لوگ زیادہ اہمیت رکھتے ہو اس لئے اسرائیل میں مشن کے لئے اس نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ پوری ٹیم اسرائیل جاسکے۔" صدیقی نے کہا۔

"اور یہاں سوزانو کے جو امتحنث آ رہے ہیں ان سے کون نہ نہیں گا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹانسیگر، جوزف اور جوانا تو یہیں موجود ہیں۔" صدیقی نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اور اسے تو تم بھول ہی گئے جو ان سب کا لیڈر ہے۔" عمران نے کہا۔

"وہ کون ہے۔" صدیقی نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔ "آغا سلیمان پاشا۔" عمران نے کہا تو کہہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی

گھنی نج اٹھی تو صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"صدیقی بول رہا ہوں" ..... صدیقی نے مودبانت لجے میں کہا۔  
"جو لیا بول رہی ہوں" ..... عمران بہاں موجود ہے ..... دوسری طرف سے جو لیا کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ہے" ..... صدیقی نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا کر اس نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاڈر کا بٹن پر لیں کر دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی - ذی ایس سی (آکسن) بربان خود بول رہا ہوں" ..... عمران نے اپنے مخصوص لجے میں کہا۔

"عمران چیف کے فون کا انتظار کرو ۔ ۔ ۔ چیف: تمہیں تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے فون کیا ہے کہ میں تمہیں تلاش کر کے جہیں کہوں کہ تم چیف کے فون کا انتظار کرو" ..... جو لیا نے سخینہ لجے میں کہا۔

"آج مجھے یقین آگیا کہ چیف بے حد عقائد اور مجھ دار ہے۔" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ..... جو لیا نے چونک کر پوچھا۔

"اسے معلوم تھا کہ عمران صرف جو لیا کے دل میں ہی ہو سکتا ہے اس لئے اس نے تمہیں فون کیا ہے" ..... عمران نے کہا۔

"تم - تم - نا انسن" ..... دوسری طرف سے جو لیا کی اہتمائی غصیلی آواز سنائی دی اور پھر رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران صاحب - آپ واقعی خواتین کی نفیات کے ماہر

ہیں" ..... صالح نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف نوجوان خواتین کی ورنہ بزرگ خواتین سے عمران صاحب صرف وہ باتیں کرتے ہیں جو اپنی ایسا بی سے کر سکتے ہیں" ..... صدیقی نے جواب دیا تو کہہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا جس میں عمران کا بے ساختہ تھقہ بھی شامل تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنی ایک بار پھر نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"صدیقی بول رہا ہوں" ..... صدیقی نے کہا۔  
"ایکسٹو۔ عمران بہاں ہو گا اسے رسیور دو" ..... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"میں سر" ..... صدیقی نے مودبانت لجے میں کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا کر اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی - ذی ایس سی (آکسن) بربان خود بول رہا ہوں" ..... عمران نے اپنے مخصوص لجے میں کہا۔

"قرص سے اطلاع ملی ہے کہ اسرائیلی علاقے تھیونا میں جہاں سراہمکس ریو کافار مولا ہنچایا گیا ہے اس کی حفاظت کے لئے اسرائیلی سرکاری اجنسیوں سے ہٹ کر ایک نئی تنظیم بنائی گئی ہے جس کا نام بلکیں آرمی رکھا گیا ہے اور بلکیں آرمی کا چیف اسرائیلی فوج کے کمانڈوز سیکیشن کے کرنل گاستا کو بنایا گیا ہے اور کرنل گاستا نے اسرائیل کی تمام سرحدوں اور دارالحکومت تل ایسپ اور مخصوصاً تھیونا میں اپنا نیٹ ورک قائم کر لیا ہے۔ اسرائیل کے صدر نے

کرنل گاہشا کو خصوصی اختیارات بھی دیئے ہیں اور اسے ناسک دیا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اسرائیل میں خاتمہ کر دے۔ چیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں شر - ویسے بھی اسرائیلیوں کو ایسی نی تظمی بنانی چاہئے تھی جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا یہ مقصد نہیں تھا بلکہ یہ سب پس منظر بتایا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہمجنوں نے تھیونا کی اس لیبارٹری کے ایک سانسداں جس کا نام ڈاکٹر راکاں ہے کو قبرص میں گھیر لیا اور ڈاکٹر راکاں سے معلوم ہوا کہ جو فارمولہ پاکیشیا سے اڑایا گیا ہے وہ وہاں کے ساتھ داؤں کو پوری طرح بھج نہیں آتیا اس لئے اس پر طویل رسیرچ کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اس رسیرچ میں انہیں کم از کم ایک سال لگ جائے گا اس لئے فوری طور پر اس فارمولے کے پیچے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔“ پہلے سوزانو کی شیم کو وہاں گھیرا جائے تاکہ وہاں قائم مرکزان کے ہاتھوں سے محفوظ ہو سکے اور پھر بعد میں اسرائیل کا مش مکمل کیا جائے اس لئے فوری طور پر اسرائیل جانے کا فیصلہ واپس لیا جا رہا ہے۔ اب تم نے وہاں شیم کو لیڈ کر کے سوزانو کا خاتمہ کرنا ہے۔“..... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے طویل سانش لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب - اس کا مطلب ہے کہ ایک چانس ملا تھا

اسرائیل میں کام کرنے کا وہ بھی ختم ہو گیا۔“..... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں - اب ایسا ممکن نہیں رہا۔“..... عمران نے کہا تو صدیقی سیست سب بے اختیار چونک پڑے۔  
”کیا مطلب؟“..... صدیقی نے چونک کر کہا۔

”تم نے چیف کا حکم شاید دھیان سے نہیں سننا۔ اس نے ہمیں اس لئے روکا ہے کہ پوری شیم پہلے وہاں کام کرے اور پھر اسرائیل جائے ورنہ تو وہاں شیم موجود تھی جو آنے والوں سے آسانی سے منٹ لیتی۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ اب پوری شیم دونوں مشنوں پر کام کرے گی۔“..... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں - یہ میرا نہیں تمہارے چیف کا فیصلہ ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس طرح کم از کم ہمیں اس مشن میں شامل تو کر لیا جائے گا۔“..... صدیقی نے کہا۔

”تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں سمیت جیرہ نار کم پہنچ جاؤ۔ سوزانو کے اجنبیت وہاں بھی ہوں گے بہر حال ان کا ثار گنگ جیرہ نار کم ہی ہو گا۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس بارے میں تفصیلات کیا ہیں؟“..... صدیقی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو۔

"ابھی کوئی تفصیل موجود نہیں ہے۔ بہر حال مشکوک افراد کا خیال رکھنا ہے۔ عمران نے کہا تو صدیقی نے اشیات میں سرہلا دیا۔

"اب آپ کہاں جا رہے ہیں۔" صاحب نے پوچھا۔

"جو لیا کے پاس۔" صدیقی نے بے ساختہ کہا تو سب ہی ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اے۔ کیا بات ہے۔ تمہیں بھی مردوں کی نفیسیات کی علم ہو گیا ہے۔ لیکن یہ بتاؤ کہ جوان مردوں کی نفیسیات کا یا بوڑھوں کی نفیسیات کا۔" عمران نے صدیقی کی کہی ہوئی بات کو اسی پر لئے، ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا جو لیا کا گروپ بھی ہمارے ساتھ کام کرے گا۔" صاحب نے کہا۔

"جو لیا کا گروپ نہیں بلکہ پوری ٹیم جو لیا کی سرکردگی میں کام کرے گی۔ میں تو صرف لیکیت اداکار ہوں گا۔" عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کارخ دانش منزل کی طرف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک زیرو نے جو کچھ بتایا ہے وہ صرف سرسری سی بات ہو گی اور اصل بات بہر حال سلمی نہ آئی ہو گی۔ پھر انچھے تھوڑی دیر بعد عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب

روايت احتراماً اٹھ کھدا ہوا۔

"یہ بلیک آرمی کے بارے میں کس سے معلومات ملی ہیں اور کیا تفصیل ہے۔" رسی سلام دعا کے بعد عمران نے اپنی مخصوص کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے کہنے پر میں نے ترس میں فلسطین گروپ خالدیہ سے رابطہ کیا تھا اور ان سے کہا کہ وہ تھیونا کے بارے میں تفصیلات معلوم کریں تو انہوں نے فون کر کے نہ صرف یہ معلومات بتائی ہیں بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ یہ لیبارٹری تھیونا کے کسی بڑے جنگل میں ہے۔ انہوں نے ایک ساتھ دان کو انہوں کیا تھا جو اس لیبارٹری میں کام کرتا تھا۔ بلیک آرمی کے بارے میں اس ساتھ دان سے یہ ساری معلومات ملی ہیں اور پھر خالدیہ گروپ نے باقی تفصیلات اسرائیل کے پریزیڈنٹ پاؤس سے حاصل کی ہیں۔" دلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان معلومات کے ملنے پر تم نے اسرائیلی مشن کیوں کینسنسل کر دیا۔" عمران نے منہ بنتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس فارموں کے پیچے بھاگنے کی بجائے جس گروپ کا فوری خطرہ ہے اس سے پہلے ہٹانا چاہئے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن یہاں جو لیا اور اس کا گروپ تو موجود تھا۔" عمران نے کہا۔

کراز۔ عمران نے کہا۔

”پاکیشیا سے اودہ اچھا ہو لڑ کریں“..... دوسری طرف سے چونک کرو قدرے حریت بھرے لجھ میں کہا گیا۔  
”ہمیو۔ فرینک بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ عمران صاحب آپ نے طویل عرصے بعد کال کیا ہے۔ حکم فرمائیں۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں“..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”تمہاری جو کھوچ لگانے کی مخصوص صلاحیت تھی کیا وہ اب بھی باقی ہے یا نہیں“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ آپ فکر ہو کر بتائیں۔ یہ صلاحیت اب اور بھی وسعت اختیار کر چکی ہے اور منظم بھی۔“..... فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو کیا تمہیں قبرص کی سرکاری بھنسی سوزانو کے بارے میں معلوم ہے“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اچھا میں بھجو گیا۔ آپ ماریا سیکشن کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلنکیک زیر و کے پھرے پر بھی حریت کے تاثرات تھے۔

”میرا ذاتی خیال ہے کہ آپ کی موجودگی یہاں زیادہ ضروری ہے۔“..... بلنکیک زیر و نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”بہر حال۔ تم نے جو کہا ہے درست کیا ہے۔ اصل میں دو نیوں کی وجہ سے معاملات خاصے بلنکیک تھے۔ اب ان دونوں مشینز پر پوری شیم کو کام کرنا ہو گا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
”اکو ائری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”یہاں سے تارکی کا نمبر اور اس کے دار الحکومت کا رابطہ نمبر چلہئے۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی۔ اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
”اکو ائری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتارہ تھا کہ بولنے والی کا تعلق تارکی سے ہے۔

”ریڈی ہارس کلب کا نمبر دیں۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
”ریڈی ہارس کلب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ فرینک سے بات

میں کہا۔

"تمہیں یہ اندازہ کیسے ہو گیا؟..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"جس طرح دو جمع دو چار ہوتے ہیں اسی طرح یہ اندازہ میں نے لگایا ہے کیونکہ گزشتہ دنوں سوزانو کے ماریا سیکشن کو تاریکی میں دیکھا گیا ہے۔ یہ سیکشن ایک چار رڑڑہ طیارے کے ذریعے تاریکی پہنچا تھا اور پھر یہاں چند گھنٹوں کے قیام کے بعد سیکشن ایک اور چار رڑڑہ طیارے کے ذریعے کافرستان روانہ ہو گیا۔ آپ نے سوزانو کے بارے میں پوچھا تو مجھے ماریا سیکشن کی یہاں آمدیاد آگئی۔ فرینک نے کہا۔ "کیا تم کفرم ہو کہ یہ لوگ کافرستان گئے ہیں؟..... عمران نے کہا۔

"بھی یہاں عمران صاحب۔ یہ بات کنفرم ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایسی اطلاعات تاریکی میں مجھ سے چھپی نہیں رہ سکتیں۔ فرینک بنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی لئے تو تمہیں میں نے کال کیا تھا کیونکہ مشہور ہے کہ تم تاریکی کی ناک ہو۔ معمولی ہی بو بھی تم سونا گھلیتے ہو۔ بہر حال اس فلاںڈ کی تفصیل کیا ہے؟..... عمران نے کہا۔

"یہ تو معلوم کرنا پڑے گا اور اس کے لئے صرف ایک گھنٹہ صرف ہو گا۔ فرینک نے کہا۔

"اوکے۔ اپنے اکاؤنٹ اور بینک کے متعلق بتا دو۔ یہاں اور رقم بھی۔..... عمران نے کہا۔

"صرف ایک ہزار ڈالر بھجوادیں..... دوسرا طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اکاؤنٹ اور بینک کے متعلق بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ رقم پہنچ جائے گی۔ میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب یہ لوگ اب کافرستان کے راستے یہاں آئیں گے۔ بلیکت زیر و نے کہا۔

"یاں۔ ان کے خیال کے مطابق چونکہ وہ کافرستان سے یہاں آئیں گے اس لئے یہاں انہیں ٹرینیں نہ کیا جاسکے گا حالانکہ میرا خیال ہے کہ اس طرح انہیں زیادہ آسانی سے ٹرینیں کیا جا سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"وہ کیسے۔ بلیکت زیر و نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔" "وہ قبرص سے چار رڑڑہ فلاٹ کے ذریعے تاریکی اور پھر تاریکی سے کافرستان گئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ چار رڑڑہ طیارے سے ہی پاکیشیا آئے ہوں گے یا آئیں گے اس لئے ان کا تمام ریکارڈ نہ صرف کافرستان ایرپورٹ بلکہ تاریکی ایرپورٹ سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے اور جو نکہ ان کے خیال کے مطابق وہ جن کاغذات اور حلیوں میں یہاں آئے ہیں اس روپ میں کوئی انہیں نہیں پہچان سکے گا اس لئے وہ اسی میک اپ میں ہوں گے۔..... عمران نے کہا تو بلیکت زیر و نے انبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران نے

دوبارہ فرینک سے رابطہ کیا تو فرینک نے اسے فلاٹ کی تفصیلات بتا دیں۔

”ایسے رقم بھجوائیںا“..... عمران نے کریڈل دباتے ہوئے کہا تو بلیک نیرو نے اشبات میں سرہلا دیا اور پھر ٹون آنے پر عمران نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ناڑان بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے ناڑان کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”یہ سر“..... ناڑان کا بچہ مودبانہ ہو گیا۔

”تارکی سے ایک گروپ جس میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں چار ٹرڈ فلاٹ سے کافرستان پہنچے ہیں۔ اس فلاٹ کی تفصیلات نوٹ کرو اور ایمپورٹ سے چینگ کر کے مجھے ان کے ناموں اور حلیوں کی تفصیلات مہیا کرو اور ایمپورٹ سے یہ بھی معلوم کرو کہ یہ لوگ کس چار ٹرڈ طیارے سے یا عام فلاٹ سے پاکیشیا تو نہیں گے“..... عمران نے مخصوص لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی چار ٹرڈ طیارے کے متعلق تفصیلات بتا دیں۔

”یہ سر“..... ناڑان نے کہا۔

”یہ گروپ قبرص کی سرکاری ہجنسی بوڑا نو سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اہتمائی اختیارات سے کام کرنا“..... عمران نے کہا۔

”یہ سر“..... ناڑان نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ

دیا۔

”عمران صاحب۔ ایک گروپ کے خاتمے کے بعد دوسرا گروپ آجائے گا اور پھر ہم انہیں کب تک روکتے رہیں گے“..... بلیک نیرو نے کہا۔

”ایک گروپ کے خاتمے کے بعد سوزانو میں یہ بہت نہیں رہے گی کہ وہ فوری طور پر دوسرا گروپ بھجوائے اور اسرائیلی اجنبیش ویسے ہی سہاں کام نہیں کر سکتے اور اس گروپ کے خاتمے کے بعد ہم اسرائیل میں جب تھیونا آپریشن کریں گے تو معاملات بالکل ہی درست ہو جائیں گے“..... عمران نے کہا تو بلیک نیرو نے اشبات میں سرہلا دیا اور پھر دو گھنٹے کے طویل وقت کے بعد فون کی گھنٹی نج اپنی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”ناڑان بول رہا ہوں جتاب“..... دوسری طرف سے ناڑان کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”یہ کیا رپورٹ ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”جباب۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق دو روز قبل ایک گروپ تارکی سے چار ٹرڈ فلاٹ سے کافرستان پہنچا ہے اس کے بعد یہ گروپ ایک رات ہوشی میں ٹھہرا اور پھر کل صح ایک اور چار ٹرڈ فلاٹ سے پاکیشیا روانہ ہو گیا“..... ناڑان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ان کے بارے میں تفصیلات کیا ہیں“..... عمران نے پوچھا۔ ”اس گروپ کے کاغذات کے مطابق ان میں ایک عورت ہے جس کا نام بار برا ہے اور وہ اس گروپ کی لیڈر ہے“..... ناصران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقی افراد کے نام اور جیلیے بھی تفصیل سے بتا دیئے۔

”اس فلاٹ کی کیا تفصیلات ہیں“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئیں تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر وون آنے پر اس بنے نمبر پر میں کرنے شروع کر دیئے۔ ”جو لیا بول رہی ہوں“..... دوسری طرف سے جو بینا کی آواز سنائی دی۔

”ایمکشنٹو“..... عمران نے مخصوص بجھ میں کہا۔ ”لیں سر“..... جو لیا نئے کہا۔

”قرص کی سرکاری آجنسی سوزانو کاناریا اسیکشن جو ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے پاکیشیا کے دفاعی نظام کو ختم کرنے کے مشن پر قرص سے روان ہوا۔ وہ پہلے تارکی اور پھر تارکی سے کافرستان اور اب کافرستان سے پاکیشیا پہنچ چکے ہیں۔ ان کے جیلنے، قد و مقامت اور فلاٹ کی تفصیلات نوٹ کرو اور پھر صدر سے کہو کہ وہ ایرپورٹ سے معلومات حاصل کر کے وہاں سے ان کا ریکارڈ حاصل کرے۔ وہ لامحال ایرپورٹ سے میکسیون میں گئے ہوں گے اس نے میکسیون کو بھی چھیک کرو اور تمام بڑے ہو ٹلوں کو بھی

چھیک کرو۔ تم نے خود بھی فیلڈ میں کام کرنا ہے۔ میں اس گروپ کا فوری اور حتی طور پر خاتمه چاہتا ہوں“..... عمران نے اہمیتی سرد بجھ میں کہا۔ ”میں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے خصوصی طور پر جو لیا کو فیلڈ میں کام کرنے کے لئے کہا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے“..... بلیک زیر و نے کہا۔

”ہاں۔ کیونکہ اس طرح کام جلد ختم ہو جائے گا کیونکہ جو لیا میں اس قدر صلاحیتیں موجود ہیں کہ شاید ساری سیکرٹ سروس کو ملا کر بھی نہ ہوں“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اخبارات میں سر ہلا دیا۔

علیحدہ ہو گئی تھی۔ ماریا نے جیز کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ اس سے سوائے اشد ضرورت کے رابطہ نہ کرے اور نارکم جیز پر پر مرکز کے خلاف از خود کارروائی کرتا رہے جبکہ ماریا اس عمران کو اپنے مخصوص انداز میں گھیرنا چاہتی تھی۔ اس نے کوئی پہنچ کر اپنا پہلے والا میک اپ ختم کر دیا اور دوسرا جدید میک اپ کیا تھا جسے سپر میک اپ واشر سے بھی واشن نہ کیا جاسکتا تھا۔ ویسے بھی وہ میک اپ میں اس قدر مہارت حاصل کر چکی تھی کہ اس محالے میں اس کی شہرت پورے قبرص میں پھیل چکی تھی۔ ماریا اس وقت شراب پینے کے ساتھ ساتھ سوچ رہی تھی کہ وہ عمران کو کس انداز میں نیز کرے کہ ملازم فرید کرنے میں داخل ہو تو ماریا بے اختیار چونکہ پڑی۔ چونکہ ماریا نے میک اپ تبدیل کرنے کے بعد فون کرنے کے ادارے کے ذریعے ملازم کو کوئی پر بلوایا تھا اس نے فرید نے اسے شروع سے ہی اس میک اپ میں دیکھا تھا۔

”میڈم۔ آپ ڈنر میں کیا پسند کریں گی۔“..... فرید نے کرنے میں داخل ہو کر کہا۔

”اوہ نہیں۔ میں ڈنر کسی بڑے ہوٹل میں کروں گی۔ ہاں۔ یہ بتاؤ کہ یہاں کوئی ایسا کلب یا ہوٹل ہے جہاں اعلیٰ طبقے کے افراد انجوائے کرتے ہوں۔ خاص طور پر سیاحوں کا پسندیدہ ہوٹل یا کلب۔“ ماریا نے فرید سے پوچھا۔

”یہ میڈم سہماں ایک مشہور روڈ ہے جسے کہنی روڈ کہا جاتا ہے۔“

ایک رہائشی کالوں کی چھوٹی سی کوئی تھی کے کرنے میں ماریا شراب کا جام ہاتھ میں پکڑے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے سیکشن کے ساتھ آج صبح کافستان سے ایک چار ٹریڈ فلائر سے یا کیشیا پہنچی تھی۔ ماریا اپنی مخصوص فطرت کے مطابق علیحدہ رہتی تھی اس لئے جیز نے اس رہائشی کالوں میں اس کے لئے ایک علیحدہ کوئی کا انتظام کروایا تھا۔ اس بار چونکہ ان کا مشن خاصاً طویل تھا اس لئے انہوں نے ہوٹلوں میں رہائش رکھنے کی بجائے باقاعدہ رہائش گاہیں حاصل کی تھیں اور یہ رہائش گاہیں باقاعدہ سیاحوں کے لئے کام کرنے والے ایک بین الاقوامی ادارے کے ذریعے بک کرائی گئی تھیں اس لئے گھر بیو کام کرنے کے لئے اس کوئی میں ادارے کی طرف سے ایک ملازم بھی موجود تھا جس کا نام فرید تھا جبکہ جیز اپنے ساتھیوں سمیت کسی اور کالوں میں رہائش پذیر تھا اور ماریا پا کیشیا ایسے پورٹ سے ہی ان سے

دے دیا۔

”کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں ..... اچانک اس کے کانوں میں ایک مردانہ آواز پڑی تو اس نے چونک کر دیکھا تو ایک قد اور وجہہ نوجوان کھرا مسکرا ہاتھا۔

”بیٹھو ..... میں نے یہ میز ریزو تو نہیں کرانی ..... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر بھی اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ آپ جیسی خوبصورت اور نوجوان لڑکی کے قریب بیٹھنا باعث افخار ہے ..... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماریا بھی مسکرا دی۔

”خوبصورت باتیں کرتے ہو ..... میرا نام بار برا ہے اور میرا تعلق تارکی سے ہے اور میں یہاں سیاحت کے لئے آئی ہوں ..... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام چوہاں ہے اور میں پاکیشیائی خواہ ہوں ..... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک ویژہ قریب سے گزارا تو ماریا نے چوہاں کے لئے بھی شراب لانے کا آرڈر دے دیا۔

”تھیں کیا یہ مس بار برا ..... مجھے ڈاکٹر نے شراب نوشی سے منع کیا ہوا ہے ..... میرے لئے اپنی جوس لے آؤ ..... چوہاں نے ہٹلے مس بار برا سے اور پھر ویژہ سے کہا تو ویژہ سر بلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

”خدو خال کے لحاظ سے تو آپ قبرص خواہ لگتی ہیں ..... کیا آپ کے والدین قبرص سے تارکی شفت ہو گئے تھے ..... چوہاں نے کہا تو

اور اس کمپنی روڈ پر ایک اہتمامی جدید اور اعلیٰ طبقے کا ہوٹل ہے جسے سلیکٹی ہوٹل کہا جاتا ہے ..... فرید نے کہا۔

”ٹھیک ہے ..... ماریا نے کہا تو فرید کمرے سے باہر چلا گیا۔

کچھ در سوچنے کے بعد ماریا اٹھی اور ڈریسینگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر ایک کار میں سوار کمپنی روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ عمران لا زماً وہاں موجود ہوتا اس لئے اس نے ہوٹل کا رخ کیا تھا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا تھا کہ وہ براہ راست عمران کے رہائشی فلیٹ پر بیٹھ جائے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ اس طرح عمران اس کی طرف سے منتکوں ہو سکتا تھا۔ وہ عمران کی تصویر کو کافی غور سے دیکھ چکی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ اسے دیکھتے ہیں پہچان لے گی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سلیکٹی کی شاندار اور عظیم الشان چھ مزلہ عمارت کے سامنے تھی۔ وسیع و عریض پارکنگ میں رنگ برتنی کاروں کا جیسے میلہ لگا ہوا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر جب وہ ہاں میں داخل ہوئی تو ہاں کھا کچھ بھرا ہوا تھا لیکن ہاں کی سجاوٹ اس قدر خوبصورت تھی کہ ماریا دیکھتی رہ گئی۔ اس نے اس قدر خوبصورت انداز کی سجاوٹ قبرص تو کیا ایکریمیا میں بھی نہ دیکھی تھی۔ مشرقی ٹکڑی کی سجاوٹ نے اسے واقعی بے حد خوبصورت بنادیا تھا۔ وہ ایک کونے میں موجود نیبل کی طرف بڑھی اور پھر خالی کرسی پر بیٹھ گئی اور ویژہ کو شراب کا آرڈر

تھا کہ یہ آدمی کسی خاص بحاجتی سے متعلق ہے لیکن وہ اس لئے مطمئن تھی کہ اس نے میک اپ تبدیل کر لیا تھا اور اس کے پاس اصل کاغذات تھے اس لئے اسے کسی صورت کوئی بچان نہ سکتا تھا اور نہ ہی اس نے یہاں کوئی ایسا کام کیا تھا جو جرم کے زمرے میں آتا ہو۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھی۔

”آپ نے واقعی اہتمائی دلچسپ پیشہ اختیار کیا ہے۔ کیا آپ کو یہاں کی پولیس اور انتیلی جنس سے کوئی خطرہ نہیں“..... ماریا نے کہا۔

”پولیس اور انتیلی جنس تو ہماری مشہی میں رہتی ہے۔ یہ لوگ بھاری رقمیں لے کر خاموش رہتے ہیں لیکن یہاں اصل خطرہ ایک سرکاری بحاجتی سے ہے جبے سیکرت سروس کہا جاتا ہے۔“..... چوہاں نے کہا تو ماریا ایک بار پھر چونک پڑی۔ کیونکہ اس نے محوس کیا تھا کہ چوہاں نے دانستہ سیکرت سروس کا نام لیا ہے۔

”یہ کیسی سروس ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہی ہوں“..... ماریا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”چھوڑیں اس ذکر کو۔ اگر آپ اجارت دیں تو میں آپ کو یہاں کی سیاحت کراؤں“..... چوہاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ آپ کا شکریہ۔ ویسے بھی آپ کے پیشے کے بارے میں سن کر مجھے آپ سے خوف آنے لگا ہے۔“..... ماریا نے کہا تو چوہاں کھلکھلا کر بہن پڑا۔

ماریا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کی آنکھوں میں ایک لمبے کے لئے ملکن کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن پھر اس نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

”آپ درست کہ رہے ہیں۔ لیکن ایسا میری پیدائش سے پہلے ہوا تھا۔ آپ بتائیں کہ آپ کیا کرتے ہیں۔“..... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں امپورٹ ایکسپورٹ کا بنس کرتا ہوں۔ لیکن انسانوں کی امپورٹ ایکسپورٹ“..... چوہاں نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماریا ایک بار پھر چونک پڑی۔

”کیا مطلب“..... ماریا نے اہتمائی حرمت بھرے لمحے میں کہا۔ ”آسان لفظوں میں آپ مجھے انسانی استمکر کہہ سکتی ہیں۔“..... چوہاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران ویژرنے اپنی جوں اور شراب سرو کر دی۔

”بہت دلچسپ کاروبار ہے آپ کا۔ لیکن اس کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ کیا لوگ قانونی طور پر دوسرے ممالک میں نہیں آ جاسکتے۔“..... ماریا نے کہا۔

”ہماری خدمات وہ لوگ حاصل کرتے ہیں جو یہاں حکومت اور اس کی بحاجتیوں کو مطلوب ہوں یا پھر ایسے لوگ جو یہاں بڑے ہرام کر کے یہاں سے فرار ہونا چاہتے ہوں۔“..... چوہاں نے کہا تو ماریا نے بے اختیار ہونت بھجنے لئے۔ اسے پہلی بار احساس ہونے لگا

"اے۔ آپ کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے آپ کہاں ٹھہری ہوئی ہیں۔" چوہان نے کہا۔

"میں ایک پرائیویٹ رہائش گاہ پر ٹھہری ہوں۔" ماریا نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر ملاقات ہوگی۔ اب اجازت دیں۔" چوہان نے اٹھتے ہوئے کہا اور بڑھو تیری سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ماریا کی نظریں اس پر بھی ہوئی تھیں۔ چوہان نے کاؤنٹر پر ٹھیکنٹ کی اور پھر ہوٹل سے باہر چلا گیا۔

"یہ شخص مشکوک ہے۔" ماریا نے اس کے ہوٹل سے باہر جانے کے بعد بڑھاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ اگر چوہان مشکوک ہے تو وہ اس کے پاس کیوں آیا تھا۔ کیا اسے پہچان لیا گیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو کیسے اور کیوں۔ یہ تمام سوالات اس کے ذہن میں ابھر رہے تھے۔ وہاں سے انھوں کا پارکنگ میں آئی اور چند لمحوں بعد اس کی پارک، ہوٹل سے نکل کر تیری سے رہائش گاہ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر اس نے ملازم فرید کو بلایا اور اسے کافی لانے کا کہہ کر وہ ڈرائینٹ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ ابھی ڈرائینٹ روم میں پہنچی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی نج ایجی تو اس نے ہاتھ رکھا کر رسیور اٹھایا۔

"لیں۔" ماریا نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ "جیز بول رہا ہوں میڈم۔" دوسری طرف سے جیز کی آواز

سنائی دی تو ماریا جو نک پڑی۔

"تم۔ تم نے کیوں فون کیا ہے جبکہ میں نے تمہیں سخت سے منع کیا تھا۔" ماریا نے اہمیتی غصیلے لمحے میں کہا۔

"میڈم۔ آپ فوری طور پر اور خفیہ طور پر اپنی رہائش گاہ چھوڑ دیں۔ کسی بھی لمحے آپ کی رہائش گاہ پر سیکرٹ سروس کا ریڈ ہو سکتا ہے۔ آپ عذابی کالوں کی کوئی نمبر ایک تو ایک ہیں پہنچ جائیں۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی۔" دوسری طرف سے جیز نے تیر تیر لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہری رابط ختم ہو گیا تو ماریا کے پھرے پر شدید تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ تیری سے دوسرے کمرے کی طرف بڑھی اور ضروری اسلک اور کرنٹی لے کر وہ خاموشی سے کوئی تھی کے عقب میں آگئی۔ اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور باہر گلی میں آگئی۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی اور وہ ڈرائیور کو عذابی کالوں کا کہہ کر چھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ماریا نے کالوں کے پہنچے چوک پر ٹیکسی رکوانی اور کرایہ دے کر ائے بڑھ گئی۔ رات کافی گہری ہو چکی تھی اس کے باوجود کالوں کی سڑک پر کاریں آ جا رہی تھیں۔ کوئی ٹیکسی کی طرز تعمیر سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ اعلیٰ طبقے کا علاقہ ہے۔ تھوڑی در بعد وہ کوئی نمبر ایک سو ایک کے بند پھانک کے سامنے موجود تھی۔ اس نے کال بیل کا بین پریس کیا تو پھانک کا چھوٹا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آیا۔ گواں نوجوان نے میک کر کھا تھا لیکن ماریا اسے پہچان گئی تھی۔

”یہ“ ..... اس نوجوان نے حریت بھری نظرؤں سے باریا کہ دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں ماریا ہوں روئاللہ“ ..... ماریا نے کہا تو نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ - اوہ میڈم آپ - آئیے سچیف آپ کے لئے اہتمائی بے بین ہیں“ ..... روئاللہ نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا تو ماریا اندر داخل ہو گئی - تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں جیز کے ساتھ موجود تھی۔

”یہ تم نے کیا حکم جاری کر دیا ہے کہ مجھے اس طرح چھپ کر ہبھاں آنا پڑا ہے“ ..... ماریا نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

”میڈم - آپ کی حفاظت میرے لئے ضروری تھی اس لئے میں نے ڈسار گو کو آپ کی نگرانی پر مامور کر دیا تھا - ڈسار گو ایف ایس کی مدد سے آپ کی نگرانی کرتا رہتا اور پھر آپ جب ہوتل سلیکنی گلین تو ایک مقامی آدمی نے آپ سے ملاقات کی - اس کی عرکات پر اسرا ر تھیں جس پر ڈسار گونے اسے چھیک کیا۔ اس نے ہوتل سے باہر نکل کر ایک پبلک فون بوٹھ سے جو لیانا میٹھی کو کال کر کے اسے کہا کہ ہوتل سلیکنی میں اس نے ایک عورت کو چھیک کیا ہے جو قد و قامت کے لحاظ سے ماریا سپیشنس کی عورت سے ملتی ہے اور پھر جب آپ ہوتل سے واپس اپنی رہائش گاہ ہمچیں تو یہ آدمی بھی وہاں پہنچ گیا - ڈسار گو اسے چھیک کرتا رہا - اس نے ٹرانس میڈیا پر ایک بار پھر جو لیا کو کال کیا اور اسے بتایا کہ آپ فلاں کوٹھی میں پہنچ گئی ہیں اور

یہاں صرف ایک آدمی موجود ہے جس پر اس جو لیا نے کہا کہ وہ گروپ کو بھیج رہی ہے تاکہ آپ کو بے ہوش کر کے انداز کیا جاسکے اور پھر آپ پر تشدد کر کے آپ سے پوچھ گئی کی جائے۔ پھر انہیں ڈسار گو نے مجھے اطلاع دی تو میں نے آپ کو فوری طور پر وہاں سے نکلنے کے لئے کہا اور اپنے ذا آدمی وہاں بھیج دیئے تاکہ جسیے ہی یہ لوگ کوٹھی کے اندر داخل ہوں تو وہ انہیں بے ہوش کر کے ہبھاں لے آئیں - اس طرح ہم ان سے تفصیل سے پوچھ گئے کہ سکنی گئے کہ ان کا تعلق کس گروپ سے ہے اور انہوں نے یہ سب کیوں کیا ہے۔ ..... جیز نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تم نے حماقت کی ہے جیز - جب میرا تم سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا تو پھر تم نے خواہ ہبھاں ڈسار گو کو میرے پیچے کیوں لگا دیا - تم نے مجھے مشکوک بنادیا ہے حالانکہ وہ جو چاہے کرتے میں ان کے شک کو دور کر دیتی اور پھر ان سے میرا اہتمائی قربی رابطہ ہو جاتا۔“ ..... ماریا نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

”میڈم - یہ سب کچھ میں نے آپ کی حفاظت کے لئے کیا ہے - میرا ذاتی خیال ہے کہ ان لوگوں کا تعلق پاکیشی سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایک بار جس کے پیچے پڑ جائیں آسانی سے اس کا میچا نہیں چھوڑتے“ ..... جیز نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے - تم فوراً معلوم کرو کہ وہاں ان لوگوں نے آپریشن شروع کیا ہے یا نہیں“ ..... ماریا نے کہا۔

"ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہاں صرف ایک آدمی نگرانی پر موجود ہے اور مزید لوگ نہیں آئے۔ شاید وہ رات کے آخری پہر کا انتظار کر رہے ہیں۔ جیز نے کہا۔

"میں وہاں دوبارہ جا رہی ہوں۔ تم ڈسار گو، کو واپس کال کر لو اور اب تم اپنے مشن پر توجہ دو اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ ماریا نے غصیلے بھی میں کہا اور انھی کھڑی ہوئی۔

"میں مینیم۔ آئیے میں آپ کو خود وہاں ڈرپ کر آتا ہوں اور ڈسار گو کو واپسی پر لیتا اون گا۔ جیز نے کہا تو ماریا نے اشناز میں سرہلا دیا اور پھر تقسیماً آدھے گھنٹے بعد جیز نے ماریا کو اس کی رہائش گاہ سے کچھ فاصلے پر چھوڑا اور خود آگے بڑھ گیا۔ ماریا وہاں سے پیسل چلتی ہوئی اپنی رہائش گاہ کی عقیقی کلی میں پہنچی اور عقیقی دروازہ جو ہنگے سے کھلا ہوا تھا اس سے اندر داخل ہو کر ان نے دروازہ بند کر دیا اور پھر اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا لیکن یہ سانس لینا ہی اس کے لئے قیامت ہو گیا۔ اس کا دماغ یکخت کسی تیز رفتار لٹوکی طرح گھوما اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک دلدل میں دبایا جلا گیا اور پھر جس طرح گھپ اندر ہرے میں جگنو چکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی کرن چکی اور آہستہ آہستہ اس کا ذہن بیدار، توتا چلا گیا۔ اس نے جے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لئے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ اپنی رہائش گاہ کی بجائے ایک بڑے کمرے میں کرسی پر

بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے جسم کو رسی کی مدد سے کر سی کے ساتھ جکڑا ہوا ہے۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور اس میں آٹھ سے زائد کر سیاں موجود تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ماریا پچھلے لمحوں تک تو ہونتھی خاموش بیٹھی رہی اور پھر اچانک فون کی گھنٹی کی آواز اس کے کافوں میں پڑی تو وہ چونک پڑی اور پھر رسیور اٹھایا گیا۔

"ابھی ہوش میں نہیں آئی۔ البتہ اس کے ملازم سے پوچھ گھومنا مکمل ہو چکی ہے۔ اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ ایک مرداش آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر ماریا چونک پڑی کیونکہ یہ آواز جوہاں کی تھی جو اسے سلیکٹی ہو میں ملا تھا۔ پھر کچھ در بر بعد رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ تو ماریا نے رسی کھونے کی کوشش کی لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ تو ان کا شکب ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہتی تھی اور اسی لئے تو وہ جیز سے مل کر واپس آئی تھی۔ اب وہ جوہاں کا انتظار کر رہی تھی۔

”بندھی ہوتی ہے اور بے ہوش ہے۔“..... چوہاں نے جواب

دیا۔  
”پہلے تم مجھے تفصیل سے وہ پوانتس بتاؤ جن کی وجہ سے تم نے اسے مشکوک کیا۔“..... جو لیا نے کہا۔ اس دوران وہ اندر ورنی عمارت کے ایک کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

”میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا ہے کہ میں ہوٹل سلیمانی سے باہر آیا تو میں نے اس عورت کو ڈائیننگ ہال میں داخل ہوتے دیکھا۔ ہرے ہرے سے وہ تارکی خداود کھائی دیتی تھی جس پر میں چونکا اور پھر میں نے اس کے قدوقامت کو عنور سے دیکھا تو اس کا قدوقامت بالکل وہی تھا جو آپ نے بتایا تھا۔ میں ڈائیننگ ہال میں اس کے پاس چلا گیا اور پھر اس سے باتیں شروع کر دیں۔ میں نے جان بوجھ کر ایسی باتیں کیں جس سے اس کی اصلیت سامنے آجائے اور پھر ان باتوں پر وہ چوکنگی ضرور لیکن اس نے بڑے ماہراں انداز میں اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اس پر میرا شک پختہ ہو گیا اور میں اس کی نگرانی کرتا رہا۔ رات گئے جب وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچی تو وہاں ایک ملازم موجود تھا اور پھر میں نے آپ کو کال کر کے صورت حال بتا دی تو آپ نے مجھے انتظار کرنے کے لئے کہتا تاکہ آپ صدر اور دوسرے ساتھیوں کو بھیج سکیں لیکن پھر آپ نے خود کال کر کے مجھے کہا کہ میں اسے بے ہوش کر کے کسی اور جگہ پہنچا دوں تاکہ اس سے پوچھ کچھ کی جا سکے سچانچے میں نے کوئی تھی کے اندر بے ہوش کرنے والی

جو لیا نے کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر مخصوص انداز میں ہارن۔ جایا تو کچھ در بعد کوٹھی کا چھوٹا پھانٹک کھلا اور چوہاں باہر آگیا۔

”پھانٹک کھلو چوہاں۔“..... جو لیا نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر کہا تو چوہاں نے اختبات میں سرہلایا اور تیزی سے مڑ گیا۔ تھوڑی در بعد بڑا پھانٹک کھلا تو جو لیا کار اندر لے گئی۔ اندر پورچ میں ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ جو لیا نے اپنی کار بھی پورچ میں کھڑکی کی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ یہ کوٹھی فور شارز کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال ہوتی تھی اور جو لیا یہاں پہلی بار آئی تھی۔

”چوہاں۔ اس مشکوک عورت کی کیا پوزیشن ہے۔“..... جو لیا نے کہا۔

کے سامنے بیٹھ گئی۔

”یہ تربیت یافتہ ہے لہذا اس کے عقب میں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔“..... جو لیا نے چوبان سے کہا تو چوبان سرپلاتا ہوا آگے پڑھا اور پھر وہ اس لڑکی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

”یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔“ - لڑکی نے کہا۔

”پہلے میری بات اٹھیتیاں سے سن لو۔ مداخلت مت کرنا۔“ - پھر تم سے تفصیل سے بات ہو گی۔ تمہارا اصل نام ماریا ہے اور تم قبرص کی سرکاری بجنسی سوزانو کے ایک سیکشن کی انجمنی ہو اور تمہارے سیکشن نے پہلے بھی یہاں کارروابی کر کے ایک فارمولہ اڑایا اور اسے اسرائیل بھجوایا اور اب تمہارا سیکشن اسرائیل کے کہنے پر یہاں سراسکس ریز کے مرکز کو جاہا کرنے کے لئے آیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم اور تمہارا سیکشن قبرص سے چار ٹرڈ طیارے کے ذریعے تاریکی پہنچا اور پھر تاریکی سے کافرستان اور کافرستان سے یہاں پا کیشیا پہنچا ہے۔“..... جو لیا نے کہا تو سامنے بیٹھی، ہوئی لڑکی کی آنکھوں میں چند لمحوں کے لئے حریت کے تاثرات نمودار ہوئے۔

”یہ سب تم کیا کہہ رہی ہو۔ میرا نام تو بار برا ہے اور میں تاریکی تذبذب ہوں اور میں تاریکی سے اکیلی سیاحت کے لئے آئی ہوں۔“ - لڑکی نے پڑے سپاٹ سے لجھ میں کہا۔

”تم چاہتی ہو کہ تم پر تشدد کیا جائے۔“..... جو لیا نے غصیلے لمحے

گیس فائز کی اور اسے انخا کر کر یہاں لے آیا۔“..... چوبان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ تو وہ باتیں ہیں جو پہلے ہی میں سن چکی ہوں۔ میں تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ اس پر شک کی کیا وجہ تھی کیونکہ تم نے بتایا ہے کہ تم نے میک اپ بھی چیک کر لیا ہے۔ یہ میک اپ میں بھی نہیں ہے اور اس کے کاغذات بھی درست ہیں۔“..... جو لیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”جو میرے ذہن میں باتیں آئیں وہ میں نے بتا دی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے واقعی غلط فہمی ہوئی ہو۔“..... بہر حال آپ چیک کر لیں پھر جیسے آپ حکم دیں۔“..... چوبان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”او۔“..... جو لیا نے کہا تو چوبان اسے لے کر اس کرٹے میں آگیا ہجھاں اس نے لڑکی کو کرسی سے باندھ رکھا تھا۔ وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو دونوں ہی یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ لڑکی ہو شیں آچکی تھی اور اس کے پھرے پر اہتمانی حریت کے سماں سماں قدرے خوف کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

”یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔“ - تم کون ہو اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ - اوہ۔ - اوہ۔ - تم تو چوبان ہو۔ - وہی جو پہلے مجھے ہوئی سلکی میں لے تھے۔ - یہ سب کیا ہے۔ - اس لڑکی نے انہیں دیکھتے ہی اہتمانی پر لیشان سے لجھ میں کہا تو جو لیا کو محسوس ہوا کہ یہ لڑکی دراصل خوفزدہ نہیں ہے بلکہ اداکاری کر رہی ہے۔ وہ کرسی گھسیٹ کر اس

میں کہا۔

وپس اس علاقتے کی طرف بڑھی چلی جا بہری تھی جہاں ان کی رہائش تھی۔ لیکن جب وہ کار کو رہائشی بلڈنگ کی مخصوص پارکنگ میں روک کر نیچے اتری تو اس کی نظریں پارکنگ میں موجود ایک کار پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونکہ پڑی کیونکہ یہ کار عمران کی تھی۔

”عمران اور اس وقت نہیں“..... جو لیا نے اہتمانی حریت بھرے لجھے میں بڑھاتے ہوئے کہا کیونکہ اس وقت رات آدمی سے زیادہ گزر چکی تھی اس لئے جو لیا کو عمران کی کار دیکھ کر بے حد حریت ہوتی تھی وہ تیری سے آگے بڑھی اور اپنے فلیٹ کے دروازے پر پہنچی تو اس کی آنکھیں حریت سے پھیلیں چلی گئیں کیونکہ عمران اس کے فلیٹ کے بند دروازے سے پشت لگائے اہتمانی اطمینان سے بیٹھا، وہ اتحا اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سوربا ہو لیکن اس کے پھرے پر اہتمانی گھری مخصوصیت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”عمران۔ عمران۔ تم بھی کیوں بیٹھے ہو“..... جو لیا نے تو پر کر آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے عمران کو بازو سے پکڑ کر تقریباً جھخوڑا۔

”ارے۔ ارے میں اس قدر خوبصورت خواب دیکھ رہا تھا اور تم نے مجھے جکاؤ دیا۔“..... عمران نے آنکھیں کھول کر منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھکٹے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”کیسیما خواب تھا۔“..... جو لیا نے بھٹانے ہوئے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے چابی نکالی اور

کوئی عام لڑکی نہیں ہوں اور تمہیں بھی اب بھلکنا پڑے گا۔ لڑکی نے اہتمانی غصیلے لجھے میں کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی۔

”تمہارا یہ رد عمل بتا رہا ہے کہ تم واقعی عامی لڑکی ہو۔ ماریا نہیں، مار۔ ٹھیک ہے، تمہیں چھوڑ دیتے ہیں لیکن اب تم مسلسل ہماری نگرانی میں رہو گی سچوہاں اسے واپس پہنچا دو۔“..... جو لیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور باہر آگئی تو چوہاں بھی اس کے پیچے باہر آگئی۔

”مس جو لیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔“..... چوہاں نے باہر آکر حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”چوہاں۔ یہ لڑکی بے حد تربیت یافتہ ہے لہذا موجودہ حالات میں ہم اس پر جس قدر بھی تشدد کریں گے یہ ہمیں کوئی بات نہیں بتائے گی۔ البتہ اسے چھوڑ کر ہم اس کی نگرانی کریں تو لا محالہ اس کے ساتھی اس سے ملیں گے یا فون پر رابط کریں گے تو اس طرح اسے چیک کیا جا سکتا ہے۔“..... جو لیا نے چوہاں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اس کی گردن کے عقیقی حصے میں زیر واپس شدناگا دیا جائے اے کسی صورت بھی اس کا علم نہیں ہو گا۔“..... چوہاں نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس کی نگرانی باقاعدہ کرنا ہو گی۔“..... جو لیا نے کہا اور تیری سے اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار

”ایک پری میرے سر میں سرسوں کے تیل کی ماش کر رہی تھی اور ہر کہہ رہی تھی کہ تمہارے سر میں اس قدر فشکی ہے کہ یوں لگاتا ہے جیسے تمہارا سر دنیا کا سب سے بڑا صحراء ہو جہاں دور دور تک پانی کا نام و نشان ہی نہیں۔“..... عمران نے کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی۔ ”تم اس وقت رات گئے ہیاں آئے کیوں تھے۔“..... جو لیا نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

”میں ادھر سے گزر رہا تھا کہ مجھے خیال آیا کہ جیب میں پیسے بھی نہیں ہیں اور رات کا کھانا بھی میں نے نہیں کھایا کیونکہ سلیمان کاؤں گیا ہوا ہے۔“..... چنانچہ میں نے سوچا کہ مس جو لیا کو فرمائش کی جائے کہ وہ کھانا کھلا دے کیونکہ بھوکے کو کھانا کھلانا کارثواب ہے اور خواتین کو سب سے زیادہ ثواب کی ضرورت ہوتی ہے۔“..... عمران کی زبان روائی ہو گئی۔

”کیوں۔ خواتین کو کیوں ضرورت ہوتی ہے ثواب کی۔ کیا مطلب جو لیا نے کہا۔

”اس لئے کہ خواتین کی زبان میں تلمی اور پھرے پر کر ٹکی بڑھتی جا رہی ہے اور یہ دونوں صفات انسان کو ہہنم میں ہنچا دیتی ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”تمہاری پوری زندگی اسی طرح فضول باتیں کرتے ہوئے گزر جائے گی۔ بیٹھو۔“..... جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ

ریفیجیریٹ کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ریفیجیریٹ سے جوس کے دو ڈبے نکالے اور ایک ڈبہ عمران کے سامنے رکھ دیا اور خود دوسری طرف موجود کریں پر بیٹھ گئی۔

”عمران چوہاں نے ایک لڑکی کو مشکوک بھکر گھر لیا تھا۔ میں دیں سے آ رہی ہوں۔ یہ لڑکی بے حد تربیت یافتہ لگتی ہے۔“..... ابھی میں نے چوہاں سے کہا ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر اس کی نگرانی کرے لیکن اب میں سوچ رہی ہوں کہ اس پر تشدد کر کے اگر اس سے معلومات حاصل کر لی جاتیں تو زیادہ بہتر تھا۔“..... جو لیا نے لیکھت اہمیتی سنبھیہ لمحے میں کہا۔

”وہ لڑکی جس سے چوہاں ہو ٹھیں سلیکٹی میں ملا تھا۔“..... عمران نے کہا تو جو لیا بے اختیار جو نکل پڑی۔

”اوہ۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے۔“..... جو لیا نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں اس وقت ہو ٹھیں سلیکٹی میں موجود تھا جب چوہاں لڑکی سے جا کر ملا تھا۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم وہاں کیا کرنے لگے تھے۔“..... جو لیا نے قدرے مشکوک لمحے میں کہا۔

”ڈز کرنے کیونکہ سلیمان کاؤں گیا ہوا ہے اس لئے راوی عیش ہی عیش لکھتا ہے۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

”ہونہسے۔ سلیکٹی میں ڈز کرنے کے باوجود تم بھوکے ہو۔“

کیوں۔ جو یا نے مصنوعی غصے سے آنکھیں نکلتے ہوئے کہا۔  
”ارے۔ ان تکلف زدہ ہوٹلوں میں بھلا کھانا کہاں کھایا جاسکتا  
ہے۔ ہمذب بن کر نشانی کے طور پر کھانا صرف سونگاہی جاتا ہے  
اور پھر بل پوزے کھانے کا دینا پڑتا ہے۔ عمران نے منہ بناتے  
ہوئے کہا تو جو یا بے اختیار ہنس پڑی۔

”تم نے اس لڑکی کو دیکھا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے۔“ جو یا  
نے کہا۔

”اگر مان جائے تو بڑی نہیں ہے۔“ عمران نے بڑے عاشقانہ  
لہجے میں جواب دیا تو جو یا ہونٹ بیخچے کچھ درستک اس طرح عمران  
کو دیکھتی رہی جیسے ابے کپا جبا جانا چاہتی ہو۔

”ارے۔ ارے۔ میرا مطلب تھا کہ اگر مان جائے اور تمہیں  
معلوم ہے کہ خواتین ہاں کرتا جانتی ہی نہیں۔“ عمران نے  
قدرے بوکھلا جائے ہوئے لہجے میں ہما تو جو یا نے بے اختیار ایک  
طویل سانس لیا۔

”تم سب مردوں کی ایک ہی نفسیات ہے۔ جہاں لڑکی کو دیکھا  
فوراً اس پر نیکھ گئے۔“ جو یا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”رتکھنے والی بات تو غلط ہے مس جو یانا۔ البتہ یہ کہہ سکتی ہو کہ  
جہاں کوئی لڑکی رتکھنے کی کوشش شروع کرتی ہے تو ہر بار یہ  
کوشش کامیاب نہیں ہوتی۔ کہیں قالم سماج درمیان میں دیوار بن  
جاتا ہے اور کہیں صدر کی یادداشت۔“ عمران نے ہما تو جو یا کا

ستا ہوا پھرہ یکخت اس طرح کھل اٹھا جیسے عمران کی بات نے اس کے  
دل کی تاروں کو چھیڑ دیا ہو۔

”میں جو پوچھ رہی ہوں وہ بتاؤ۔ اس لڑکی کے بارے میں تمہارا  
کیا خیال ہے۔ کیا اسے دوبارہ اغوا کرایا جائے یا اس کی نگرانی کی  
جائے۔“ جو یا نے کہا۔

”تم نے درست فیصلہ کیا ہے جو یا۔ یہ لڑکی اگر تربیت یافتہ  
ہے تو اس سے کچھ حاصل نہ ہو سکے گا۔ لیکن یہ بھی بتاؤں کہ اگر یہ  
واقعی تربیت یافتہ ہے تو پھر یہ صحیح ہی پاکیشیا سے چلی جائے گی اور پھر  
کسی اور سیکھ اپ میں واپس آئے گی۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ پھر تو میں نے واقعی غلط کیا ہے۔ میں چوبہن سے  
بات کرتی ہوں کہ اس نے کہاں سے اس لڑکی کو اغوا کیا تھا۔“ جو یا  
نے کہا اور فون کی طرف بڑھ گئی۔

”ٹرانسیسٹر بات کرو۔ چوبہن ابھی اپنے فیٹ پر نہیں چہنا ہو  
گا۔“ عمران نے ہما تو جو یا نے اشیات میں سر ملا لیا اور پھر اٹھ کر وہ  
اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی فر بعد وہ واپس آئی تو اس  
کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا چوپانا سائز ٹرانسیسٹر تھا۔ عمران نے  
اس کے ہاتھ سے ٹرانسیسٹر یا اور پھر اس پر جوبہن کی مخصوص فریکونسی  
ایڈجسٹ کر دی۔

”مجھے دو۔ میں بات کرتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔  
”میں خود بات کروں گی۔ اس وقت لیڈر میں ہوں۔“ جو یا

نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور جو لیا نے ٹرانسیسیڈر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ جو لیا کالنگ“..... جو لیا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں۔ مس جو لیا میں چوہاں بول رہا ہوں۔ اور“..... کچھ در بعد چوہاں کی آواز سنائی دی۔

”چوہاں۔ تم نے اس لڑکی کو واپس ہبھا دیا ہے یا نہیں۔ اور“..... جو لیا نے پوچھا۔

”ہاں مس جو لیا۔ میں اسے ہبھا کر ابھی فلیٹ پر ہبھا نہیں تھا کہ آپ کی کال آگئی۔ اور“..... چوہاں نے کہا۔  
”کیا ایڈریس ہے اس کو ٹھی کا۔ اور“..... جو لیا نے پوچھا تو چوہاں نے ایڈریس بتایا۔

”آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔ اور“..... چوہاں نے کہا۔

”ہاں۔ عمران یہاں میرے فلیٹ پر موجود ہے اور عمران نے کہا کہ کہ اگر یہ لڑکی تربیت یافتہ ہے تو پھر ضروری نہیں کہ وہ یہاں رہے۔ وہ کل صبح یہاں سے نکل جائے گی اور پھر کسی اور میک اپ میں واپس آجائے گی اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں نگرانی کرنے کی بجائے اس سے تمام معلومات فوراً حاصل کر لینی چاہیں۔ اور“..... جو لیا نے کہا۔

”میں نے اس کی گردن کی عقبی سائیڈ پر کٹ لگا کر زیر و ایکس نصب کر دیا ہے اس لئے یہ جو مرضی کرتی رہے ہم نے چھپ نہیں سکتی۔ اور“..... چوہاں نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تمہاری بات بھی درست ہے۔ پھر بہتر یہ ہے کہ انتظار کیا جائے۔ شاید کوئی کام کی بات سلمتی آجائے۔ اور اینڈ آل۔“..... جو لیا نے کہا اور ٹرانسیسیڈر کر دیا۔

”تم نے ارادہ کیوں بدل دیا۔“..... عمران نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”زیر و ایکس نصب ہونے کے بعد اب یہ لڑکی کچھ بھی کرے چھپ نہ سکے گی اس لئے ابھی تشدد بے کار ہے۔“..... جو لیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر مجھے اجازت۔ میں بھی جا کر سو جاؤں۔“..... عمران نے کہا۔

”جہلے تم بتاؤ کہ تم یہاں آئے کیوں تھے اور سنو۔ میں صرف چ سننا پاہتی ہوں۔“..... جو لیا نے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ چھیف نے تمہیں صرف فارن۔ ٹیم کے گروپ کا لیڈر بنایا ہے جبکہ فورسٹارز کا لیڈر میں ہوں اور چوہاں فورسٹارز کا ممبر ہے۔ تمہارے گروپ کا نہیں اس لئے چوہاں نے چھلے چھے فون کر کے رپورٹ دی تو میں نے اسے کہا کہ وہ تمہیں کال کرے کیونکہ یہ سب کچھ یہاں پاکیشیا میں ہو رہا ہے اور یہاں کی

انچارج تم، هو اور پھر جوہان نے تمہیں کال کیا اور میں مہماں اس لئے آیا تھا کہ تم سے حالات معلوم کر سکوں۔ عمران نے سمجھیہ لجھ میں کہا۔

”میں نے کتنی بار کہا ہے کہ تم سیکرت سروس میں ترقہ مت ڈالوں یعنی تم باز نہیں آتے۔“ جویا نے غصیلے لجھ میں کہا۔

”میں نے تو بہت کوشش کی کہ تک طرح صدر خطبہ نکاح یاد کر لے لیکن اب کیا کروں۔ بہ حال فور سٹارز ایک حقیقت ہے اور ایک علیحدہ تنظیم ہے اس لئے کسی ترقہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہارے گروپ نے کیا کیا ہے۔“ عمران نے سسکراتے ہوئے کہا۔

”ان پانچ افراد کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک وہ ٹرینیں نہیں، تو سکے۔“ جویا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”حالانکہ جوہان نے اس لڑکی کو ٹرینیں کر لیا اور یہ لڑکی، اس سیکشن کی لیڈر ہے۔ میرا خیال ہے کہ فارن نیم اپنے نام کی طرح فارن نیں جا کر ہی کام کرتی ہے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”پھر وہی بکواس۔ چلو اٹھو چلے جاؤ مہماں سے۔“ جویا نے غصیلے لجھ میں کہا تو عمران بے اختیار اٹھ کردا ہوا۔

”اگر تم نہیں چاہتے کہ کامیابی حاصل کرو تو تمہاری مرضی۔ اللہ حافظ۔“ عمران نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”رکو۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔“ جویا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”مطلب معلوم کرنا ہے تو آدمیرے ساتھ۔ میں چاہتا ہوں کہ بلد از جلد ان کا خاتمه کر کے اسرائیل کا رخ کروں اور تم معاملات کو لھا رہی ہو۔“..... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جویا چند لمحے خاموش کھڑی رہی جیسے فیصلہ نہ کر پا رہی ہو اور پھر اس نے بے اختیار کا ندھے اچکائے اور قدم بڑھاتی ہوئی عمران کے پیچے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

جیز اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا  
اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔  
”کیا ہوا؟“..... جیز نے چونک کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔  
”کامیابی بس“..... آنے والے نے کہا تو جیز کے چہرے پر  
اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔  
”یہ شواہد تفصیل بتاؤ“..... جیز نے کہا۔  
”باس۔ کارسن کا اس عمارت میں کام کرنے والے ایک آدمی  
سے رابطہ ہو گیا ہے۔ یہ آدمی وہاں سکورٹی میں ملازم ہے اور خاصا  
لالچی ثابت ہوا ہے۔ میں نے میڈم روزی کے ذریعے اسے بلایا ہے۔  
وہ اس وقت میڈم روزی کی رہائش گاہ پر پہنچنے والا ہے۔ آپ میرے  
ساتھ چلیں اور اس سے تفصیلی بات چیت کر لیں“..... آنے والے  
نے کہا۔

”ہمارے خلاف کوئی نہ پتو نہیں ہے۔“..... جیز نے کہا۔  
”ایسی کوئی بات نہیں بس۔ میں نے ہر طرف کا خیال رکھا  
ہے۔“..... آنے والے نے کہا تو جیز نے رسیور انٹھایا اور نمبر پر میں  
کرنے شروع کر دیئے۔  
”واستھ روز کلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز  
ستانی دی۔

”میڈم روزی سے بات کراؤ۔ میں ان کا دوست بائیکل بول رہا  
ہوں“..... جیز نے بدلتے ہوئے لبچ میں کہا۔  
”میڈم اپنی کی رہائش گاہ پر ہیں۔ آج ان کا کلب آنے کا پروگرام  
نہیں ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”ان کی رہائش گاہ کا نمبر دے دیں“..... جیز نے کہا۔  
”سوری۔“..... میں اس کی اجازت نہیں ہے۔“..... دوسری طرف  
سے روکھے لبچ میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیز  
نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات  
اچھا آئے تھے۔ وہ شاید چیک کرنا چاہتا تھا اور جب اسے بتایا گیا کہ  
میڈم روزی رہائش گاہ پر ہے اور اس کا کلب آنے کا پروگرام نہیں ہے۔  
تو وہ بھکھ گیا کہ اس آدمی کی وجہ سے اس نے کلب آنے کا ارادہ ملتوقی  
کر دیا ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بوار ہو کر رہائش گاہ سے  
یا ہر آگئے۔ ڈرائیور نگ سیٹ پر وہ آدمی تھا جس نے جیز کو اطلاع دی  
گئی جبکہ جیز سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

”بَاسِ - مَيْدَمْ كَا كِيَا ہوا۔ ڈسَارْ گُوْ کو تو آپ سا تھے نے آئے تھے۔“ ڈرَايُورْ نے پوچھا تو جیز بے اختیار ہنس پڑا۔ ”مَيْدَمْ کا نکر آڈ بڑے بھرپور انداز میں سیکرٹ سروں سے ہو چاہے اور مَيْدَمْ نے انہیں واقعی اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔“ جیز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ”وہ کیسے بَاسِ - کیا ہوا ہے۔“ ڈرَايُورْ نے چونک کر جرت بھرے لجھے میں کہا۔

”مَيْدَمْ نے مجھے ابھی کال کیا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ انہیں اغوا کر کے کسی اور جگہ لے جایا گیا جہاں اس مقامی آدمی چوہاں کے ساتھ ایک سوئیں خُزاد لڑکی آئی اور پھر اس نے مَيْدَمْ کو ہمارے بارے میں پوری تفصیل بتادی تاکہ مَيْدَمْ کے رد عمل کو چیک کر سکے اور پھر لڑکی نے اس آدمی کو مجبور کر دیا کہ مَيْدَمْ کو دوبارہ بے ہوش کر کے واپس ان کی رہائش گاہ پر چھوڑائے لیکن مَيْدَمْ جانتی تھی کہ اس نے چھوڑا گیا ہے کہ وہ اس کی نگرانی کرنا چاہتے ہیں۔“ ڈرَايُورْ مَيْدَمْ نے ہوش میں آکر سب سے پہلے اراکس مشین کے چھانپے مَيْدَمْ کی تو مَيْدَمْ کو معلوم ہو گیا کہ اس کی گردن کے عقبی طرف کٹ لگا کر اندر جدید ترین شیلی ویو بٹن زیر دا یکس نصب کیا گیا ہے۔ مَيْدَمْ نے اراکس مشین کے ذریعے اپنی چینگ کی اسے حاصل کرنے آئی تھی لیکن اس کی گردن میں زیر دا یکس نصب ہونے کی اطلاع چونکہ چیف کو مل گئی ہے اس نے سوزانو سے اسے آؤٹ کر کے بلاک کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے اس نے اس کی جان بچائی جائے اور اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروں اور عمران کو وہ لمحائیں گی جبکہ اس دوران ہم باکل علیحدہ رہے

بعد مَيْدَمْ نے بتایا کہ وہ سوئیں خُزاد لڑکی رات گئے عمران کے ساتھ اس کو ٹھیکی میں داخل ہوئی لیکن چونکہ کوئی خالی تھی اس لئے وہ چینگ کر کے واپس چلے گئے۔“ جیز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”انہیں زیر دا یکس کے بارے میں بھی تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اسے آف کر دیا گیا ہے۔“ ڈرَايُورْ نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ اس نے مَيْدَمْ نے اب فیصلہ کیا ہے کہ وہ آج خود اس عمران کے فیصلہ پر جا کر اس بے طلے گی اور اس سے مدد طلب کرے گی۔“ جیز نے کہا۔“ مدد طلب کرے گی۔ کیا مطلب؟“ ڈرَايُورْ نے چونک کر کہا۔

”تمہیں مَيْدَمْ کی ذہانت کا تو علم ہے۔“ مَيْدَمْ اس عمران سے مل کر اسے بتائے گی کہ کس طرح اسے اغوا کیا گیا اور کس طرح اس کی گردن کے عقب میں شیلی ویو بٹن زیر دا یکس نصب کیا گیا اور پھر مَيْدَمْ اس عمران کو بتائے گی کہ اس کا تعلق واقعی قرص سے ہے اور وہ اس فارمولے کا دوسرا حصہ حاصل کرنے آئی تھی لیکن اس کی گردن میں زیر دا یکس نصب ہونے کی اطلاع چونکہ چیف کو مل گئی ہے اس نے سوزانو سے اسے آؤٹ کر کے بلاک کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے اس نے اس کی جان بچائی جائے اور اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروں اور عمران کو وہ لمحائیں گی جبکہ اس دوران ہم باکل علیحدہ رہے

کراپنا کام کرتے رہیں گے ..... جیز نے کہا۔

”غم ان اور اس کے ساتھی اگر میڈم پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کرنا چاہیں تو پھر ..... ڈرائیور نے کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ میڈم نے کار سو ماکی باقاعدہ ٹریننگ لے رکھی ہے اس لئے اس پر ہر قسم کا تشدد بے کار ہے ..... جیز نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی در بعد روازے کے سامنے موجود پرروہ ہٹا اور ایک اوھی غر عورت اندر داخل ہوئی۔ عورت نے اس انداز میں میک اپ کیا ہوا تھا جیسے وہ ابھی جوان ہو۔ اس کے جسم پر قیمتی لباس تھا۔ اس کے پھرے کے مخصوص خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ ابھتائی لالجی اور جریض طبیعت کی مالک ہے۔ جیز کی ملاقات میڈم روزی سے چہلی بار ہو رہی تھی جبکہ جنگر ہلے بھی اس سے مل چکا تھا۔

”میرا نام جیز ہے ..... جیز نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ میں پھانٹک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں۔“ میڈم آپ کا شدت سے انتظار کر رہی ہیں ..... مسلخ آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ڈرائیور دوبارہ ڈرائیور نگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور دوسرا لمحے بڑا پھانٹک کھلا تو وہ کار کو اندر لے گیا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر بننے ہوئے وسیع و عریض پورچ میں روک دی جہاں ہلے سے دو کاریں موجود تھیں۔ مسلخ آدمی پھانٹک بند کر کے واپس آگیا جبکہ جیز اور ڈرائیور دونوں کار سے باہر نکل آئے تھے۔

”آئیے جتاب ..... مسلخ آدمی نے کہا اور پھر وہ دونوں اس کی

رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ کمرہ سینگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

”تشریف رکھیں ۔۔۔ میں میڈم کو اطلاع کرتا ہوں۔۔۔“ مسلخ آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی در بعد روازے کے سامنے موجود پرروہ ہٹا اور ایک اوھی غر عورت اندر داخل ہوئی۔ عورت نے اس انداز میں میک اپ کیا ہوا تھا جیسے وہ ابھی جوان ہو۔ اس کے جسم پر قیمتی لباس تھا۔ اس کے پھرے کے مخصوص خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ ابھتائی لالجی اور جریض طبیعت کی مالک ہے۔ جیز کی ملاقات میڈم روزی سے چہلی بار ہو رہی تھی جبکہ جنگر ہلے بھی اس

سے مل چکا تھا۔

”میرا نام جیز ہے ..... جیز نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ تو آپ ہیں جیز۔ میرا نام روزی ہے اور ان کا نام ہاشم ہے۔۔۔ میڈم نے بڑے بے تکلفانہ لمحے میں کہا اور پھر گزر جو شان انداز میں اس نے جیز سے مصافحہ کیا۔ جیز نے ہاشم سے بھی مصافحہ کیا اور پھر وہ آئنے سامنے بیٹھ گئے۔

”مسٹر جیز۔ ہاشم صاحب اس عمارت میں اسٹیٹس سکریٹی آفیسر ہیں۔ میری ان سے تفصیلی بات ہو چکی ہے۔ اگر آپ انہیں ایک لاکھ ڈالر دیں تو یہ آپ کو ہر قسم کی تفصیلی معلومات مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں۔۔۔ میڈم روزی نے کہا۔

ہیں وہاں سے ایسی ریز پھیلائی جاتی ہیں جو پورے پاکیشیا کا حاصروں کرتی ہیں اور ان ریزی کی وجہ سے پاکیشیا پر اسٹنی حملہ نہیں ہو سکتا۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں۔ جیز نے ہاشم کو بخورد یکھتے ہوئے کہا۔

تو آپ بھی اسی غلط فہمی میں بنتا ہیں۔ ہاشم نے کہا تو جیز بے اختیار چونک پڑا۔

”غلط فہمی۔ کیا مطلب؟“ جیز نے چونک کر کہا۔

”مسٹر جیز۔ آپ کی اطلاع اس حد تک درست ہے کہ چھپے اس عمارت کو اس مقصد کے لئے تعمیر کیا گیا تھا لیکن جب اس کو مرکزوں بنایا کہ تجربات کئے گے تو ان کا خیال غلط ثابت ہوا۔ اس عمارت سے پورے پاکیشیا کے گرد ریز کا حصار نہ ہو سکتا تھا اس لئے اس عمارت کو چھوڑ دیا گیا اور اب وہاں آرمی نشرياتی سنٹر ہے۔“ ہاشم نے کہا۔  
کیا آپ درست کہہ رہے ہیں۔“ جیز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”مجھے غلط بیانی کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ آپ اگر چاہیں تو میں آپ کو سماحت لے جا کر یہ پوری عمارت گھما سکتا ہوں۔“ ہاشم نے کہا تو جیز نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

آپ کو معلوم ہے کہ اب یہ مرکز کہاں قائم کیا گیا ہے۔“ جیز نے کہا۔

”کیا آپ گارنیٰ دیتی ہیں کہ مسٹر ہاشم کی معلومات درست اور حقی ہوں گی؟“..... جیز نے کہا۔

”ہاں سے یہ گارنیٰ میں دیتی ہوں۔“..... میڈم روزی نے کہا۔

”جیگر۔ ایک لاکھ ڈالر کا گارنیٹ چیک میڈم روزی کو دے دو۔“..... جیز نے جیگر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”پچاس ہزار ڈالر میرے بھی ہوں گے۔“..... میڈم روزی نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ دو نوں چیک میڈم روزی کو دے دو۔“..... جیز نے کہا تو میڈم روزی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ ہاشم کا پچھہ ایک لاکھ ڈالر کے چیک کا سنتے ہی پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔ جیگر نے کوٹ کی اندر وہی جیب سے ایک چیک بک نکالی اور پھر اس نے دو چیکوں پر اندر راجات کر کے انہیں چیک بک سے علیحدہ کیا اور پھر دونوں چیک اس نے میڈم روزی کی طرف بڑھا دیئے۔ میڈم روزی نے ایک نظر دونوں چیکوں پر ڈالی اور پھر ایک چیک اس نے ہاشم کی طرف بڑھا دیا اور دوسرا تہہ کر کے اس نے اپنی چیک کی جیب میں ڈال لیا۔ ہاشم نے بھی ایک نظر چیک پر ڈالی اور پھر اسے تہہ کر جیب میں ڈال لیا۔

”اب آپ جو معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ پوچھ لیں۔“..... ہاشم نے مسرت بھرے لیجے میں کہا۔

”ٹارکم جیزیرے کی جس عمارت میں آپ اس سٹیٹ سیکورٹی آفیسر

”آپ نے مجھے بھاری رقم دی۔“ اس لئے میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اس بات کا عالم مجھے اس لئے ہے کہ میں ہمہیں اس عمارت میں تھیں تھا لیکن جب ہمہاں سے مرکز ختم کیا گیا تو نئے مرکز میں بھی مجھے ہی رکھا گیا تھا لیکن وہاں اس قدر سخت انتظامات تھے کہ میں جلد ہی گھبرا گیا اور پھر کچھ عرصے بعد میں نے چکر چلا کر وہاں سے اپنا جواہر و اپس شارکم جھیرے پر کرایا اس لئے مجھے اس بازارے میں وہ کچھ معلوم ہے جو شاید پاکیشیا میں اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو۔“ ہاشم نے کہا۔

”اس کی تفصیل بتائیں۔“ جیز نے کہا۔

”سوری جتاب۔ اگر آپ ایک لاکھ ڈالر مزید دے دیں تو آپ کو یہ تفصیل بتائی جاسکتی ہے ورنہ آپ نے جس عمارت کے لئے ہمہیں چھیک دیا تھا اس کے بارے میں آپ مزید پوچھنا چاہیں تو میں بتانے کے لئے تیار ہوں۔“ ہاشم نے کہا تو جیز کے پھرے پر ایک لمحے کے لئے کھچاو کے تاثرات پیدا ہوئے لیکن پھر اس نے ایک طویل سانیں لیا۔

”جیگر۔ مسٹر ہاشم کو ایک لاکھ ڈالر کا مزید چھیک دے دو۔“ جیز نے کہا۔

”سن۔ مجھے بھی مزید چھیک دو ورنہ ہاشم جھیں کچھ نہیں بتائے گا۔ کیوں ہاشم۔“ میڈم روزی نے جلدی سے کہا۔

”لیں میڈم۔ میں تو آپ کا خادم ہوں۔“ ہاشم نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

”میڈم کو بھی پچاس ہزار ڈالر کا دوسرا چھیک دے دو۔“ جیز نے کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ملا یا اور پھر اس نے جیب سے چھیک بک نکال کر ایک بار پھر دو چھیکوں پر اندر ارجات کر کے اس نے دو چھیک میڈم روزی کی طرف بڑھا دیئے۔ میڈم روزی نے ایک چھیک ساتھ بیٹھے ہوئے ہاشم کی طرف بڑھایا اور دوسرا تہہ کر کے اس نے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

”شکریہ۔ اب پوچھیں کیا پوچھنا ہے۔“ ہاشم نے دوسرا چھیک ٹھہر کر کے اپنی جیب میں ڈال لئے ہوئے اہمیتی صرت بھرے لمحے میں کہا۔

”تم تفصیل سے بتاؤ کہ سرامیکس ریز کا مرکز کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں۔“ پوری تفصیل بتاؤ۔“ جیز نے کہا۔

”تو پھر عنور سے سنو۔ صہیل جیز ہے سرامیکس ریز کا مرکز کا شارکم جیز بے سے شمال مغرب میں واقع ایک اور جیز بے کا شو میں ہے لیکن ان ریز کو فضا میں پھیلانے والا ٹرانسیسیٹر کا شو جیز بے پر نہیں ہیں بلکہ کا شو کے قریب ایک چھوٹا سا فریان ٹاپو ہے جسے عام طور پر صرف ٹاپو ہی کہا جاتا ہے پر ہے۔“ ہاشم نے کہا۔

”اس ٹرانسیسیٹر کی حفاظت کا اس ٹاپو پر کیا انتظام کیا گیا ہے۔“ جیز نے کہا تو ہاشم بے اختیار ہنس پڑا۔

”کیا ہوا۔ تم ہنسے کیوں ہو۔“ جیز نے حرمت بھرے لمحے میں

سکتا ہے۔..... ہاشم نے کہا۔

"میڈم روزی - کیا آپ کے پاس پاکیشیا سے طہ سمندر کا نقش موجود ہے۔..... جیز نے میڈم روزی سے مخاطب ہو کر کہا۔  
"ہاں - میں لے آتی ہوں"..... میڈم روزی نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

"آپ کا میڈم روزی سے کیا تعلق ہے۔..... جیز نے ہاشم سے پوچھا۔

"میں اس کے کلب میں بطور شارپر بڑی پارٹیوں کو لوڈتا ہوں اور اس میں سے مجھے باقاعدہ حصہ ملتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں سیکورٹی میں بھی ملازم ہوں اور میڈم روزی مجھ پر دیے بھی نہ ہریان ہے۔..... ہاشم نے اباشانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو جیز نے اشبات میں سر بلادیا۔ تھوڑی در بعد میڈم روزی واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ تھا۔ اس نے نقشہ کھولا اور اسے در حیانی میز پر پھیلا دیا۔

"مسٹر ہاشم - اب آپ کا شو جیز ہے اور اس ناپو کی نشاندہی کریں۔..... جیز نے کہا تو ہاشم اس نقشے پر جھک گیا اور پھر تھوڑی در بعد اس نے جیب سے قلم نکال کر نقشے پر دو جگہوں پر دائرے ڈال دیئے۔

"یہ ہے کا شو جیز ہے اور یہ ہے ناپو۔..... ہاشم نے کہا تو جیز چند ٹوکن تک غور سے نقشہ کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ایک طویل

کہا تو میڈم روزی بھی حیرت بھری نظر وہ سے ہاشم کو دیکھنے لگی تھی۔  
"میں اس لئے ہنسا ہوں مسٹر جیز کہ وہاں سرے سے کوئی ٹرانسیسٹر ہے ہی نہیں اس لئے اس کی حفاظت کا انتظام کیسا"۔ ہاشم نے کہا۔

"کیا مطلب - ابھی تم کہہ رہے تھے کہ ٹرانسیسٹر ناپور ہے اور پھر تم کہہ رہے ہو کہ وہاں ٹرانسیسٹر نہیں ہے۔..... جیز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹرانسیسٹر کے کہتے ہیں۔..... ہاشم نے کہا۔  
"لوہے کا بہت بلند ناوار جس پر نشیانی آلات نصب ہوتے ہیں۔..... جیز نے کہا۔

"ایسا کوئی ناوار وہاں نہیں ہے۔..... ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر۔..... جیز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔  
"مسٹر جیز - ناپور درختوں کے جھنڈی ہیں اس لئے ٹرانسیسٹر بھی ایک درخت کو بنایا گیا ہے۔ یہ درخت مصنوعی ہے لیکن دیکھنے میں اصل لگتا ہے اس لئے اسے ہچانا نہیں جاسکتا۔ اس درخت کے اندر ہی ریز کو پھیلانے والی مشینی خفیہ طور پر نصب کی گئی ہے۔ اس لئے اگر وہاں کوئی پنچ بھی جائے تو اسے بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہاں کوئی ٹرانسیسٹر موجود ہے اس لئے وہاں کسی اُنکے حفاظتی انتظامات بھی نہیں کئے گئے۔ وہ عام ساتھا پو ہے اور ہر کوئی وہاں آجائے

سنس لیا۔

”کیا تم نے یہ مصنوعی درخت دیکھا ہوا ہے۔“ جیز نے کہا۔

”ہاں۔ کی بار۔“ ہاشم نے جواب دیا۔

”اس کی کوئی خاص نشانی بتاؤ۔“ جیز نے کہا تو ہاشم نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”یہ تو عام ہی باتیں ہیں۔ سیر ہاشم۔ کوئی خاص نشانی بتاؤ۔“ جیز نے کہا۔

”اس کی کوئی خاص نشانی نہیں ہے۔ اسے بنایا ہی اس انداز میں گیا ہے کہ یہ بالکل دوسرے درجتوں جیسا ہو۔“ ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اس میں سے جو ریز نکلتی ہیں انہیں کسی مشینزی سے چیک نہیں کیا جاسکتا۔“ جیز نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ سیر اسکس دریز کسی مشینزی سے چیک نہیں ہو سکتیں۔ یہ ریز کسی قسم کی رکاوٹ بھی پیدا نہیں کرتیں۔ صرف اپنی مواد ان ریز سے نہیں گزر سکتا اس لئے صرف اپنی مواد کی مدد سے اسے چیک کیا جاسکتا ہے ورنہ نہیں۔“ ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ کو ناپور ساخت لے جانا پڑے گا۔“ جیز نے ہاشم کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں جتاب۔ آئی ایم سوری۔“ میں صرف یہاں بیٹھ کر آپ کو

سب کچھ بتا سکتا ہوں۔ میں عملی طور پر اس معاملے میں شامل نہیں ہو سکتا۔“ ہاشم نے جواب دیا۔

”اگر اس کام کا آپ کو منہ مانگا معاوضہ دے دیا جائے تو پھر۔“ جیز نے کہا۔

”ایک شرط پر ایسا ہو سکتا ہے کہ میڈم روزی بھی ساختہ جائیں۔“ ہاشم نے میڈم روزی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساختہ ہی اس نے میڈم روزی کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو میڈم روزی کا چہرہ بے اختیار چکل اٹھا اور جیز سمجھ گیا کہ یہ دونوں صرف اس سے مزید بھاری رقم حاصل کرنے کے لئے اسے چکڑ دے رہے ہیں۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بتائیں لکھنی رقم مزید دینا ہو گی۔“ جیز نے کہا تو ہاشم اور میڈم روزی دونوں کے چہرے جیز کی بات سن کر بے اختیار چمک لئے۔

”چاپ لا کھو ڈال ر آپ کو مزید دینا ہوں گے۔“ ہاشم نے کہا۔

”اور دس لا کھو ٹھجے۔“ میڈم روزی نے بھی ترکی بہتر کی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن یہ چیک آپ کو ہیاں ناپور بخی کر ہی ملیں گے۔“ جیز نے کہا۔

”نہیں۔ رقم ہمیں یہیں چاہئے۔“ ہاشم نے بے چین سے لججے میں کہا۔

”اگر آپ کو رقم یہاں دیے دیں تو کیا بھر آپ ہیاں نہیں جائیں۔“

گے۔ جیز نے کہا۔

”پھر میں آپ کو ایسی خاص نشانی بتاؤں گا کہ آپ کو ہمیں ساتھ لے جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔“..... ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ جان بوجہ کر مزید رقم حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچ کر رہے ہیں۔“..... جیز نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

”مسٹر جیز۔ غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اپنے ملک کا اہتمامی قیمتی راز آپ کو فروخت کر رہے ہیں اور یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اس کا جس قدر چاہیں معاوضہ طلب کریں۔“..... ہاشم نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جیگر انہیں جیک دے دو۔ یہ واقعی ان کا حق ہے۔“..... جیز نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیگر نے ایک بار پھر دو چیک بنایا کہ میڈم روزی کو دے دیئے اور میڈم روزی نے ایک چیک ہاشم کو اور دوسرا تھہ کر کے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

”ٹھکریہ مسٹر جیز۔ آپ واقعی بڑے دل کے مالک ہیں۔“..... ہاشم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خصوصی نشانیاں بتانا شروع کر دیں۔ جیز اس سے سوالات کرتا رہا اور جب اسے مکمل تسلی ہو گئی کہ اب وہ آسانی سے اس درخت کو تلاش کر لے گا تو اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

”میڈم روزی سہماں آپ کے ہاں کتنے ملازم ہیں۔“..... جیز نے

اچانک کہا تو میڈم روزی اور ہاشم دونوں بے اختیار پوٹک پڑے۔

”کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔“..... میڈم روزی نے حریث بھرے لمحے میں کہا۔

”اوہ۔ آپ پریشان کیوں ہو گئی ہیں۔ میں نے تو ویسے ہی پوچھ لیا تھا تاکہ اندازہ لگا سکوں کہ آپ کی سہماں مالی حیثیت کیا ہے۔“..... جیز نے سکراتے ہوئے کہا۔

”میں زیادہ ملازم رکھنے کی قابل نہیں ہوں کیونکہ ان سے خواہ مخواہ کے مسائل اور الحسنیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ لہذا صرف آٹھ ملازم ہیں چوکیدار سہیت۔“..... میڈم روزی نے کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ آپ میری طرف سے ان سب کو ایک ایک ہزار ڈالر انعام دیں۔ کیا آپ انہیں سہماں بلوا سکتی ہیں۔“..... جیز نے کہا۔

”آپ رقم مجھے دے دیں میں انہیں دے دوں گی۔“..... میڈم روزی نے کہا۔

”اوکے۔ آپ کی سرضی۔“..... جیز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سائیلنسر لگا جدید ساخت کا مشین پیش کیا۔

”یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔“..... میڈم روزی اور ہاشم دونوں نے یقین پوچھنکے ہوئے کہا ہی تھا کہ سنک سنک کی آوازوں کے ساتھ

ہی میڈم روزی اور بامش دنوں پنج کرنچے کرے اور پھر بحدائقے تھپنے کے بعد ساکت ہو گئے جبکہ جیگر اس دوران انٹھ کر بھلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ جیز نے مشین پسل واپس جیب میں ڈال لیا۔

”تم نے کیا بھج لیا تھا کہ ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے تاکہ تم مژدی انسانی جنس کو اطلاع دے کر وہاں سے بھی معاوضہ حاصل کرو۔“ جیز نے برباداتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دریں بعد جیگر بھی کرے میں داخل ہوا۔

”باس۔ آٹھ ہی ملازم تھے۔ میں نے سب کا خاتمہ کر دیا ہے۔“ جیگر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب ان کی جیسوں سے ہمپہر چیک واپس نکال لو اور وہاں سے نکل چلو۔“ جیز نے کہا تو جیگر نے اشتات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑی دری بعد ان کی کار تیزی سے ان کی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

عمران لپٹنے فیٹ میں موجود تھا جبکہ سلیمان ناشتے کے بعد اپنی عادت کے مطابق شاپنگ کے لئے باہر گیا ہوا تھا۔ عمران کو فور سٹارز کی طرف سے فون کال کا انتظار تھا۔ وہ رات کو جو یا کے ساتھ اس کو ٹھی میں گیا تھا جہاں ماریا کو چوہاں واپس چھوڑ آیا تھا لیکن انہیں کو ٹھی خالی ٹلی تھی اور پھر جو ہاں کی طرف سے یہ اطلاع بھی مل گئی کہ زیر و ایکس جو ماریا کی گردن کے عقبی طرف نصب کیا گا تھا اسے بھی اف کر دیا گیا ہے تو عمران، بھج گیا کہ جو یا نے جو ٹیم تھیں تھی وہ کامیاب نہیں ہوئی اور اب یہ ماریا لا محاکہ فوری طور پر پاکیشیا سے نکلنے کی کوشش کرے گی تاکہ کافرستان جا کرنے میک اپ اور نئے کاغذات کے ساتھ واپس آسکے۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی تھی کہ اس کے پاس کاغذات کا دوسرا سیٹ موجود ہو اور وہ اس نے سیٹ کے مطابق اپنا میک اپ کر لے اس لئے اس نے صرف

صدر اور کیپن شکل کی ڈیوٹی ائر پورٹ پر رکادی تھی بلکہ تنور کی ڈیوٹی بندرگاہ پر اور باقی ساتھیوں کی ڈیوٹی ماریا کو شہر میں تلاش کرنے پر رکادی تھی اور اب وہ بیٹھا ہنسی کے فون کا انتظار کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”حیر فقر پر تقصیر پنج مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی - ذی ایں سی (اکسن) بزبان خود بول رہا ہوں“ ..... رسیور اٹھاتے ہی عمران کی زبان روائی ہو گئی۔

”مم - مم - مگر میں نے تو ایک صاحب عمران سے بات کرنی ہے“ ..... دوسری طرف سے ایک گھبرائی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی جبکہ ہجہ غیر ملکی تھا۔

”صاحب عمران تو میں نہیں ہوں۔ البتہ عمران میرا ہی نام ہے“ ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مم - مم - مگر آپ نے تو ہست سے نام لئے ہیں“ ..... دوسری طرف سے اسی طرح بوکھلاتے ہوئے الجھے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اسے وہ نظریہ یاد آگیا تھا کہ ایک صاحب سرانے میں ہنچے اور اپنا نام لکھواتے ہوئے انہوں نے لپٹے نام کے ساتھ کئی القاب بھی لگادیتے جس پر سرانے کے مالک نے کہا کہ ان کے پاس صرف ایک ہی کمرہ ہے۔ اتنے زیادہ افراد کے لئے اس کے پاس کرے نہیں ہیں سیہاں بھی یہی ہوا تھا۔ اس لڑکی نے عمران کے القابات اور ڈگریوں کو سن کر یہ بھا تھا کہ اس کے پاس ایک ساتھ

ہی تعارف کرایا جا رہا ہے۔

”محترمہ سے یہ مجھ اکیلے کے القابات اور ڈگریاں ہیں جن کو میں بے چارہ ہر وقت سپر اٹھائے اٹھائے پھرتا ہوں۔ آپ فرمائیں کیا مسئلہ ہے“ ..... عمران نے کہا۔

”اوہ - اوہ - سوری - میں سمجھی تھی کہ دس بارہ آدمیوں کا تعارف کرایا جا رہا ہے۔ میرا نام بار بارا ہے اور میں ایکریہیں ہوں اور سیہاں سیاحت کے لئے آئی ہوں لیکن یہاں رات کو میرے ساتھ بہت برا سلوک ہوا ہے۔ مجھے انزوں کیا گما اور پھر ایک غیر ملکی لڑکی اور ایک مقامی نوجوان نے مجھ سے پوچھ چکی۔ وہ مجھے کسی ہمجنی کا ایجنت سمجھ رہے تھے۔ میں نے انہیں تفصیل بتائی تو وہ یقین نہیں کر رہے تھے اور پھر انہوں نے مجھے دوبارہ پے ہوش کر دیا۔ اب مجھے ہوش آیا تو میں ایک خالی کوٹھی میں موجود تھی۔ میں نے پہلے تو سوچا کہ سفارت خانے فون کروں لیکن پھر مجھے یاد آیا کہ مجھے قبرص سے پاکیشیا آئے ہوئے آپ کی شپ دی گئی تھی اور آپ کا فون نمبر بھی بتایا گیا کہ آپ ہر قسم کے حالات میں میری مدد کر سکتے ہیں اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے۔ پلیز آپ میری مدد کریں“ ..... دوسری طرف سے مسلسل بولتے ہوئے کہا گیا تو عمران کی پیشا فنی پر شکنیں کی ابھر آئیں۔

”آپ کس قسم کی مددچاہتی ہیں“ ..... عمران نے اس بار سمجھیدہ الجھے میں کہا۔

"صرف یہ کہ آپ ان لوگوں کو یہ یقین لادیں کہ میں وہ نہیں ہوں جو وہ لوگ سمجھ رہے ہیں"..... بار بار انسے کہا۔  
"آپ والپن چل جائیں۔ اس طرح آپ کی پریشانی دور ہو جائے گی"..... عمران نے کہا۔

"میں نے تبھی یہ سوچا تھا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ سرکاری سمجھنیاں آسانی سے پہنچا نہیں چھوڑا کرتیں اور میرے اس طرح اچانک غائب ہونے پر ان کا شک یقین میں بدل جائے گا اور مجھے ہلاک کر دیا جائے گا۔ چلتے ہیں دنیا میں کہیں بھی جا کر چھپ جاؤ یہ لوگ مجھے ٹریس کر لیں گے"..... بار بار انسے کہا۔

"اس وقت آپ کہاں موجود ہیں"..... عمران نے کہا۔

"میں نے چیک کیا ہے۔ جس کو بھی میں میری رہائش تھی اس کو بھی میں مجھے بے ہوش کر کے واپس پہنچایا گیا ہے۔ آپ پیر میری مدد کریں۔ میں آپ کی بے حد محنوں ہوں گی"..... بار بار انسے منت بھرے لئے میں کہا۔

"کیا آپ میرے فلیٹ پر آ سکتی ہیں"..... عمران نے کہا۔

"آپ کے فلیٹ کا نمبر دو سو ایسے اور یہ کنگ روڈ پر واقع ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں میکسی میں بیٹھ کر آ جاتی ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کھل دیا۔  
"یہ لڑکی آخر چاہتی کیا ہے"..... عمران نے بڑی تھی ہوئے کہا۔

اس کی پریشانی پر ٹھنڈیں بڑھتی جا رہی تھی۔ کافی درستک وہ یہ مٹھاہی سوچتا رہا اور پھر اس نے اس انداز میں کندھے جھکنے جیسے کسی تیج پر ٹھنڈی گیا ہو اور پھر تقریباً آدمی کے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھا اور یہ ورنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"..... عمران نے دروازہ کھولنے سے ہلے اوپنی آواز میں کہا۔

"میرا نام بار بار ہے"..... باہر سے ہلکی سی نسوانی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ دروازے پر ایک نوجوان لڑکی موجود تھی اور وہ ایکری میں نژاد تھی لیکن اس کے خدوخال قبرصی تھے۔ البتہ عمران نے یہ بات ایک ہی نظر میں چیک کر لی تھی کہ یہ لڑکی میک اپ میں نہیں ہے۔

"لےئے۔ تشریف لائیے"..... عمران نے بڑے مہذب انداز میں سر کو جھکاتے ہوئے خالصاً مشرقی انداز میں کہا تو بار بار اس کے پر گھرے اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"شکریہ۔ آپ کے اس انداز نے مجھے یقین دلا دیا ہے کہ آپ واقعی میری مدد کریں گے"..... بار بار انسے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ حصی خوبصورت لڑکی کی مدد کرنے کے لئے تو سو سال بوڑھے بھی تیار ہو جائیں گے۔ میں تو ابھی لڑکپن کے دور سے گور رہا ہوں"..... عمران نے کہا تو بار بار اسے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کھل دیا۔

”اس خوبصورت انداز میں تعریف کرنے کا بے عد شکر یہ۔ کیا آپ ہمہ ایکیلے رہتے ہیں۔۔۔۔۔ بار بار نے کہا۔۔۔۔۔ میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے دروازہ بند کر کے ڈرائیورگ زدم کی ٹلفر بدھتے ہوئے کہا تو بار بار بے اختیار مسکرا دی۔۔۔۔۔

”تشریف رکھیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر ریفریجریٹر سے جوس کا ایک فبہ کاں کر اس نے بار بار کے سامنے رکھ دیا۔۔۔۔۔

”آپ نہیں یہیں گے۔۔۔۔۔ برابر اتنے چونک کر کہا۔۔۔۔۔

”میں نے ابھی ناشتہ کیا ہے۔۔۔۔۔ آپ لین۔۔۔۔۔ عمران نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”شکر یہ۔۔۔۔۔ بار بار نے کہا اور جوس کا ذہب اٹھا کر اس نے جوس سپ کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

”آپ پہلے مجھے تفصیل بتائیں کہ ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔

”میں ایکریمیا کی ریاست اہمیت میں ایک گیراج کی نالک ہوں۔۔۔۔۔ مجھے سیر و سیاحت کا ہمت شوق ہے۔۔۔۔۔ میرے پاس بن الاقوامی سیاحت کارڈ بھی موجود ہے۔۔۔۔۔ میں سیاحت کے لئے تارکی گئی تو وہاں میری ملاقات چار ایکریمیز سے ہو گئی جو اہمیتی امیر لوگ تھے اور وہ سیاحت کے لئے کافرستان اور پاکیشیا جانا چاہتے تھے اور انہوں نے مجھے بھی اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی اور ہم لوگ چارٹرڈ فلاٹ سے تارکی

سے کافرستان گئے مگر اس گروپ کے نیڈر جیک کو کافرستان پسند نہ آیا اور اس نے فوری طور پر پاکیشیا جانے کا ارادہ کر لیا اور ہم ایک اور چارٹرڈ فلاٹ سے پاکیشیا آگئے۔۔۔۔۔ پاکیشیا بھیج کر میں نے ایئر پورٹ سے ان کے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیا کیونکہ وہ مزاجاً شریف آدمی نہیں تھے اور انہیں دھمکی دی کہ اگر انہوں نے زبردستی کی تو میں پولیس کو کاں کر لوں گی جس پر وہ سلیکٹی میں بیٹھ کر چلے گئے اور میں نے ایئر پورٹ سے ایک روپیں استیٹ ڈیلر کے ذریعے ایک رہائشی کو ٹھی حاصل کی کیونکہ مجھے خدا شہ تھا کہ کسی ہوٹل میں اگر پھر میری ملاقات ان سے ہو گئی تو وہ لوگ مجھے لینے ساتھ ملانے کی کوشش کریں گے۔۔۔۔۔ اگرے روز میں ہوٹل سلیکٹی گئی تو وہاں ایک مقامی نوجوان سے میری ملاقات ہوئی جس کا نام چوبان تھا۔۔۔۔۔ وہ کچھ میر بعد واپس چلا گیا اور رات گئے میں ہوٹل سے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچی تو اپنائیک میں بے ہوش ہو گئی اور پھر مجھے ہوش آیا تو میں کسی اور جگہ پر کسی پر جکڑی ہوئی موجود تھی۔۔۔۔۔ وہاں ایک سوئی خداو لڑکی آئی اور اس نے مجھ سے پوچھ چککی۔۔۔۔۔ وہ مجھے قیرصی کہہ رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ میرا تعلق قبرص کی کسی سرکاری اجنسی سے ہے اور اسے میرے تارکی سے کافرستان اور کافرستان سے پاکیشیا چارٹرڈ طیارے پر آنے کے بارے میں معلوم تھا۔۔۔۔۔ وہ مجھ سے کسی گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن مجھے کچھ معلوم نہ تھا۔۔۔۔۔ پھر انہوں نے مجھے دوبارہ بے ہوش کر دیا اور پھر جب مجھے ہوش

بار برا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب آپ کیا چاہتی ہیں ..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا  
کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ میری ایک فرضی کردار ہے۔

”میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ آپ ان لوگوں کو جنہوں نے مجھ سے پوچھ گئی تھی کسی بھی طرح یہ یقین دلادیں کہ میرا تعلق کسی گروپ سے نہیں ہے اور ہاں - ایک بات اور بھی بتا دوں کہ جب مجھے ہوش آیا تو میری گردن کے عقبی حصے میں شدید درد ہو رہا تھا۔ جب میں نے چیک کیا تو مجھے احساس ہوا کہ وہاں کوئی چیز لگی ہوئی ہے - میں نے آئندیہ میں چیک کیا تو ایک چھوٹا سا بٹن وہاں موجود تھا جس کا ایک سزا باہر کو نکلا ہوا تھا جبکہ باقی حصہ گردن کے اندر تھا۔ میں نے اسے باہر نکال دیا جواب بھی میرے پاس موجود ہے۔ - بار برا نے کہا اور اس کے ساتھ ہنی اس نے چیک کی جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا اور پھر میز پر رکھ دیا۔ یہ زیر و ایکس تھا اور اسے باقاعدہ آف کیا گیا تھا۔

”لیکن مجھے ان لوگوں کو ٹریس کرنے میں توقیت لگے گا۔ آپ اس دوران کہاں ٹھہریں گی - وہ لوگ تو آپ کو کسی بھی وقت ٹریس کر سکتے ہیں۔ ..... عمران نے کہا۔

”ان لوگوں کو ٹریس کرنے میں آپ کو کتنا وقت لگے گا۔ - بار برا نے ہونٹ بیخخت ہوئے کہا۔

آیا تو میں اپنی کوئی میں موجود تھی لیکن اس بار البتہ میں جکڑی ہوئی تھی اور کوئی بھی بھائی تھی۔ میں یہ سب کچھ دیکھ کر بے حد پریشان ہوئی۔ سچلے تو میں نے سوچا کہ فوراً اس ملک سے چل جاؤں لیکن پھر مجھے فکر ہوئی کہ ان لوگوں کا مجھ پر شکست یقین میں بدل جائے گا اور وہ مجھے جہاں بھی میں گئی ٹریس کر لیں گے اور پھر مجھے اپنی دوست میری کی بات یاد آگئی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کا تعلق بھی کسی سرکاری اجنسی سے ہے اور آپ میری ہر معاملے میں مدد کر سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کو فون کیا اور سہاں چلی آئی اور اب آپ کے سامنے ہوں۔ ..... بار برا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ تو اتفاقاً اس گروپ کی وجہ سے پاکیشیا آگئی ہیں۔ - پھر آپ کو میری نے میری شپ کیوں دی تھی۔ ..... عمران نے کہا۔

”میں گزشتہ سال سے پاکیشیا کی سیاحت کے لئے آتا چاہتی تھی۔ اس دوران میزی سے میری ملاقات ہو گئی اور وہ پاکیشیا کی بار آچکی ہے اس لئے اس نے مجھے سہاں کے بارے میں بہت سی باتیں بتائی تھیں اور آپ کا فون نمبر اور ایڈریس بھی بتایا تھا جو میں نے اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیا تھا۔ ..... بار برا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میری کیا کام کرتی ہے اور وہ کہاں رہتی ہے۔ ..... عمران نے کہا۔

”وہ نیشنل یونیورسٹی اف ہائی میں لیبارٹری اسٹیشن ہے۔“

آب کیا کہا جا سکتا ہے۔ ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے اور ایک روز بھی۔ آپ مجھے ان کے حلیے بتا دیں۔ عمران نے کہا تو بار برا نے جو یا اور جو ہان کے حلیے تفصیل سے بتا دیے۔

”آپ میرے ایک دوست کی رہائش گاہ پر محفوظ رہیں گی۔ تیئے میرے ساتھ۔“..... عمران نے کہا تو بار برا اخبارت میں سرہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران نے فلیٹ کا دروازہ لاک کیا اور پھر گیراج سے اپنی کار نکال لی۔

”اوہ۔ آپ کے پاس تو جدید سپورٹس کار ہے۔“..... بار برا نے کہا۔

”بہر حال آپ سے زیادہ خوبصورت نہیں۔“..... عمران نے کہا تو بار برا کھلا کر ہنس پڑی۔

”آپ نے مجھے بھی کار سے منسوب کر دیا ہے۔“..... بار برا نے کار میں بیٹھنے ہوئے کہا۔

”خوبصورتی اور جدت دونوں اضافی خوبیاں ہیں اور ان دونوں میں بہر حال آپ اگے ہیں۔“..... عمران نے کہا تو بار برا ایک بار پھر کھلا کر ہنس پڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد کار رانی ہاؤس کے گیٹ پر جا کر رکی اور عمران نے مخصوص انداز میں ہارن بجا یا۔

”بہت بڑی رہائش گاہ ہے۔“..... بار برا نے حیرت بھرتے بجے میں کہا۔

”ہاں۔“..... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد

چھونا پھانک کھلا اور جو زف باہر آگیا۔

”جو زف۔ پھانک کھلو۔“..... عمران نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکلتے ہوئے کہا۔

”لیں بس۔“..... جو زف نے مودبانہ بجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

”یہ ہے یہ دیو کون ہے۔“..... بار برا نے حیرت بھرتے بجے میں کہا۔

”یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ دو ہیں اور یہ میرے دوست کے گارڈز ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد چڑازی سائز کا پھانک کھل گیا تو عمران کار اندر لے گیا۔ بار برا بڑی حیرت بھرتی نظر وہن سے عظیم الشان بلڈنگ کو دیکھ رہی تھی۔ عمران نے کار روکی اور نیچے اتر آیا۔ بار برا بھی نیچے اتر آئی تھی۔ اسی لمحے ایک طرف سے جوانا آتا ہوا دکھائی دیا۔

”یہ دو سر ادیو ہے اور اس کا نام جوانا ہے اور جوانا ہے بار برا ہے اور میہان سماحت کے لئے آئی ہے اور اب کچھ روز میہان ٹھہرے گی۔“..... عمران نے جوانا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”لیں ماسٹر۔“..... جوانا نے مختصر سا جواب دیا جبکہ اس دوران جو زف بھی پھانک بند کر کے واپس آگیا تھا۔

”جو زف۔ یہ بار برا ہے اور میہان کچھ روز قیام کریں گی۔“..... تم نے ان کا خصوصی طور پر خیال رکھنا ہے کیونکہ یہ مجزز ہہمان ہیں۔“

عمران نے کہا۔

"لیں بس۔ آئیے میں باربرا میں آپ کو گیست روم دکھا دوں۔" جو زف نے کہا۔

"کیا تم سہاں آتے جاتے رہو گے۔" باربرا نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بے فکر رہو سہاں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور نہ ہی سہاں کوئی پیغام سکتا ہے۔" عمران نے کہا تو باربرا نے اشبات میں سرہلایا اور پھر جو زف کے ساتھ عمارات کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ کون ہے ماسٹر۔" ان کے جاتے ہی جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی تو معلوم کرتا ہے۔ میں نے جو زف کو اشارہ کر دیا ہے۔ وہ اس لئے ہے، ہوش کر کے اطلاع دے گا۔ تم اسے چینگ روم میں لے جا کر مشین کے ساتھ لٹک کر دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا۔" عمران نے کہا تو جوانا نے اشبات میں سرہلایا اور واپس مڑ گیا جبکہ عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے کرنی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر میں کرنے شروع کر دیئے۔

"جو لیا بول رہی ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرا طرف سے جو لیا کی اوہ سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔" ماریا کے بارے میں کیا اطلاع ہے۔" عمران نے کہا۔

"اسے تلاش کیا جا رہا ہے نگر ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔" جو لیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ میرے فلیٹ پر پہنچ گئی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ اسے بے ہوش کر کے اس کی رہائش کا گاہ میں واپس پہنچا دیا گیا تھا۔ وہ مجھ سے مدد حاصل کرنے آئی تھی۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے مزید تفصیل بھی بتا دی۔

"اوہ۔ اب وہ کہاں ہے۔" جو لیا نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"وہ واقعی نہ صرف اہتمامی تربیت یافتہ ہے بلکہ فیمن بھی ہے۔ وہ اس لئے میرے پاس پہنچی تھی کیونکہ اس کے خیال کے مطابق سب سے بہتر ڈیفنیشن یہ ہے کہ جملہ کرنے والے کے پاس خود پہنچ جاؤ اور اس وقت وہ راتا ہاؤس میں ہے۔ اس سے سب کچھ معلوم کر لیا جائے گا۔" میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تم اپنے ساتھیوں کو اس کی تلاش ختم کرنے کا حکم دینے کے ساتھ اس کے گروپ کی تلاش کا حکم دے دو۔" عمران نے کہا۔

"یہ تو میں نے ہے ہی کہہ دیا تھا لیکن ابھی تک کوئی کلیو نہیں ملا نجائزے یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ مثار کم جزیرے کے گرد بھی جیکنگ کی جا رہی ہے۔" جو لیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" میں اس سے معلومات ملتے ہی تمہیں کال کروں گا۔ میں اس کھلیں کو جلد از جلد ختم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میری چھٹی

حس کہہ رہی ہے کہ یہ سارا کھل صرف وقت حاصل کرنے کے لئے  
کھیلا جا رہا ہے ..... عمران نے کہا۔

”اگر تم کہو تو میں پرانا ہاؤس آجائیں“ ..... جولیا نے کہا۔

”میں نے اس کے لاشعور کی چینگ کرنے کا پروگرام بنایا ہے  
کیونکہ یہ واقعی اہتمامی تربیت یافتہ ہے اور اس پر تشدد بے کار ہے گا  
اس لئے تمہارے آنے کا کوئی فائدہ نہیں“ ..... عمران نے کہا۔

”اوکے - میں صدر، کیپشن شکیل اور تنور کو واپس کال کر لیتی  
ہوں اور اب مجھے تمہاری کال کا انتظار رہے گا“ ..... جولیا نے کہا اور  
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسپور رکھا اور اسی  
لحظے جو زف اندرا خل ہوا۔

”باس - میں نے اس کا میک اپ چیک کیا ہے - وہ میک اپ  
میں نہیں ہے اور وہ اب مشین میں موجود ہے“ ..... جو زف نے  
کہا۔

”اوکے - ٹھیک ہے - آؤ میرے ساتھ“ ..... عمران نے اٹھتے  
ہوئے کہا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر مشین روم کی طرف بڑھ  
گیا۔ مشین روم میں ایک سرپرہ نہا کر کی پر بار بار ابے ہوشی کے عالم  
میں پڑی ہوئی تھی اور اس کے سرپر کنٹوپ موجود تھا۔ جوانا قریب  
ہی کھدا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر مشین کو آن کیا اور پھر ایک  
ماںیک لے کر وہ مشین کے سامنے کر کی پر بینیہ گیا جبکہ جو زف اور  
جوانا دونوں اس کے عقب میں موجود تھے۔ عمران نے ماںیک کے

ساتھ موجود بٹن پریس کر دیا۔

”کیا نام ہے تمہارا“ ..... عمران نے کہا۔

”بار برا“ ..... مشین کی سکرین پر دھماکے سے نام ابھر ا تو عمران  
نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ سکرین  
پر نام ماریا آئے گا لیکن سکرین پر نام بار بار موجود تھا۔

”کیا تم میک اپ میں ہو“ ..... عمران نے کہا۔

”نہیں“ ..... جواب دیا گیا۔

”کیا تم قبرصی ہو“ ..... عمران نے کہا۔

”نہیں - میں ایکریمین ہوں“ ..... بار بار اسے کہا۔

”کیا تمہارا تعلق قبرص کی سرکاری اجنبی سے ہو زانو سے  
ہے“ ..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں - میں تو ایکریمیا کی ریاست اہمیت میں ایک گیراج کی  
مالک ہوں“ ..... بار بار اسے کہا اور پھر عمران نے اس کے گروپ کے

بارے میں تفصیلات معلوم کیں لیکن بار بار اسے وہی جواب دیتے جو  
اس سے ہے وہ عمران کو دے چکی تھی۔ عمران کے چہرے پر اہتمامی  
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے اس گروپ کے جلیسے معلوم  
کئے تو بار بار اسے وہی جلیسے بتا دیتے جو جلیسے اس نے ایرپورٹ پر موجود  
کلفزات سے حاصل کئے تھے تو عمران کچھ درستک خاموش بیٹھا ہے  
ہوش پڑی ہوئی بار برا کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین  
کا ہن آف کر دیا۔

”کیا ہوا ماسٹر۔ آپ بہت لمحے ہوئے دھانی دے رہے ہیں۔“  
جوانا نے کہا۔

”اس عورت نے واقعی مجھے مخدادیا ہے کیونکہ میں کنفرم تھا کہ یہ سوزانو کی ابجنت ماریا ہے لیکن اس کے لاشور نے جو جواب دیئے ہیں اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ماسٹر۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لاشوری طور پر جھوٹ بول رہی ہو۔..... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”لاشوری طور پر جھوٹ۔ وہ کسیے۔ شوری طور پر تو جھوٹ بولا جا سکتا ہے لیکن لاشوری طور پر تو جھوٹ نہیں بولا جا سکتا۔“ عمران نے کہا۔

”ماسٹر۔ ایک بیبا میں میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی تھی جوانا یے معاملات کا ماہر تھا اور اس کا نام ولیم ٹرنر تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ جس طرح شور کی تربیت کی جاتی ہے اسی طرح لاشور کی بھی تربیت کی جا سکتی ہے اور تربیت یافتہ لاشور اسی طرح جھوٹ بول سکتا ہے جس طرح شور بول سکتا ہے۔..... جوانا نے کہا تو عمران کے پھرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”ولیم ٹرنر۔ وہی جو سرے گنجائی تھا اور اس کی دونوں آنکھیں ایک لائیں ہونے کی بجائے تھوڑی سے اوپر نیچے تھیں۔ کیا اس کی بات کر رہے ہو۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ ماسٹر وہی بالکل وہی۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں۔“ جوانا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ وہ ان معاملات میں واقعی اہتمائی ماہر تھا۔ دوسال پہلے وہ فوت ہو گیا ہے اور میری اس سے کئی ملاقاتیں ہو چکی ہیں لیکن اس موضوع پر اس سے کبھی بات نہیں ہوئی۔ خصیق ہے تمہاری بات چھیک کی جا سکتی ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کری سے اٹھا اور اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا ہے لیبارٹری کے طور پر بنایا گیا تھا۔ عمران نے وہاں سے ایک انجشن تیار کیا اور واپس مشین روم میں آگیا۔

”جوزف۔ یہ انجشن بے ہوش بار برا کو لگا دو۔“..... عمران نے تیار شدہ سرنخ جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود و بارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر بار برا کے بازو میں انجشن لگایا اور پھر مجھے ہٹ کر اس نے سرنخ ایک طرف رکھی ہوئی باسکٹ میں اچھال دی۔ عمران کی نظریں کلائی پر بندھی ہوئی گھروٹ پر جھی ہوئی تھیں۔ پانچ منٹ بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے کئی بٹن کے بعد دیگرے پر لیں لئے اور پھر جب مشین پر چھوٹا سا بلب جو چھلے سبز رنگ میں جل رہا تھا جھما کے سے بند ہو گیا تو اس نے مائیک کے ساتھ موجود بٹن کو آن کر دیا۔

”جھما کیا نام ہے۔..... عمران نے جھما کے ساتھ لمحے میں کہا اور دسرے لمحے یہ ذیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ اس بار سکریں پر

منٹ بعد جب ماریا کے پھرے سے میک اپ صاف ہوا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ماستر۔ یہ تو اہتمائی تربیت یافتہ ہے"..... جوانا نے حیرت پھرے لجھ میں کہا۔

"ہاں۔ یہ نہ صرف تربیت یافتہ ہے بلکہ ذہانت میں بھی ہم سے آگے ہے"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ اس عورت پر شیطان کا سایہ ہے"..... جوزف نے پیچھے ہستہ ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیوں"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ یہ خود شیطان نہیں ہے لیکن اس پر شیطان کا سایہ ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"نہیں۔ یہ لپٹنے ملک کے لئے کام کر رہی ہے جس طرح ہم اپنے ملک کے لئے کام کرتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم بات کہ یہ کس ملک کے لئے کام کر رہی ہے لیکن جس ملک کے لئے بھی کام کر رہی ہے اس ملک پر شیطان کا قبضہ ہے اس لئے شیطان نے اس پر اپنا سایہ کیا ہوا ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"حیرت ہے۔ واقعی یہ لپٹنے ملک کے لئے نہیں بلکہ اسرا میل کے لئے کام کر رہی ہے"..... عمران نے جوزف کی تعریف کرنے ہوئے کہا تو جوزف کا پھرہ چمول کی طرح کھل انہا اور پھر تقریباً ادھے گھنٹے

بار برا کی جائے ماریا لکھا ہوا نظر آہا تھا اور پھر جیسے جیسے عمران سوال کرتا گیا جواب پہلے جواب سے یکسر مختلف سکرین پر ابھرتے رہے۔

"کیا تم میک اپ میں ہو"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"..... سکرین پر جواب ابھرا تو عمران کے پھرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس نے میک اپ واش کرنے کا طریقہ بھی معلوم کر لیا اور پھر مائیک آف کر کے اس نے مشین بھی آف کر دی۔

"اسے کھول کر بلیک روم میں لے جا کر راڈیو میں جکڑ دو۔ میں اس کا میک اپ واش کرنے کے لئے خصوصی کمیکفر لیبارٹری سے لاتا ہوں"..... عمران نے کہا اور اٹھ کر کرتے سے باہر آگیا۔ اس کے ذہن میں واقعی بھوچال آیا ہوا تھا۔ ماریا نے اسے واقعی ذہنی طور پر شکست دے دی تھی۔ اگر جوانا تو یہم شرذہ کی بات نہ کرتا تو عمران واقعی شکست کھا گیا تھا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ لا شور کی بھی اس انداز میں تربیت کی جا سکتی ہے۔ لیبارٹری سے مطلوبہ کمیکفر حاصل کرنے کے بعد وہ دوبارہ بلیک روم میں پہنچ گیا تو وہاں ماریا بے ہوشی کے عالم میں کرہی پر راڈیو میں حکڑی ہوئی موجود تھی۔ عمران نے جوزف کو کمیکفر دینتے ہوئے سمجھایا کہ انہیں کس طرح مک کرنا ہے اور پھر ماریا کے پھرے پر لگا کر پانچ منٹ بعد سپرٹ سے اسے دھو کر تولیتے سے اس کا پھرہ رگڑ کر صاف کر کے تو جوزف نے اس کی ہدایت کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیا اور پھر پانچ

بعد ماریا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمران کریں پر بیٹھ گیا۔

”جوزف - الماری سے آئندیہ کالو چیونکہ آئندیہ دیکھے بغیر اسے یقین نہیں آئے گا کہ اس کا میک اپ واش ہو چکا ہے۔“..... عمران نے کہا تو جوزف نے آئندیہ ماریا کے بھروسے کے سامنے کر دیا۔

”اوہ - اوہ - یہ تو ناممکن ہے۔ ایسا تو کسی صورت بھی نہیں ہو سکتا۔ اس میک اپ کو تو کوئی بھی واش نہیں کر سکتا۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ آغز یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“..... ماریا نے حیرت کی شدت کے چیختنے ہوئے کہا۔

”واقعی - تمہاری بات درست ہے۔ یہ میک اپ تمہارے علاوہ اور کوئی واش نہ کر سکتا تھا اور اب بھی تم نے ہی واش کیا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔“..... ماریا کی حالت واقعی آئندیہ دیکھنے کے بعد غاصی خراب ہو رہی تھی۔

”تم میرے پاس اس دعویٰ کے ساتھ آئی تھی کہ میں جو چاہے کروں تمہاری اصلیت چیک نہ کر سکوں گا اور تم مجھے اُنی بے گناہی کا یقین دلانے کے بعد مجھے لپٹنے مشن میں استعمال کرو گی اور واقعی ایسا ہی ہوا۔ میں نے تمہارے ساتھ بات چیت کی تو مجھے احسان ہو گیا کہ تم واقعی اہمیتی تربیت یافتہ ہو اس لئے تم پر تشدد بے کار ہے۔ لہذا میں نے تمہارے لاشور کو چیک کرنے کا پروگرام بنایا اور جب تمہارے لاشور کو چیک کیا گیا تو تم نے وہی جواب دیے جو شوری طور پر دیئے تھے۔ ظاہر ہے مجھے تم پر یقین کرنا پڑا لیکن پھر اللہ تعالیٰ

”یہ - یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اسرائیل کے لئے کام۔ کیا مطلب - میں تھجھی نہیں تمہاری بات۔“..... ماریا نے اس بار غصیلے لمحے میں کہا۔

”جوزف - اسے آئندیہ دکھاؤ تک اسے مخلوم ہو سکے کہ اس کا میک اپ واش ہو چکا ہے۔“..... عمران نے کہا تو جوزف نے آئندیہ ماریا کے بھروسے کے سامنے کر دیا۔

”اوہ - اوہ - یہ تو ناممکن ہے۔ ایسا تو کسی صورت بھی نہیں ہو سکتا۔ اس میک اپ کو تو کوئی بھی واش نہیں کر سکتا۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ آغز یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“..... ماریا نے حیرت کی شدت کے چیختنے ہوئے کہا۔

”واقعی - تمہاری بات درست ہے۔ یہ میک اپ تمہارے علاوہ اور کوئی واش نہ کر سکتا تھا اور اب بھی تم نے ہی واش کیا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔“..... ماریا کی حالت واقعی آئندیہ دیکھنے کے بعد غاصی خراب ہو رہی تھی۔

”تم میرے پاس اس دعویٰ کے ساتھ آئی تھی کہ میں جو چاہے کروں تمہاری اصلیت چیک نہ کر سکوں گا اور تم مجھے اُنی بے گناہی کا یقین دلانے کے بعد مجھے لپٹنے مشن میں استعمال کرو گی اور واقعی ایسا ہی ہوا۔ میں نے تمہارے ساتھ بات چیت کی تو مجھے احسان ہو گیا کہ تم واقعی اہمیتی تربیت یافتہ ہو اس لئے تم پر تشدد بے کار ہے۔ لہذا میں نے تمہارے لاشور کو چیک کرنے کا پروگرام بنایا اور جب تمہارے لاشور کو چیک کیا گیا تو تم نے وہی جواب دیے جو شوری طور پر دیئے تھے۔ ظاہر ہے مجھے تم پر یقین کرنا پڑا لیکن پھر اللہ تعالیٰ

کی مدد اور جوانا کی ذہانت سے ہم نے ایک انجمنش لگا کر تمہارے تربیت یافتہ لاشعور کو آف کر دیا اور اس طرح تمہارا تحت الشعور سلمانے آگیا اور پھر جو کچھ تھا وہ بھی سلمانے آگیا۔

”تم۔۔۔ تم نے تحت الشعور کو چیک کر لیا۔۔۔ تحت الشعور تو کسی مشین کے ذریعے چیک ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ دنیا میں موجود مشینی صرف لاشعور کو چیک کر سکتی ہے۔۔۔ تحت الشعور کو چیک کرنے والی مشینی تو ابھی تک لمجاد ہی نہیں ہوتی۔۔۔ ماریا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔۔۔

”ضروری نہیں کہ تم ہر فیلڈ میں مہارت رکھتی ہو۔۔۔ جس طرح میں میک اپ کی فیلڈ اور لاشعور کی تربیت کے سلسلے میں مات کھا گیا اسی طرح تم مشینی کے معاملے میں مات کھا گئی ہو۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

”ویری بیڈ۔۔۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ مہاں پاکیشیا جیسے پہماندہ ملک میں اس قدر بعدید مشینی بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ میں تو یہی سمجھی تھی کہ تم زیادہ سے زیادہ مجھ پر جسمانی تشدد کرو گے لیکن میں نے کار سوتا کی باقاعدہ شرینگ لے رکھی ہے اس لئے کسی جسمانی تشدد کا مجھ پر کوئی اثر نہ ہوتا چاہے تم میرا ریشہ ریشہ علیحدہ کر دیتے۔۔۔ میں مر تو سکتی ہوں لیکن میری مرضی کے بغیر میری زبان سے کچھ نہیں نکل سکتا اور اگر تم مشینی کے ذریعے میرے ذہن کو چیک کرو گے تو میں نے واقعی لاشعور کی باقاعدہ تربیت کی ہوتی ہے اور یہ بھی

سن لو کہ میں ولیم ٹرنر کی بھائی ہوں۔۔۔ ان کی ایک بہن کی شادی میرے والد سے ہوتی تھی۔۔۔ ولیم ٹرنر نے اپنی زندگی کا آخری سال ہمارے پاس گزارا تھا اور میں نے ان سے باقاعدہ تربیت حاصل کی تھی۔۔۔ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔

”لیکن ولیم ٹرنر نے تو لاشعور کی تربیت پر کوئی مقابلہ نہیں لکھا کیونکہ میں نے ان کے تمام مقابلے پڑھے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔ ”وہ مقابلے میرے پاس محفوظ ہیں۔۔۔ میں نے دائستہ انہیں شائع نہیں کروایا تھا۔۔۔ بہر حال اب تم بتاؤ کہ تم میرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہو۔۔۔ ماریا نے کہا۔۔۔

”جو ان۔۔۔ تم ماریا کے پیچھے جا کر کھڑے ہو جاؤ۔۔۔ کیونکہ اب یہ ذہنی طور پر نارمل ہو گئی ہے اس لئے اب یہ راہز کھولنے کی کوشش کر سکتی ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا سر بلاتا ہوا ماریا کی کرسی کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

”مس ماریا۔۔۔ اگر تم یہ بتاؤ کہ جیز اور اس کے ساتھی کہاں ہیں اور ان سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔۔۔ عمران نے انتہائی سخیہ لمحے میں کہا۔۔۔

”اہلی بات تو یہ سن لو کہ میں اسرائیل کے لئے نہیں بلکہ قبرص کے لئے کام کر رہی ہوں۔۔۔ میں چونکہ قطعاً علیحدہ رہ کر کام کرتی ہوں اور جیز اپنے گروپ کے ساتھ علیحدہ رہ کر کام کرتا ہے اور اس دوران ہمارے درمیان کوئی رابطہ نہیں رہتا۔۔۔ ہم میں سے جو کامیاب ہو جاتا

ہے وہ ہمیڈ کو اورٹر کو تفصیل بتا دیتا ہے اور پھر ہمیڈ کو اورٹر دوسرا گروپ سے رابطہ کر کے اسے واپس بلوالیتا ہے اور اس مشن میں تو اصل کام ہی جیز اور اس کے گروپ نے کرنا ہے۔ میں نے نہیں۔

ہمیں بتایا گیا تھا کہ ہم مشن اسی صورت میں مکمل کر سکتے ہیں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس کے لئے کام کرنے والا علی عمران ہمارے اڑبے شاۓ سچانچے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ جیز اور اس کا گروپ مشن کے لئے کام کرے جبکہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تمہیں الٹھاؤں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تمہاری توجہ جیز اور اس کے گروپ کی طرف نہ ہو سکے اور پھر ایسا ہی ہوا۔ تم خود دیکھ سکتے ہو کہ تم اور تمہارے ساتھی ابھی تک جیز اور اس کے گروپ کو ٹریس نہیں کر سکے اور میری وجہ سے الٹ گئے۔ یہ درست ہے کہ اگر تم میرے تحت الشور کو چھیک نہ کرتے تو تمہیں کسی صورت بھی اصل بات کا علم نہ ہو سکتا اور اب بھی تم مجھے صرف بلاک کر سکتے ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں کیونکہ میں واقعی نہیں جانتی کہ جیز اور اس کے ساتھی کیا کر رہے ہیں اور وہ کہاں ہیں۔ ویسے بھی اگر مجھے معلوم ہوتا تو تم میرے تحت الشور سے معلوم کر چکے ہوتے۔ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے افسوس ہے ماریا کہ تم میرے ساتھ تعاون نہیں کر رہی اس لئے مجھے بہرحال تلخ فیصلہ کرنا پڑتے گا۔“ عمران نے احتیاط نہیں کہا۔

”تم جو چاہو میرے ساتھ سلوک کرو لیکن حقیقت یہی ہے کہ مجھے جیز اور اس کے گروپ کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔“ ماریا نے کہا۔

”تم اپنے ہمیڈ کو اورٹر سے کیسے رابطہ کرتی ہو؟“..... عمران نے پوچھا۔

”تم جو سوچ رہے ہو اب ویسا بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ اگر میں ہمیڈ کو اورٹر کو یہ اطلاع دے دوں کہ میں نے مشن مکمل کر لیا ہے تب بھی وہ جیز کو اطلاع نہیں دیں گے کیونکہ انہیں یہ معلوم ہے کہ میں سرے سے مشن پر کام ہی نہیں کر رہی کیونکہ مشن پر کام جیز اور اس کا گروپ کر رہا ہے۔“..... ماریا نے کہا۔

”تو پھر تمہارے زندہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جیز اور اس کے گروپ کو ہم بہرحال تلاش کر لیں گے۔“..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اگر تم بے بیس اور جکڑی ہوئی عورت کو گولی مارنا چاہتے ہو تو مار دو کیونکہ میں تمہیں یا تمہارے ساتھیوں کو روک نہیں سکتی۔“..... ماریا نے کہا۔

”جو زف۔ اسے ہاف آف کر دو۔“..... عمران نے جوزف سے کہا اور تیری سے مذکور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دوسرا کرے میں پہنچ کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

"ایکسٹو" ..... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جتاب" ..... عمران نے جان بوجھ کر مودبنا لجھ میں کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں جوانا اور نہ آجائے۔

"کیا بات ہے" ..... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لجھ میں کہا گیا تو عمران نے ماریا کے بارے میں تفصیلی روپرٹ دے دی۔  
اس کا مطلب ہے کہ جیز اور اس کے گروپ کو ٹرینیں کرنا ضروری ہو گیا ہے" ..... چیف نے کہا۔

"لیں سر۔ ولیے بھی اب ماریا کی بجائے ہمیں تمام تر توجہ اس گروپ پر مرکوز کرنا پڑے گی۔ میں نائیگر کے ساتھ انہیں ٹرین کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ میں کو بھی ان کی تلاش پر لگا دیں" ..... عمران نے کہا۔

"اوکے" ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"جوانا" ..... عمران نے اوپنی آواز میں جوانا کو پکارتے ہوئے کہا۔

"لیں ماسٹر" ..... چند لمحوں بعد جوانا پنے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسیور لاو" ..... عمران نے کہا۔

"لیں ماسٹر" ..... جوانا نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"باس تے اس لڑکی کا کیا کرنا ہے" ..... چند لمحوں بعد جو زف نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر کسی ایسی جگہ ڈال دو جہاں سے ہوش نہیں آنے کے بعد یہ واپس اپنی رہائش گاہ پر جائے" ..... عمران نے کہا۔

"باس۔ اسے فل آف نہ کر دیا جائے" ..... جو زف نے کہا۔

"اس کی موت سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور ولیے بھی مجھے کسی کی جان لینے کا شوق نہیں ہے" ..... عمران نے سرد لجھ میں کہا تو جو زف خاموشی سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک لائگ ریخ جدید ٹرانسیسٹر تھا۔ اس نے ٹرانسیسٹر عمران کے سامنے میز پر کھا اور خاموشی سے واپس چلا گیا عمران نے ٹرانسیسٹر نائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اسے کال دینا شروع کر دی۔

"نائیگر ایڈجسٹ یو باس۔ اور" ..... تھوڑی دیر بعد نائیگر کی آواز سنائی دی۔

"نائیگر۔ ہم نے قبرصی ہجھٹوں کے ایک گروپ کو فوری طور پر ٹرین کرنا ہے۔ ان کی تعداد چار ہے اور یہ لوگ تین روز پہلے چار ٹرڈ فلاٹس سے پا کیشیا ہیچ ہیں اور ابھی تک ان کا سراغ نہیں لگایا جا سکا جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ لقیناً کسی پرائیویٹ رہائش گاہ میں موجود ہوں گے اس لئے ہوٹلوں اور کلبوں میں ان کو تلاش کرنا فضول ہے۔ اور" ..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیوں

اور قدوقامت کی تفصیل بھی بتا دی۔

"باس۔ ان کامشن کیا ہے۔ اور..... نائیگر نے پوچھا۔

"شارکم جنہیں پر سرا ممکن ریز کا خفیہ مرکز ہے۔ یہ لوگ اسے تباہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے چیف نے وہاں بھی سیکورٹی کو تعینات کیا ہوا ہے لیکن وہ ابھی تک وہاں پر بھی نہیں ہو سکے اور..... عمران نے کہا۔

"باس۔ ان کا تعلق وائٹ روز کلب کی میڈم روزی سے تو نہیں تھا۔ اور..... نائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میڈم روزی۔ یہ کون ہے۔ میں تو اسے نہیں جانتا اور تم نے کیوں یہ بات پوچھی ہے۔ اور..... عمران نے کہا۔

"باس۔ گروپ روپ میڈم روزی کی لاش اس کی رہائش گاہ سے ملی ہے۔ اس کے تمام ملازیں کو ہلاک کر دیا گیا ہے جن کی تعداد آٹھ تھی۔ میڈم روزی کے ساتھ ایک اور آدمی کی بھی لاش ملی ہے جس کا تمام ہاشم تھا اور یہ ہاشم وائٹ روز کلب میں بطور شارپر کام کرتا تھا اور شارکم جنہیں پر ایک خفیہ مرکز میں بھی بطور اسٹیٹ سیکورٹی آفیسر کام کرتا تھا۔ اور..... نائیگر نے کہا۔

"اب تک مقامی پولیس کو قاتلوں کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے۔ اور..... عمران نے پوچھا۔

"پولیس کو صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ ایک کار میں سوار دو غیر ملکی کو ٹھی میں جانتے اور واپس آتے دیکھے گے ہیں اور بس۔ لیکن اگر

آپ حکم دیں تو میں اس بارے میں خود کام کروں۔ اور۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

"ہاں ضرور۔ میرا خیال ہے کہ اس ہاشم سے انہوں نے اس مرکز کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور پھر کسی وجہ سے ان سب کو ہلاک کرنا پڑا ہو گا۔ اور..... عمران نے کہا۔

"میں بس۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ اور..... نائیگر نے کہا۔

"جتنی جلد ممکن ہو سکے قاتلوں کو نہیں کرو اور مجھے روپورٹ دو۔ مجھے تمہاری روپورٹ کا شدت سے انتظار رہے گا۔ اور اینڈ آل۔۔۔

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرائیمیٹر اف کر دیا۔

سے چھپ نہیں سکتی۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں اس کے بارے میں کہاں سے معلوم ہوا۔۔۔ صاحب نے

حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں نے تمہیں چہلے بھی بتایا ہے کہ اولڈ برائیم کے بارے میں  
محیج تفصیلات کا علم کافی عرصہ چہلے ایک مشن کے دوران ہوا تھا لیکن  
پھر مشن چونکہ ختم ہو گیا اس لئے میں نے اولڈ برائیم پر توجہ نہ دی۔  
اب جب یہ بات سامنے آئی ہے کہ نوزانو گروپ جنریٹر نارکم پر مشن  
مکمل کرنا چاہتا ہے تو مجھے اولڈ برائیم کا خیال آیا۔ اگر ہماری ملاقات  
اس سے ہو گئی تو اس گروپ کو ٹریس کرنے بہت آسان ہو جائے  
گا۔۔۔ جولیا نے کہا تو صاحب نے اشبات میں سر ملا دیا۔ تھوڑی دیر بعد  
وہ دونوں ہال میں داخل ہوئیں تو ہال میں موجود تمام افراد کی نظریں  
ان دونوں پر جنمی گئیں۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو آدمی  
موجود تھے۔ جولیا اور صاحب واقعی لپٹنے انداز سے اس ہوٹل میں اجنبی  
سی لگ رہی تھیں۔

”کیا اولڈ برائیم لپٹنے آفس میں موجود ہے۔۔۔ جولیا نے کاؤنٹر  
کے قریب جا کر تکمما نہ لمحے میں کہا۔

”لیں میڈم۔۔۔ کاؤنٹر موجود آدمی نے جو دبانہ لمحے میں کہا۔

”اے اطلاع دے دو کہ مار گست اور نشا کا فرستان سے اس  
سے ملنے آئی ہیں۔ حوالے کے لئے گست بال کہہ دینا اولڈ برائیم خود  
سمجھ جائے گا۔۔۔ جولیا نے کہا تو اس آدمی نے سامنے رکھے ہوئے

جو لیا کی کار بندرگاہ پر واقع سی روز ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں رکی اور  
پھر اس نے ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں لے جا کر کار روک دی  
سامنے سیٹ پر صاحب بیٹھی ہوئی تھی۔ کار روک کر وہ دونوں نیچے  
اتریں تو پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر جولیا کے ہاتھ میں پارکنگ  
کارڈ دے دیا۔

”آؤ۔۔۔ جولیا نے کارڈ جیب میں ڈالتے ہوئے صاحب سے کہا اور  
تیزی سے ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

”کیا تمہیں یقین ہے جولیا کہ اولڈ برائیم اس گروپ سے واقف ہو  
گا۔۔۔ صاحب نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ وہ سمندر کا آکٹوپس ہے۔ کوئی گروپ اس سے خفیہ  
نہیں رہ سکتا۔ اس کے بارے میں تو ہم تک کہا جاتا ہے کہ سمندر  
کی تہہ میں تیرنے والی چھوٹی سے چھوٹی پچھلی بھی اولڈ برائیم کی نظروں

فون کار سیور اٹھایا اور تین نمبر پر میں کر دیئے۔

کاؤنٹر سے راشو بول رہا ہوں چیف۔ دو خواتین کاؤنٹر پر موجود ہیں جن میں سے ایک سو اس نژاد اور دوسری مقامی۔ سو اس نژاد عورت کا ہوتا ہے کہ آپ کو بتایا جائے کہ کافرستان سے بارگزیت اور نشانش آئی ہیں اور حوالے کے لئے گزشت بال بتایا گیا ہے۔ کاؤنٹر میں نے اہتمامی مودبائے لجھ میں کہا۔

لیں چیف۔ راشو نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور سیور کہ کہ ایک سانیڈر پر موجود آدمی کو اشارے سے بلایا۔

انہیں چیف کے افس سٹک ہنچا دو۔ راشو نے کہا۔ آئیے محترمہ۔ اس آدمی نے جو لیا اور صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس کی رہنمائی میں دائیں طرف موجود گلیری کے آخر میں ایک بند دروازے پر پہنچ گئیں۔

چیف اندر موجود ہیں۔ اس آدمی نے ایک طرف بنتے ہوئے کہا تو جو لیا نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور پھر وہ دونوں اندر داخل ہو گئیں۔ کہہ آفس کے انداز میں بجا ہوا تھا۔ بڑی سی میز کے پیچے ایک لمبے قد اور جوڑے جسم کا مالک آدمی گھرے نیلے زینگ کا سوت عینے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پھرے نے کے مخصوص خذوخال پتارہے تھے کہ اس کی پوری زندگی سمندر میں ہی گزری ہے جو لیا اور صاحب کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کر کھدا ہو گیا۔

تشریف لا گئیں۔ میرانام اولاد براہم ہے۔ اس آدمی نے میز

کی سانیڈر سے لکل کران کی طرف آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصالحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

سوری۔ میرے ہاتھوں میں الرجی ہے۔ جو لیا نے کہا تو اولاد براہم کے چہرے پر یکخت کھچا پیدا ہوا اور اس نے ایک جھکتے ہاتھ پیچے کر دیا۔

بیٹھیں۔ کیا پینیا پسند کریں گی آپ۔ اولاد براہم نے جھکتے دار لجھ میں کہا اور واپس بڑنے لگا۔

پینیے پلانے کی بات بعد میں ہو۔ گی۔ البتہ ہمارا تعلق کافرستان سے ہے اور ہمیں گزشت بال کی شپ وی گئی ہے۔ جو لیا نے جواب دیا۔ صالحہ اس کے ساتھ خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ او کے فرمائیں کیا معلوم کرنا ہے۔ اولاد براہم نے کہا۔

چار قبرصی ہجنوں کا ایک گروپ سہاں نارکم جزیرے پر آیا ہوا ہے اور ہم نے اسے ٹریس کرتا ہے۔ ان کا تشن کافرستان کے منقاد میں ہے اس لئے ہم ان کی سہاں موجودگی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ جو لیا نے کہا۔

کیا تفصیلات ہیں اس گروپ کی۔ اولاد براہم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

چار افراد ہیں جو ایک چار ٹرڈ طیارے سے کافرستان سے پاکیشیا پہنچ ہیں اور ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ یہ عورت سہاں پاکیشیا پہنچ کر ان بے عیحدہ ہو گئی اور اب وہ صرف چار افراد کام کر

نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اگر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا کیونکہ دوسری طرف گھنٹی بجھنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد رسیور اٹھا کے جانے کی آواز سنائی دی۔

”سرآگ بول رہا ہوں“..... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”اولاد بر اہم بول رہا ہوں“..... اولاد بر اہم نے تحکماۃ لجھے میں کہا۔

”یہی باس حکم“..... اس بار دوسری طرف سے مودبانہ لجھے میں کہا گیا۔

”تم نے مجھے اطلاع دی تھی کہ چار غیر ملکیوں کا گروپ بندراگاہ پر دیکھا گیا ہے جو جنیزے کا شو کے ساتھ میران ناپو کے سلسلے میں معلومات حاصل کر رہے تھے“..... اولاد بر اہم نے کہا۔

”یہی باس - حکم“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اس وقت یہ گروپ کہاں ہے - مجھے ان کے بارے میں فوری اور دوست انفار میشن چاہئے“..... اولاد بر اہم نے کہا۔

”اوکے باس - میں ابھی معلوم کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو اولاد بر اہم نے رسیور رکھ دیا۔

”مس مار گئیت - میرا نیٹ ورک ایسا ہے کہ زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر ان کے بارے میں حتیٰ معلومات مل جائیں“

رہے ہیں۔ ایرپورٹ سے جو کاغذات حاصل کئے گئے ہیں ان کے مطابق ان کے سربراہ کا نام جیزیز ہے۔ جو لیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکال کر اولاد بر اہم کی طرف بڑھا دیا۔ اولاد بر اہم نے لفافہ کھوکھو کر اس میں موجود کاغذات نکالے اور انہیں بغور دیکھنے لگا۔ اور پھر اس نے کاغذات لفافے میں ڈالے اور لفافہ جو لیا کی طرف بڑھا دیا۔

”آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں“..... اولاد بر اہم نے کہا۔

”ہم ان سے ملتا چاہتی ہیں“..... جو لیا نے کہا۔

”کتنا معاوضہ دیں گی آپ“..... اولاد بر اہم نے کہا۔

”آپ خود ہی بتا دیں“..... جو لیا نے کہا۔

”ایک لاکھ ڈالر اور وہ بھی پیشگی“..... اولاد بر اہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اصول کے مطابق تو آدمی رقم پیشگی اور آدمی کام ہونے پر ہونی چاہئے لیکن آپ کب تک یہ کام کر سکتے ہیں“..... جو لیا نے کہا۔

”میں انہیں آدھے گھنٹے میں ٹریس کر لوں گا لیکن معاوضہ آپ کو یکمشت ادا کرنا ہو گا“..... اولاد بر اہم نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ کو گارنٹی پیش کر دیتی ہوں لیکن یہ سن لو کہ کوئی دھوکہ نہیں ہوتا۔ چاہئے کیونکہ یہ حکومتی معاملہ ہے اور حکومت کی نظرؤں میں کسی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی“..... جو لیا نے کہا تو اولاد بر اہم نے اشتباہ میں سر ہلایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس

گی۔ اولڈ براہم نے کہا تو جو لیا نے جنکٹ کی جیب سے ایک چھیک بک نکالی اور اس میں سے ایک چھیک علیحدہ کرنے کے اس نے اس پر رسم و رج کی اور پھر دستخط کر کے اس نے پچھک اولڈ براہم کی طرف بڑھادیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اولڈ براہم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر لاڈر کا میں پر لیں کر دیا۔

”سر آگ بول رہا ہوں باس۔“ دوسری طرف سے سر آگ کی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ تفصیل بتاؤ۔“ اولڈ گرگٹ نے کہا۔  
”باس۔ یہ گروپ اس وقت اسی ویران ٹاپو پر موجود ہے کیونکہ ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے ہائی سکائی کی مدد سے معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق دس منٹ ہیلے یہ لوگ ٹاپو پر پہنچ ہیں اور ابھی تک وہیں موجود ہیں۔“ سر آگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے کے۔ خیال رکھنا۔ جب ان کی واپسی ہو تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے۔“ اولڈ براہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”آپ کا کام ہو گیا ہے۔ جیسے ہی یہ بندرگاہ پر واپس پہنچیں گے اطلاع مل جائے گی اور آپ کو ان تک پہنچا دیا جائے گا۔“ اولڈ براہم نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو لیا نے اشبات میں سر ملا دیا۔

”اس گروپ نے تو نار کم جیسے بے پرجانا تھا۔ پھر اس ویران ٹاپو پر کیوں گیا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں؟“ جو لیا نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ ویسے یہ ٹاپو قطعاً ویران ہے۔ البتہ اگر آپ ایک لاکھ ڈالر مزید دیں تو میں اس ٹاپو کے سلسلے میں اہم بات بتا سکتا ہوں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گروپ وہاں اسی سلسلے میں گیا ہو۔“ اولڈ براہم نے کہا۔

”کیا اہم بات ہے۔ آپ بتائیں اگر واقعی ہمارے مطلب کی بات ہوئی تو ہم آپ کو فرمیزیدہ بیٹھ کر دیں گے۔“ جو لیا نے کہا۔

”مس۔ مار گرگٹ۔ اس ٹاپو پر حکومت کی طرف سے ایک مصنوعی درخت لگایا گیا ہے جو کسی طرح بھی مصنوعی نہیں لگتا اور یہ درخت گزشتہ کنی سالوں سے اسی طرح قائم ہے جیسے پہلے روز لگایا گیا تھا اور اکثر حکومتی شہمیں اس درخت کو چھیک کرنے آتی جاتی رہتی ہیں۔ اب اس درخت کا کیا فائدہ ہے یا اس کا کیا مصرف ہے اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ گروپ بھی اسی درخت کے سلسلے میں وہاں گیا ہو۔“ اولڈ براہم نے کہا تو جو لیا نے اختیار چونک پڑی۔

”اوہ۔ کیا آپ ہمیں لانچ ہمیا کر سکتے ہیں جو ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچا سکے۔“ جو لیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر چھیک بک نکالی اور ایک چھیک علیحدہ کر کے اس نے اس پر رقم درج کر کے دستخط نکلے اور اٹھ کر اولڈ براہم کے ہاتھ میں تمہادیا۔

”تحینک یو مس۔ آپ وہاں جا کر کیا کریں گی۔ آپ نے اس گروپ سے ملاقات کرنی ہے تو وہ وہاں بھی ہو سکتی ہے۔ اولڈ برائیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہمارا مشن بھی اسی طرح کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس ٹیپو پر جا کر ملاقات کرنے سے معاملہ زیادہ آسانی سے حل ہو جائے۔ جویا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بندوبست کرتا ہوں۔“ اولڈ برائیم نے کہا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

”سراگ سے کہو کہ ایک لانچ حیدر کرے۔ دو ہور توں کا ایک گروپ کا شو کے قریب دیران ٹیپو پر جائے گا اور سراگ سے کہنا کہ یہ عورتیں سیری خاص ہمہان ہیں۔ انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوئی چاہئے۔“ اولڈ برائیم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”آپ کے پاس کار ہے۔“ اولڈ برائیم نے رسیور رکھ کر جویا سے پوچھا۔

”ہاں۔“ جویا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”تو آپ کار میں گھاٹ پر چکنیں وہاں سراگ کا بوچھ لینا وہ آپ کی خدمت کرے گا۔“ اولڈ برائیم نے کہا تو جویا نے اشات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی تو صالحہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار گھاٹ کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

”جویا۔ تم وہاں کیوں جا رہی ہو جبکہ ہمارا مشن نارکم جزیرے پر ہے۔“ صالحہ نے کہا۔

”اولڈ برائیم نے مصنوعی درخت کی بات کر کے مجھے چونکا دیا ہے ہو سکتا ہے کہ نارکم جزیرے پر کوئی مرکز ہو اور اس کا ٹرانسمیٹر اس دیران ٹیپو پر ہواں لئے چیلنج ضروری ہے۔“ جویا نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم بھی عمران کی طرح گھری باتیں سوچتی ہو۔“ صالحہ نے تعریف ہرے لجھ میں کہا تو جویا بے اختیار مسکرا دی۔

”عمران تو بہر حال، عمران ہے۔ اس کی زبانیت کا مقابلہ تو ہم سب مل کر بھی نہیں کر سکتے۔“ جویا نے کہا۔

”اوہ دل کا مقابلہ۔“ صالحہ نےہستے ہوئے کہا تو جویا بھی ہنس پڑی۔

”اس کے پاس دل ہو گا تو مقابلہ بھی ہو گا وہ بغیر دل کے انسان ہے۔“ جویا نے کہا تو اس بار صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

ہنگامی حالات میں جیز سے رابطہ کر سکتی تھی اور اسے یقین تھا کہ اس  
ٹرانسیمیٹر کی کال کسی صورت بھی چیک نہ کی جا سکتی تھی لیکن اس  
کے باوجود وہ عمران سے ذہنی طور پر خوفزدہ ہو گئی تھی اور اسی لئے وہ  
کرے میں شہلتے ہوئے یہ سوچ رہی تھی کہ اس کا آئندہ اقدام کیا ہو نا  
چلہتے اور پھر اچانک اسے خیال آیا کہ پاکشیا سیکٹ سروس اب جیز  
اور اس کے گروپ کو ٹرینیں کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی اور  
یقیناً نارکم جیز کے گرد بھی انہوں نے اہتمائی سخت پلنگ کر رکھی  
ہو گی اور ایسا نہ ہو کہ جیز اور اس کا گروپ اس کے ٹیپ میں  
چھنس جائے اس لئے اس نے ان سے رابطہ کرنے اور انہیں حالات  
 بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ماریا نے کرے میں موجود ایک الماری  
کھولی اور اس میں سے ایک بیگ نکال کر اس سے کھولا اور پھر اس بیگ  
میں سے ایک سکریٹ کیس نکال کر اس نے اسے کھولا اور دو  
سکریٹ نکال کر اس کی سائیڈیں بدل کر انہیں واپس کیس میں  
رکھا اور پھر جد سکریٹوں کی جگہیں بھی تبدیل کر دیں اور پھر اس  
نے سکریٹ کیس کو بند کر کے اس کے کونے پر انگوٹھا رکھ کر اسے  
دبایا تو سکریٹ کیس پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب بل اٹھا۔  
کچھ درستک بلب جلتا رہا اور پھر یہ لفڑت ایک جھماکے سے بجھ گیا۔ ماریا  
نے سکریٹ کیس کھولا اور ایک اور سکریٹ نکال کر اس نے اس کی  
سائیڈ بدل کر اسے دوبارہ اسی جگہ پر رکھا اور ایک بار پھر سکریٹ  
کیس بند کر کے اس نے اس کے ایک کونے کو انگوٹھے کی مدد سے

ماریا اس وقت اپنی رہائش گاہ کے ایک کرے میں بڑی بے چینی  
کے عالم میں ٹھیل رہی تھی۔ اسے ہوش آیا تو اس نے لپٹے آپ کو  
ایک درختوں کے گھنے جھنڈ میں پڑا ہوا پایا۔ وہ لپٹے آپ کو مہاں  
دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔ اسے واقعی یقین نہ آ رہا تھا کہ عمران نے  
اسے زندہ چھوڑ دیا ہے لیکن جب اس کی سمجھ میں اس کی کوئی وجہ نہ  
آئی تو وہ وہاں سے نکل کر ایک بیکسی کے ذریعے واپس اپنی رہائش گاہ  
پر پہنچ گئی۔ اس نے مہاں پہنچ کر سب سے پہلے لپٹے آپ کو چیک کیا  
کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران نے لازماً اسے چھک کرنے کے لئے  
کوئی نہ کوئی ڈیو اس اس کے جسم میں نصب کی ہو گی لیکن مکمل  
چینگنگ کے باوجود جب کوئی آل ٹرینیں نہ ہو سکا تو اس کے ذہن میں  
دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ وہ کافی درستک سوچتی رہی کہ اب  
اسے کیا کرنا چاہتے۔ اس کا رابطہ جیز گروپ کے ساتھ بالکل نہ تھا  
لیکن اس کے پاس ایک سپیشل ٹرانسیمیٹر تھا جس کی مدد سے وہ اہتمائی

ذبایا تو اس بار سہر نگ کا بلبل جل اٹھا۔  
 ”ہیلو۔ ہیلو۔ ماریا کانگ۔ اور۔۔۔ ماریا نے تیز لجھ میں کہا۔  
 ”لیں میڈم۔ جیز اینڈنگ یو۔ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد سگریٹ  
 کلیں میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔  
 ”تم کہاں ہو جیز اور مشن کے سلسلے میں کیا ہوا ہے۔ اور۔۔۔  
 ماریا نے کہا۔

”میڈم۔ ہم مشن مکمل کرنے والے ہیں۔ آپ نے کیوں رابطہ  
 کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا  
 گیا۔

”مشن مکمل کرنے والے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تم نارکم جیز برے  
 پر ہیچ کچے ہو۔ اور۔۔۔ ماریا نے حریت بھرتے لجھ میں کہا۔  
 ”نہیں میڈم۔ ہمارا مشن نارکم جیز برے پر نہیں ہے بلکہ یہ  
 ڈاچنگ پوائنٹ ہے۔ اصل مرکز کا شو جیز برے پر ہے لیکن اس کا  
 ٹرانسیور کا شو جیز برے کے قریب ایک ویران ٹاپو پر ہے سہماں ایک  
 مصنوعی درخت نصب کیا گیا ہے اور ہم اس وقت اس ویران ٹاپو پر  
 ہیچ کچے ہیں۔ اب صرف اس درخت کو ٹریس کر کے ہم نے اسے تباہ  
 کرنا ہے اور اس طرح ہمارا مشن کامیاب ہو جائے گا اور انہیں نیا  
 ٹرانسیور بنانے اور نصب کرنے میں کمی ہیں لگ جائیں گے۔  
 اور۔۔۔ جیز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ادا۔۔۔ یہ سب کچھ تمہیں کسے معلوم ہوا۔ اور۔۔۔ ماریا

نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو جیز نے میڈم روزی کے  
 ذریعے ہاشم سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں تفصیلات بتا  
 دیں۔

”ویری گڈ جیز۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکشیا سکریٹ سروس کو  
 بھی اصل بات کا علم نہیں ہے ورنہ وہ لازماً اس ویران ٹاپو پر پکنگ  
 کرتے۔ اور۔۔۔ ماریا نے کہا۔

”یہاں کوئی پکنگ نہیں کی گئی میڈم۔ اس لئے آپ بے فکر  
 رہیں۔ اور۔۔۔ جیز نے کہا۔

”کیا تم اس درخت کو آسانی سے ٹریس کر لو گے۔ اور۔۔۔ ماریا  
 نے کہا۔

”میڈم۔ اس ہاشم نے اس کی عاصی نشانیاں تو بتائی ہیں لیکن  
 سہماں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے غلط بیانی کی تھی۔ پورے  
 ٹاپو پر گھنا جنگل ہے اور تمام درخت ایک جیسے ہی ہیں اس لئے ہم  
 اسے ٹریس کر رہے ہیں۔ جیسے ہی یہ درخت ٹریس ہو گا، ہم اسے  
 میراںتوں سے اڑا دیں گے۔ سچھر حال کام ہو جائے گا، جسے تماں  
 درخت ہی کیوں نہ تباہ کرنے پڑیں۔ اور۔۔۔ جیز نے کہا۔

”اس درخت سے یقیناً سرا سماں ریز نکلن رہی ہوں گی۔ تم اپنے  
 ساتھ ڈبل ایکس لے جاتے تو فوراً یہ درخت ٹریس ہو جاتا۔  
 اور۔۔۔ ماریا نے کہا۔

”ڈبل ایکس ہمارے پاس نہیں تھا میڈم اور یہاں مارکیٹ سے

کو کھول کر اس نے اس میں موجود سگریٹوں کو پہلے والی پوزیشن میں رکھا اور پھر بند کر دیا۔ ماریا نے بیگ کا ایک چھوٹا سا خانہ کھول کر اس میں سے ایک ریکوٹ کنٹرول نہادہ نکالا اور اسے جیکٹ کی جیب میں رکھ کر اس نے بیگ کو واپس الماری میں رکھا اور پھر وہ دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گئی سہماں میک اپ کا خصوصی شامان موجود تھی۔ ماریا نے اہتمائی تیزی سے نیا میک اپ کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک الماری سے لباس نکال کر اس نے لباس تبدیل کیا۔

ابتدہ اس نے جیکٹ وہی پہلے والی چہن لی اور پھر الماری میں سے مشین پیش نکال کر اس نے جیکٹ کی جیب میں رکھا اور الماری بند کر کے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں سوار بندرگاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ گھاث پر پہنچ کر اس نے ایک لانچ دیر انٹاپو کے لئے بک کرائی۔

”میڈم۔ آپ دیر انٹاپو پر کیا کرنے جا رہی ہیں۔ وہاں تو آپ کے دیکھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔“..... لانچ میں نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”میرے ساتھی وہاں موجود ہیں اس لئے میں بھی وہاں جا رہی ہوں۔“..... ماریا نے کہا تو لانچ میں نے لانچ سٹارٹ کی اور پھر لانچ تیزی سے سمندر میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ماریا کافی دیر تک چینگ کرتی رہی کہ اس کا تعاقب یا نگرانی تو نہیں کی جا رہی اور پھر جب اسے پوری طرح تسلی، ہو گئی تو وہ مطمئن انداز میں بیٹھ گئی۔

بھی نہیں مل سکتا اس لئے مجبوری تھی۔ اور ”جیمز نے جواب دیا۔“ میرے پاس ڈبل ایکس موجود ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ میں ڈبل ایکس لے کر تمہارے پاس پہنچ جاتی ہوں۔ یہ کام اہتمائی تیزی سے مکمل ہونا چاہئے کیونکہ پاکیشا سیکرٹ سروس تمہارے یونچے بھوت کی طرح لگی ہوئی ہے۔ اور ”..... ماریا نے کہا۔

”میڈم۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشا سیکرٹ سروس سے آپ کا نکراو، ہو چکا ہے۔ اور ”..... جیمز نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے انہیں خاصاً لٹھا دیا ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ معاملات کو جتنی جلد ممکن ہو سکے نہتا دیا جائے۔ زیادہ تاخیر ہمارے خلاف بھی جاسکتی ہے۔ اور ”..... ماریا نے کہا۔

”میڈم۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کی نگرانی کرتے ہوئے سہماں تک پہنچ جائیں۔ اور ”..... جیمز نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ اور ”..... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر آپ گھاث پر پہنچ کر وہاں سے لانچ لے کر اس ناپو پر آجائیں۔ یہ ناپو گھاث سے شمال کی طرف ہے۔ لانچ چلانے والا آپ کو سہماں تک ہبھچا دے گا۔ ہو سکتا ہے اس دوران میں مکمل کر لیا جائے۔ اور ”..... جیمز نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اپنی کوشش جاری رکھو۔ میں ڈبل ایکس لے کر آرہی ہوں۔ اور اینڈآل۔“..... ماریا نے کہا اور پھر سکرٹ کیس

عمران نے پہنچنے والی فلیٹ میں موجود تھا اور اسے نائیگر کی کال کا انتظار تھا اور پھر کچھ دیر بعد جسے ہی فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”علیٰ عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔“..... عمران نے پہنچنے مخصوص لمحے میں کہا۔

”باس۔ نائیگر بول رہا ہوں۔ کیا مشن کا تعلق کاشو جیزے کے قریب ایک ویران ٹاؤن سے تو نہیں۔“..... دوسری طرف سے نائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران نے اختیار چونک پڑا۔

”تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تفصیل بتاؤ۔“..... عمران نے تیز لمحے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس ویران ٹاؤن پر سرا منکس ریز کا ٹرانسپرٹ ایک مصنوعی درخت کی صورت میں موجود ہے جبکہ اس کا مرکر کاشو جیزے پر ہے اور بتایا ہی جاتا ہے کہ یہ مرکر شارک ہے جس کے

پڑھے۔

”باس۔ مس جولیا اور صالحہ دونوں بندرگاہ پر موجود ہی روز ہوئی کے مالک اولڈ برائیم سے ملی ہیں۔ میں ان غیر ملکیوں کا نسراغ لگاتے ہوئے وہاں پہنچا تھا جنہوں نے میڈم روڈی اور ہاشم کو ہلاک کیا تھا۔ اولڈ برائیم اس علاقے میں سمندر کا کیواں سمجھا جاتا ہے اور اس کا نیٹ ورک ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ میں نے سوچا کہ اولڈ برائیم سے ملاقات کی جائے تو وہاں مجھے اس کے ایک خاص آدمی نے بتایا کہ ایک سو سسی خدا اور ایک مقامی لڑکی اولڈ برائیم سے ملی ہیں اور اولڈ برائیم نے ان سے دو لاکھ ڈالر حاصل کئے ہیں تو میں سمجھ گیا کہ یہ مس جولیا اور صالحہ ہوں گی۔ میں اولڈ برائیم سے ملا اور اس سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں اس کے مطابق یہ دونوں عورتیں چار قبریں تھیں افراد کے گروپ کی تلاش میں سہاں آئی تھیں اور اولڈ برائیم نے انہیں معلومات فراہم کر دیں۔“..... نائیگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ویری بیٹھ۔ مجھے فوراً وہاں پہنچنا ہو گا۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو۔“..... عمران نے تیز لمحے میں کہا۔

”میں بندرگاہ کے ایک پہلیک فون بوٹھ سے بات کر رہا ہوں۔“..... نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم وہاں سے کوئی لانچ حاصل کرو اور میرا انتظار کرو میں گھاٹ پر پہنچ رہا ہوں۔“..... عمران نے تیز تیز لمحے میں اور پھر رسیور زکھ کر دو۔

ڈرینگ روم کی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بیاس تدبیل کیا اور جیبوں میں اسلجہ رکھا اور پھر تھوڑی دور بعد اس کی سپورٹس کار اچھاتی تیز رفتاری سے بندرگاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ نائیگر کی کال سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ قبرصی گروپ اصل نار گٹ تک پہنچ گیا ہے اور اگر انہیں فوری طور پر رواکا گیا تو پاکیشیا کا اسٹینی حصار خطرے میں پرستکتا ہے اور اس وقت سے اسرا اسیل اور کافرستان دونوں لا جمال فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کے لئے وہ مدتوں سے بے چین ہیں۔ تھوڑی درج بعد عمران کی کار گھاث کے قریب موجود پارکنگ میں پہنچ گئی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور تیز تیز قدم اٹھاتا گھاث کی طرف بڑھ گیا۔

”باس۔ میں ادھر ہوں“..... اچانک ایک طرف سے نائیگر کی آواز سنائی دی جو کچھ دور کھڑا ہاتھ ہلا رہا تھا۔

”باس۔ میں نے لانچ بک کرائی ہے“..... عمران کے قریب پہنچتے ہی نائیگر نے کہا۔

”جلدی کرو۔ وقت بے حد کم ہے“..... عمران نے تیزی سے لانچ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو نائیگر نے اشبات میں سر ملا دیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ لانچ میں سوار تیزی سے سمندر میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”باس۔ اگر یہ گروپ وہاں موجود ہے تو وہ لانچ کو دور سے ہی چک کر لیں گے“..... نائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن جولیا اور صالتہ بھی وہاں موجود ہیں“..... عمران نے کہا۔

”باس۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں چھٹے کا شو جریرے پر جانا چاہئے۔ وہاں سے تیرتے ہوئے ہم اس ویران ناپو پر آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور اس طرح چینگٹگ نہ ہو سکے گی ورنہ وہ دور سے ہی میرا تل فائز کر کے لانچ کو اڑا سکتے ہیں“..... نائیگر نے کہا۔

”کاشو جریرے سے یہ ناپو کتنے فاصلے پر ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”باس۔ تقریباً دوناٹ کا فاصلہ ہے“..... نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ تو بہت زیادہ فاصلہ ہے اس لئے کافی در لگ سکتی ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم لانچ ناپو سے کچھ چھٹے چھوڑ دیں اور پھر تیرتے ہوئے سامنے کی بجائے دوسری طرف سے اس ناپو پر پہنچیں تو اس طرح وہ ہمیں چیک نہ کر سکیں گے“..... عمران نے کہا۔

”باس۔ اس میں بھی کافی وقت لگے گا کیونکہ اس کے لئے ہمیں بہت لمبا چکر کا مٹا پڑے گا“..... نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم سیدھے چلو۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے البتہ ہم چھٹے سے ہی غلط خوری کے لباس ہیں لیتے ہیں تاکہ ایم جنسی کی صورت میں ہم تیر کر وہاں تک پہنچ سکیں“..... عمران نے کہا تو نائیگر نے اشبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر

جیز اور ان کے دو ساتھی پورے ناپو پر گھوم کچکے تھے۔ انہوں نے مصنوعی درخت کو ٹیکنے کی بے حد کوشش کی لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ ہر درخت بالکل اصلی دکھانی دے رہا تھا۔ جو نشانیاں ہائیم نے انہیں بتائی تھیں ایسی کوئی نشانی وہاں کسی درخت پر نظر نہ آرہی تھی۔

”باس۔ باس۔ ایک لانچ ناپو کی طرف آرہی ہے۔“..... اچانک ایک آدمی نے درخت کی اوٹ سے لٹکھتے ہوئے کہا۔ ”اوہ۔ ویری بیڈ۔“ جیز نے کہا اور پھر وہ لپٹنے دونوں ساتھیوں سمیت دوڑتا ہوا اس طرف بڑھ گیا جہاں گھنی چھاریاں تھیں۔

”آخری کون لوگ ہو سکتے ہیں؟“..... جیز نے بڑاتے ہوئے کہا۔

اسٹیشنگ سنبھالا تو نائیگر نے غوطہ خوری کا لباس ہٹھنا شروع کر دیا۔ غوطہ خوری کے چند لباس لانچ میں چھٹے سے موجود تھے۔ لباس پہن کر اس نے ایک بار پھر اسٹیشنگ سنبھال لیا جبکہ عمران نے بھی لباس ہٹھنے لیا اور پھر تقریباً ادھی گھنٹے بعد انہیں دور سے ناپو ایک نقطے کی طرح نظر آنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ناپو کے قریب پہنچ کر نائیگر نے لانچ کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر ناپو کے قریب پہنچتے ہی عمران نے تیری سے غوطہ خوری کا لباس اتار دیا۔ نائیگر نے لانچ ہٹک کی تو عمران اچھل کر ناپو پر پہنچ گیا اور پھر ایک چاند کی اوٹ سے اس نے ناپو کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ یون لگتا تھا جیسے ناپو پر کوئی انسان موجود نہ ہو۔ اس دوڑان نائیگر بھی غوطہ خوری کا لباس اتار کر ناپو پر پہنچ گیا۔

”یہاں تو مکمل خاموشی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”باس۔ لگتا تو ایسے ہی ہے۔“..... نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران جھکے ہوئے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ نائیگر بھی اس کے ساتھ آگے بڑھنے لگا لیکن ابھی انہوں نے کچھ ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اچانک کوئی چیزان کے سلسلے زمین پر گری اور پھر اس سے چھٹے کہ عمران سنبھلنا اس کا ذہن تیری سے تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔

”باس۔ لانچ پر ایک مرد اور دو عورتیں موجود ہیں۔“..... اسی آدمی نے کہا جس نے پہلے لانچ کے آنے کی اطلاع دی تھی۔  
”عورتیں۔ مگر یہاں عورتوں کا کیا کام۔“..... جیز نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”باس۔ ہو سکتا ہے کہ یہ پیکنیک منانے آ رہے ہوں۔“..... جیز کے ساتھ کھڑے دوسرے آدمی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم دونوں چھپ جاؤ۔ جب یہ لوگ یہاں پہنچیں گے تو پھر ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے گی۔“..... جیز نے کہا تو سب نے اشیات میں سرہلا دیتے اور پھر وہ سب ادھر ادھر ہو کر مختلف چھانوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد لانچ ٹاپو کے کنارے پر پہنچ کر رک گئی اور دو عورتیں لانچ سے اتر کر آگے بڑھنے لگیں۔ جیز نے ہاتھ میں پکڑے ہوئی لمبی نال والے پیشل کا رنچ ان کی طرف کیا اور پھر ٹریمگر دبادیا۔ سرکی تیڑاواز کے ساتھ ہی پیشل کی نال سے ایک چھوٹا سا کیپسول نکل کر ان کے قریب زمین پر گر کر پھٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی دونوں عورتیں نیچے گریں اور ساکت ہو گئیں۔ اسی لمحے ایک درخت کی اوٹ سے تیڑتاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹاپو کے کنارے سے ایک چیخ بلند ہوتی تو جیز سمجھ گیا کہ درخت کی اوٹ میں موجود اس کے ساتھی نے لانچ ڈرائیور کو گولی مار دی ہے۔ وہ اوٹ سے نکل کر تیڑی سے کنارے کی طرف بڑھنے لگا اور پھر کنارے پر پہنچ کر اس نے

لانچ ڈرائیور کو لانچ کے عرش پر ساکت پڑے دیکھا۔  
”راجہ۔ اس لانچ کو دوسری طرف لے جا کر پک کر دو اور اس آدمی کی لاش اٹھا کر سمندر میں پھینک دو۔“..... جیز نے لپتے ایک ساتھی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”اوکے بآں۔“..... راجہ نے کہا اور تیڑی سے آنے بڑھ گیا۔

”انھوںی۔ ان دونوں کو اٹھا کر عقبی طرف موجود غار میں ڈال دیتے ہیں کیونکہ انہیں ابھی کتنی گھنٹوں تک ہوش نہیں آئے گا۔  
وہ اپنی پردیکھیں گے کہ ان کا کیا کرنا ہے۔“..... جیز نے کہا۔

”باس رسک لینے کی کیا ضرورت ہے۔ انہیں گولی مار کر سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔“..... انھوںی نے کہا۔

”نہیں۔ یہ عورتیں تربیت یافتہ تو بگتی ہیں لیکن بہر حال ان کا تعلق کسی سرکاری اجنسی سے نہیں ہو سکتا کیونکہ کوئی بھی اجنسی کسی غیر ملکی کو ملازم نہیں رکھ سکتی۔ پہلے ہم اپنا مشن مکمل کریں پھر ان کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔“..... جیز نے کہا تو انھوںی نے اشیات میں سرہلا دیا اور پھر وہ دونوں انہیں اٹھائے عقبی طرف موجود غار کی طرف بڑھنے لگے۔ ان دونوں کو غار میں ڈال کر وہ دونوں بامبری آئے تھے کہ جیز بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا ہوا بآں۔“..... انھوںی نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”میڈم کی طرف سے ٹرانسیسٹر کا ہے۔“..... جیز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندر ورنی جیب سے ایک چھوٹا سا جدید

ساخت کا ٹرانسیور نکال لیا جس پر سرخ رنگ کا بلب بل بمحبہ رہا تھا اور اس میں سے ہلکی سی ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ "شاید کوئی ایم رجنی ہو تو رنہ میڈم رابطہ نہ کرنی"..... جیز نے بثن آن کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ماریا کالنگ۔ اور"..... ماریا کی آواز سنائی دی۔ "میں میڈم۔ جیز اینڈ نگ یو۔ اور"..... جیز نے کہا اور پھر جب کال ختم ہوئی تو جیز کے پھرے پر ٹھن کے تاثرات ابھر آئے۔ "کیا ہوا بس۔ آپ کچھ پریشان نظر آ رہے ہیں"..... انھوں نے کہا۔

"مجھے خدا شے ہے کہ میڈم کی نگرانی نہ کی جا رہی ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میڈم کے پیچے ہہاں نہ پہنچ جائے"..... جیز نے کہا۔ "آپ کی بات درست ہے بس۔ کہیں وہ دونوں عورتیں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایجنت نہ ہوں"..... انھوں نے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کیا کرو۔ میڈم کو تو کال کرنے سے پہلے معلوم ہی نہیں تھا کہ ہم ہہاں پر ہیں اور ابھی وہ ہہاں پہنچ نہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پیچے ہہاں پہنچ گئی۔ دوسرا بات یہ کہ کوئی بھی ہجنسی کسی غیر ملکی کو اپنی ہجنسی میں نہیں رکھ سکتی۔ یہ عورتیں کسی اور چکر میں ہہاں آئی ہیں۔ بہر حال اب میڈم ڈبل ایکس لے کر ہہاں پہنچ رہی ہیں جس سے مصنوعی درخت کو آسانی سے تلاش کیا جاسکتا ہے"..... جیز نے جواب دیتے ہوئے کہا تو

انھوں نے اشتافت میں سر ملا دیا۔

"جیگر۔ میڈم لانچ پر ہہاں پہنچ رہی ہیں تم نے خیال رکھا ہے"..... جیز نے اپنے اس ساتھی سے کہا جو لانچ عقبی طرف ہک کر کے واپس آیا تھا۔

"لیں بس۔ میں چمک کر رہا ہوں"..... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر جیز اور اس کے ساتھی کنارے پر ہی موجود تھے کہ کچھ دور سے جیگر کے چینے کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ ایک اور لانچ ادھر آ رہی ہے۔ اس میں دو آدمی سوار ہیں"..... جیگر نے چینے ہوئے کہا۔

"دو آدمی۔ کیا مطلب لانچ میں تو میڈم ماریا نے آنا تھا۔"..... جیز نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"باس۔ میں دور بین سے انہیں واضح طور پر دیکھ رہا ہوں۔ وہ دو آدمی ہیں"..... جیگر نے کہا۔

"ویری بیٹ۔ یہ کون لوگ ہیں جو اس طرح ٹاپو کی طرف آ رہے ہیں"..... جیگر نے اس بار بڑا تھا تو ہے کہا اور پھر تھوڑی در بعد انہیں دور سمندر میں لانچ نظر آنا شروع ہو گئی۔

"ہم نے انہیں بھی ان عورتوں کی طرح بے ہوش کرنا ہے اس لئے پوزیشنیں سن بھال لو"..... جیز نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ انہیں آسانی سے ہلاک کیا جاسکتا ہے"..... انھوں نے

کہا۔

انھونی میں نے جھیں پھلے بھی کہا ہے کہ مشق مکمل ہونے سے پھلے میں کسی مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتا۔ اب آشدہ اگر تم نے کوئی غلط بات کی تو تمہاری موت یقینی ہو جائے گی۔ جیز نے اہتمامی تجھے میں کہا۔

”سوری باس۔“ انھونی نے خوفزدہ سے لجھے میں کہا اور پھر وہ تینوں چنانوں کی اوٹ میں بو کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد لانچ کنارے پر آ کر رکی اور اس میں سے ایک آدمی اچھل کر شاپ پر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پیش تھا اور وہ بے حد چوکنا دھانی دے رہا تھا۔ اس کی تیز نظر میں سرچ لائٹ کی طرح چاروں طرف گھوم رہی تھیں۔ یہ جلد لمحوں بعد دوسرا آدمی بھی شاپ پر پہنچ گیا اور ہمیں کے قریب آ کر کھدا ہو گیا۔ اس کا انداز بھی بے حد چوکنا تھا۔ جیز کچھ دیر تک انہیں دیکھتا رہا اور پھر جب وہ دونوں کنارے سے آگے بڑھنے لگے تو اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے لمبی نال کے مخصوص پیش کا رخ ان دونوں کی طرف کر کے ٹریگر دبادیا۔ سرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کیسپول ان کے قدموں میں گر کر پھٹا اور دونوں ہمراکر چیج گر پڑے۔ جیز نے ایک طویل سانس لیا اور پھر ان کی اوٹ سے باہر آ گیا۔

انھونی اور راجر تم دونوں انہیں اٹھا کر غار میں ڈال دو اور ان کی لانچ بھی عقی طرف ہمچا دو۔ میں یہاں میڈم کا انتظار کروں

گا۔“ جیز نے کہا تو دونوں نے اشبات میں سرپلا دیئے اور پھر آگے بڑھ کر انہوں نے ان دونوں آدمیوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لا دا اور تیزی سے شاپ کے عقبی طرف موجود فارکی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد یہ دونوں واپس آگئے۔

”باس۔ ایک اور لانچ آ رہی ہے۔“ تھوڑی دیر بعد جیگر کی آواز سنائی دی تو جیز پونک کر سیدھا ہو گیا۔ راجر اس کے ساتھ ہی کھدا تھا۔

”باس۔ اس لانچ میں ایک عورت ہے جس کا قدو مقامت تو میڈم جھیسا ہی ہے لیکن وہ میڈم لگتی نہیں۔ پہشاید وہ میک اپ میں ہے۔“ جیگر کی آواز سنائی دی۔ وہ ان سے ہٹ کر دور میں سے پھینکنگ کر رہا تھا۔

”انھونی کر اس فائز کرو۔“ جیز نے کہا تو انھونی نے جیب سے چھوٹا سا چھٹی نال والا پیش نکالا اور اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرا لمحے پیش کی نال کے آخری سرے پر ہمکی سی روشنی ہوئی اور پھر غائب ہو گئی تو انھونی نے پیش وال پس جیب میں ڈال لیا۔

”باس۔ یہ میڈم ہے۔ کراس فائز ریز کی وجہ سے میں نے چیک کر لیا ہے۔“ جیگر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”میڈم کے ساتھ اور کون ہے۔“ جیز نے اوپنی آواز میں پوچھا۔

جس میں دو مقامی مرد سوار تھے۔ میں نے ان چاروں کو بے ہوش کر کے ایک غار میں ڈال دیا ہے۔ جیز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
اس کا پھر مودا نہ تھا۔

”کون لوگ ہیں یہ اور کیسے مہاں پہنچ گئے“..... ماریا نے حریت بھرے لبج من کہا۔

”میڈم۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو اس لئے میں نے انہیں بے ہوش کیا ہے ہلاک نہیں کیا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کے ہر اجنبیت کے جسم میں تمہارے من نامی آللہ ضرور لگایا جاتا ہے اور یہ آللہ دل کی دھڑکن سے چلتا ہے۔ جسیے ہی کوئی سیکرٹ اجنبیت ہلاک ہوتا ہے یہ آللہ خود بخوبی رک جاتا ہے اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں اس متعلقہ اجنبیت کی مشین اس کی ہلاکت کا اعلان کر دیتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ہلاکت کی جگہ کا بھی پتہ چل جاتا ہے لیکن اگر یہ اجنبیت بے ہوش ہو جائے تو یہ آللہ کام کرتا رہتا ہے اور کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ جس لیس سے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے اس کے تحت آنھے گھنٹوں سے پہلے انہیں ہوش نہیں آ سکتا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ڈبل ایکس کی مدد سے پہلے اس مصنوعی درخت کو ٹریس کر کے تباہ کر دیا جائے تاکہ ہمارا منش مکمل ہو جائے۔ اس کے بعد انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر کے ہم یہاں سے واپس چلے جائیں گے اور پھر سیکرٹ سروس جو چاہے کرتی پھرے وہ ہم تک نہیں پہنچ سکے گی

”شاہید لائن ڈرائیور ہے“..... جیگر نے جواب دیا۔  
 ”انھوںی - جب میڈم ٹاپ پر چینچ جائے تو تم نے اس لائن ڈرائیور کو ہلاک کر کے لائچ عقیبی سمت لے جانی ہے اور اس ڈرائیور کی لاش سممندر میں پھینک دینا“..... جیز نے انھوںی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”اوکے بس۔۔۔ انھوںی نے کہا اور تیری سے آگے بڑھ کر ٹاپو کے کنارے پر چکر رک گیا۔ لانچ اب تیری سے ٹاپو کے قریب آتی جا رہی تھی۔ تھوڑی میر بعد لانچ ٹاپو کے کنارے پر چکنگی تو میڈم مارنیا اچھل کر ٹاپو پر آگئی۔ اسی لمحے انھوںی لانچ کے قریب ہنچا تو دوسرے لمحے ڈرائیور گولی کھا کر لانچ کے فرش پر گرا اور چند لمحے ٹرپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو انھوںی اچھل کر لانچ میں سوار ہوا اور سن نے لانچ آگے ٹھہداری۔

..... جیز۔ سب او کے ہے ناں ”..... ماریانے جیز سے مخاطب ہو  
کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں میدم۔ سب اوکے نہیں ہے“..... جیز نے جواب دیا تو اریا بے اختیار اچھل پڑی۔

”کیا مطلب ..... ناریا نے حریت بھرے لبھ میں کہا۔

”آپ کے آنے سے پہلے دو لانچیں بھائی ہیں اور ان میں سے یک لانچ نیں دو عورتیں تھیں جن میں سے ایک سوئیس مزاد اور دوسری مقامی تھی جبکہ ان کے کچھ دریр بعد ایک اور لانچ بھائی ہیں۔

اور ہم مشن مکمل کر کے فوری طور پر چار ٹرڈ طیارے سے کاfrستان اور پھر وہاں سے قبرص پہنچ جائیں گے۔ جیز نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ضروری نہیں کہ اسیا ہو۔ یہ پسمندہ سامنک ہے جبکہ تم بڑے بڑے ملکوں کی بات کر رہے ہو۔“ ماریا نے کہا۔

”میڈم۔ ہمیں رسک نہیں لیتا چاہئے۔ اس لئے چھٹے مش مکمل ہونا چاہئے۔“ جیز نے کہا تو ماریا نے کاندھے کاندھے اچکا دیئے۔

”تمہاری بات درست ہے۔ اوکے۔ یہ لوڈبل ایکس اور اس درخت کو ٹریس کرو۔“ ماریا نے کہا اور جیس سے ڈبل ایکس نکال کر اس نے جیز کی طرف بڑھا دیا۔

”جیگر۔ تم نے ہمیں رہنا ہے اور خیال رکھنا ہے۔“ جیز نے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوکے باس۔“ درخت کی اوٹ سے جیگر کی آواز سنائی دی تو جیز ناپو کی اندر ورنی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گوئے معلوم تھا کہ اس ڈبل ایکس کے ذریعے اسے ایک ایک درخت کو چیک کرنا پڑے گا لیکن اسے اطمینان تھا کہ بہر حال یہ کام ہو جائے گا اس لئے وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

جو لیا کے تاریک ذہن میں روشنی کا ایک جھمکا کا ساہوا اور پھر یہ روشنی تیری سے چھیلتی چل گئی۔

”جو لیا۔ جو لیا۔ جلدی ہوش میں آو۔“ اچانک جو لیا کے کانوں میں صالحہ کی آواز پڑی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے صالحہ کسی گہرے کنوئیں کی تہہ سے بول رہی ہو۔ اس کے ساتھ ہی جو لیا کا شعور جاگ اٹھا۔

”جو لیا۔ اٹھو جلدی کرو۔ ہم شدید خطرے میں ہیں۔“ صالحہ کی آواز اس بار قریب سے سنائی دی تو جو لیا ایک جھنکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اب وہ حریت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ اسے اپنی پشت پر پانی بہتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے تیری سے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو وہ ایک بندگار میں زمین پر بیٹھی ہوئی تھی لیکن زمین نم آلو و تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے زمین کے نیچے کوئی چشمہ ہو جس کا دیانت

ابھی پوری طرح نہ کھلا ہو۔

”یہاں عمران اور نائیگر بھی موجود ہیں“..... صالح نے کہا جو اس کے قریب ہی کھڑی تھی تو جو لیا کو زور دار جھٹکا سالگرد

”عمران اور نائیگر یہاں۔ کیا مطلب۔ وہ یہاں کیسے“..... جو لیا نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو صالح نے بازو سے پکڑ کر کھڑے ہونے میں اس کی مدد کی۔

”یہ دونوں غار کے دیانے کے قریب پڑے ہیں جبکہ ہم دونوں کو یہاں اپناتھی بھیگی سطح پر ڈالا گیا ہے۔ میں نے انہیں ہوش میں لانے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن وہ کسی طرح بھی ہوش میں نہیں آ رہے“..... صالح نے کہا اور پھر وہ دونوں عمران اور نائیگر کے قریب پہنچ گئیں جو زمین پر بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔

”یہ ہوش میں کیوں نہیں آ رہے“..... جو لیا نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”جہاں تک میں بھی ہوں جو لیا جس کیس سے ہمیں بے ہوش کیا گیا ہے اس کا ایسی پانی بھی ہے۔ چونکہ ہمیں گلی زمین پر ڈالا گیا تھا اس لئے ہم نبی کی زیادتی کی وجہ سے ہوش میں آ گئیں جبکہ عمران اور نائیگر خشکت جگہ پر پڑے ہوئے ہیں اس لئے ان پر کیس کے اثرات موجود ہیں“..... صالح نے جواب دیا تو جو لیا نے اس انداز میں سر ہلا کیا جسیے وہ صالح کی بات سے متفق ہو۔

”ٹھیک ہے۔ انہیں بے ہوش پڑا رہنے دو۔ یہ مشن ہم نے

کمل کرنا ہے۔“..... جو لیا نے کہا تو صالح بے اختیار مسکرا دی۔ ”میں نے چیک کر لیا ہے کہ مشین پسل ہمارے پاس موجود ہیں۔ انہوں نے ہمیں بے ہوش کرنے کے بعد ہماری تلاشی لینے کی بھی زحمت نہیں کی۔“..... صالح نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسل نکلتے ہوئے کہا۔

”میرے پاس بھی مشین پسل موجود ہے۔ آؤ۔“..... جو لیا نے بھی جیب سے مشین پسل نکلتے ہوئے کہا اور غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی جبکہ صالح اس کے پیچے تھی۔ غار کا دہانہ ایک گہری گھانٹی میں تھا۔ وہ دونوں گھانٹی کے کناروں پر چڑھتی ہوئیں اپناتھی احتیاط سے ناپور پہنچ گئیں۔ اردو گر اوپنی اور ہنی ہماریاں پھیلی ہوئیں۔ تھیں۔ لیکن ہر طرف خاموشی طاری تھی۔

”آؤ۔“..... جو لیا نے آہستگی سے کہا اور پھر وہ پڑے محاط انداز میں ہماریوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھتی چلی گئیں۔ وہ دونوں بے حد محاط انداز میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں کہ اچانک بائیں طرف سے انہیں کسی عورت کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ گو آواز صاف سنائی نہ دے رہی تھی لیکن بہر حال بولنے والی عورت ہی تھی۔

”یہاں کوئی عورت بھی ہے۔ احتیاط سے میرے پیچے آؤ۔“..... جو لیا نے صالح سے کہا اور اس طرف بڑھنے لگی جہاں سے آواز سنائی دے رہی تھی۔ اب کسی مرد کی ہلکی سی آواز سنائی دینے لگی تھی۔ وہ دونوں احتیاط سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں اور پھر دونوں ہی اچانک

ٹھٹھک کر رک گئیں۔ ان دونوں کے پھر وہیں پر حریت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جھاڑیوں کی اوٹ سے انہیں تین مرد اور ایک عورت صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے دو کے ہاتھوں میں مشین گئیں تھیں جبکہ ایک درخت کے تنے کے گرد زمین کے قریب سپر میگا ڈاستامیٹ موجود نظر آ رہے تھے۔ اسی طرح درخت کے تنے کے اپر والے سرے پر بھی خصوصی تاروں کے ذریعے سپر میگا ڈاستامیٹ بندھے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

”فارہ کرو“..... اچانک اس عورت نے کہا تو مشین گئیں اٹھائے ہوئے دونوں آدمیوں نے مشین گتوں کا رخ اس درخت کی طرف کیا ہی تھا کہ جو لیانے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہیں پھر مشین پسل کا ٹریگر دبادیا لیکن دوسرے لمحے جب مشین پسل سے صرف ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلیں تو نہ صرف جو لیا بلکہ صالح بھی بے اختیار اچل پڑی کیونکہ صالح کے مشین پسل سے بھی ٹرچ ٹرچ کی آوازیں ہی نکلی تھیں اور کوئی فائر نہ ہوا تھا۔ یہ آوازیں ماہول پر چھائی ہوئی خاموشی میں خوفناک بہوں کی طرح محسوس ہوئیں اور درخت کی طرف رخ کے ہوئے تینوں مرد اور عورت بھلی کی سی تیزی سے ان دونوں کی طرف گھوسمے اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ان آدمیوں کی طرف سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں سنائی دیں۔

”یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ مشین گئیں کیوں نہیں چل رہیں۔“ ان دونوں نے چھیتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی ایک

عورت اور ایک مرد جو خالی ہاتھ تھے جو لیا اور صالحہ کی طرف دوڑتے ان دونوں نے پلک جھپکتے ہی جیسوں سے مشین پسل نکال لئے تھے اور دوڑتے ہوئے انہوں نے مشین پسل سے فائز کے لیکن ان کے مشین پسل سے بھی ٹرچ ٹرچ کی آوازیں سنائی دیں۔ دونوں مرد جو مشین گئیں اٹھائے ہوئے تھے مشین گئیں پھینک کر ان کی طرف بڑھنے کی بجائے بھلی کی سی تیزی سے پہلے مختلف سمت میں ہوئے اور پھر جو لیا اور صالحہ کو گھیرنے کے انداز میں سائیڈوں سے ہو کر ان کی طرف بڑھنے لگے۔

”رک جاؤ ورنہ۔“..... جو لیانے لیکن چھیتے ہوئے ہکھاتو عورت اور مرد بے اختیار ایک جھکے سے رک گئے جبکہ جو لیا آگے بڑھ کر جھاڑیوں کی اوٹ سے سلم من آگئی۔ سائیڈوں سے ان پر حمل کرنے والے بھی ٹھٹھک کر رک گئے تھے۔ صالح بھی جھاڑیوں کی اوٹ سے باہر آگئی تھی۔

”بہہاں فائز نہیں ہو رہی اس لئے ہم نے ہاتھوں سے مقابلہ کرنا ہے اور ان سب کا خاتمہ کرنا ہے۔“..... جو لیا نے صالحہ سے مخاطب ہوتے ہوئے ہکھاتو صالحہ نے اشبات میں سر ہلا دیا۔

”تم۔ تم دونوں خود خود کیسے ہوش میں آگئیں۔ الیسا تو ممکن ہی نہیں۔“..... عورت کے ساتھ کھڑے مرد نے اہتمائی حریث بھرتے بیجے میں کہا۔

”تم نے ہمیں جس گئیں سے بے ہوش کیا تھا اس کا ایک توڑ

پانی بھی ہے اور جو نکہ تم نے ہم دونوں کو جس جگہ پر ڈالا تھا وہاں زمین میں نبی موجود تھی اس لئے ہم خود بخود ہوش میں آگئیں اور یہ سن لو کہ اب تم یہاں سے زندہ نجک کر نہیں جاسکتے اس لئے تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم ہاتھ انٹھا کر لپنے آپ کو سرندر کر دو تاکہ تمہیں قانون کے حوالے کیا جاسکے۔۔۔۔۔ جو یا نے کہا۔

”تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے اور تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔ اس بار عورت نے کہا۔

”ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور میں“۔۔۔۔۔ جو یا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم تو غیر ملکی ہو۔۔۔۔۔ عورت نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں صرف جسمانی خدوخال کی لحاظ سے غیر ملکی ہوں۔۔۔۔۔ جو یا نے اطمینان بھرے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ان کا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو گا۔ انتہوں اور راجہ تم دونوں جا کر ان مردوں کو دیکھو اور انہیں آف کر دو۔۔۔۔۔ یہ لفظ اس عورت نے چھ کر کہا تو اس کی سائیڈ پر موجود دونوں آدمی بھلی کی سی تیزی سے مڑے اور سائیڈوں میں دوڑتے چلے گئے جبکہ اسی لمحے عورت اور مرد بھرے ہوئے سائندوں کی طرف جو یا اور صالحہ کی طرف دوڑے۔۔۔۔۔

”ان دونوں آدمیوں کو روکو ورنہ یہ عمران اور نائیگر کو بے

ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیں گے۔۔۔۔۔ جو یا نے چیختے ہوئے لمحے میں صالحہ سے کہا تو صالحہ بھلی کی سی تیزی سے مڑی اور جھاڑیوں میں دوڑتی چلی گئی جبکہ جو یا نے یہ لفظ غونٹہ لگایا اور سامنے سے دوڑ کر آنے والے آدمی سے پہنچنے کی کوشش کی لیکن اس نے اس پر چھلانگ لگادی اور پھر ہوا میں ہی اس نے اپنا رخ بدلت دیا جس کے نتیجہ میں جو یا چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل زمین پر جا گری۔۔۔۔۔ مرد اس کی پٹیلیوں پر ہتھیں کی زوردار ضرب لگانے میں کامیاب ہو چکا تھا اور جو یا کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے حلق میں پھنس گیا ہو۔۔۔۔۔ اس کے ذمہ پر یہ لفظ تاریکی چھانے لگی لیکن جو یا نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ آدمی ایک بار پھر جو یا سے زوردار انداز میں نکرا یا تو جو یا کے حلق سے ایک تیزی چھسی نکلی کیونکہ اسے محسوس ہوا تھا جیسے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے تمام ہمراہ نو شے چلے گئے ہوں اور وہ آدمی اس کی پشت پر گھنٹوں کی زوردار ضرب لگا کر بڑے ماہرانہ انداز میں قلابازی لگا کر سیدھا کھڑا ہو گیا تھا جبکہ وہ عورت دوڑتی ہوئی اس طرف کو بڑھ گئی تھی جدھ صالحہ کی تھی۔۔۔۔۔ شاید اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب اس آدمی کے ہاتھوں سے جو یا نے نہ سکے گی۔۔۔۔۔ اسی لمحے وہ آدمی ایک بار پھر مخصوص انداز میں اچھلا اور اس نے دونوں پیروں سے جو یا کی پشت پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی لیکن جو یا نے بھلی کی سی تیزی سے کروٹ لی اور وہ آدمی اپنے ہی زور میں بھٹکا کھا کر چیختا

جذبہ صالحہ گئی تھی کیونکہ اسے خیال آگیا تھا کہ صالحہ بیک وقت دو مردوں اور ایک عورت سے لڑ رہی ہو گی اور جس طرح یہ آدمی تربیت یافتہ تھا اسی طرح یہ تینوں بھی تربیت یافتہ ہون گے اور قیمتی صالحہ کے ساتھ ساتھ عمران اور نائیگر کی جانیں بھی خطرے میں تھیں۔ گواں پاپو پر فائزگ بے ہو پارہی تھی لیکن بے ہوش کرنے والی لیس فائز کر کے انہیں بے ہوش کیا جا سکتا تھا۔ یہ سب کچھ سوچتے ہوئے جویا کے پردوں میں جیسے مشین کی فٹ ہو گئی اور اسی لمحے صالحہ کی چیخ سنائی دی تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھیجنے اور پھر وہ برق رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس گھاثی کے قریب چیخ گئی جہاں صالحہ زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کا ایک بازو بے حس و حرکت محسوس ہو رہا تھا جبکہ دونوں مرد زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے اور وہ عورت صالحہ پر چھلانگ لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔

”رک جاؤ“..... جویا نے چیخ کر کہا لیکن وہ عورت نہ رک بلکہ اس نے زمین پر پڑی ہوئی صالحہ پر اس انداز میں چھلانگ لگا دی کہ اس کے دونوں جڑے ہوئے گھستے صالحہ کے پسیٹ پر پوری قوت سے پڑے تو جویا کو یوں محسوس ہوا جیسے صالحہ اب بچ نہ سکے گی۔ وہ ابھی کچھ دور پڑی تھی اس لئے وہ کوشش کے باوجود اس عورت کو نہ روک سکتی تھی اور پھر جیسے ہی اس عورت نے دوسری بار جمپ کیا جویا نے بے اختیار اپنی آنکھیں بند کر لیں لیکن دوسرے لمحے صالحہ کی

ہوا جویا کے اوپر سے ہو کر منہ کے بل بھائیوں میں جا گرا اور پھر وہ یکجنت قلابازی کھا کر کچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ واقعی ”خاصا تربیت یافتہ تھا۔ جویا ایک جھٹکے سے اٹھی ہی تھی کہ اس آدمی نے اہتمامی برق رفتاری سے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگادی لیکن اس بار جویا سنبھلی ہوئی تھی۔ گواں کے جسم میں درد کی اہتمامی تیز ہرمس سی دوڑ رہی تھیں لیکن اب وہ سنبھل چکی تھی اس لئے جیسے ہی اس آدمی نے اس پر چھلانگ لگائی جویا کا جسم پانی میں تیرتی ہوئی چھلکی کی طرح تڑپا اور پھر برق رفتاری سے ایک سائیڈ میں ہٹتا چلا گیا اور جملہ آور اس بار پہنچنے آپ کو نہ سنبھال سکا۔ اس نے ایک بار پھر ایک جھٹکے سے اٹھی قلابازی کھانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جویا کی اڑتے ہوئے عقاب کی طرح اس پر جھپٹی اور اس بار کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کے منہ سے اہتمامی کربنٹاک چیخ نکلی کیونکہ جویا نے صین اسی لمحے اس پر چھلانگ لگائی تھی جب اٹھی قلابازی لگاتے ہوئے اس آدمی کی دونوں ٹانگیں مڑ کر اس کے سر زمین پر بیٹھ چکی تھیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی بڑیہ کی ہڈی کے کمی سہرے یکجنت ثوٹ گئے تھے اور وہ آدمی قلابازی لگانے کی وجہ سے خود ہی کر اس کریمپ کی زد میں آگیا تھا جبکہ جو نہ اس کے اوپر گرتے ہی کھڑی ہمچیلی کی ضرب لگا کر زمین پر کھڑی ہو گئی تھی۔ اسی لمحے وہ آدمی پیٹھ کے بل زمین پر گرا اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی لمحے کی لیکن اسی کوشش میں ناکام ہو گیا۔ جویا تیری سے اس طرف کو دوڑنے لگی

بجاتے اس عورت کے حلقت سے نکلنے والی کربناک چیخ سن کر اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں کیونکہ صالح ایک جھنکے سے انجو کر کھڑی ہو رہی تھی جبکہ وہ عورت جھاڑیوں میں پڑی تو پرہی تھی۔ جو لیا کے چہرے پر اہتمائی حریت کے تاثرات اپر آئے اور پھر وہ تیری سے آگے بڑھی اور اس صالح کے قریب پہنچ گئی جبکہ وہ عورت ساکت ہو چکی تھی۔ صالح یوں لمبے لمبے سانس لے رہی تھی جیسے میلیوں دور سے دوڑتی ہوئی آرہی ہو۔

”تم۔ تم تھیک ہو صالح۔“ جو لیا نے صالح کے قریب پہنچ کر کہا۔

”ہاں میں تھیک ہو۔ لیکن مجھ سے اب کھدا نہیں ہوا جا رہا۔ میرے جسم کا ایک ایک ریشہ ٹوٹ رہا ہے۔“..... صالح نے قدرے ڈوبتے ہوئے لجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہمراکر نیچے گرنے لگی تو جو لیا نے اسے سنبھال لیا۔ اسی لمحے صالح کے منہ اور ناک سے خون کے قطرے بنتے لگے اور صالح کا چہرہ تیری سے بگڑتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر جو لیا کا دل تیری سے دھڑکنے لگا کیونکہ وہ مجھے گئی تھی صالح کو شدید ترین اندر وونی پھوٹیں لگی ہیں اور اگر فوری طور پر اسے طبی امداد نہ دی گئی تو وہ ہلاک ہو جائے گی۔

”صالح۔ صالح۔ ہوش میں آؤ۔ صالح تم بہت بہادر ہو۔ ہوش میں آؤ۔“..... جو لیا نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے صالح کے ہاتھوں کو رگڑنا شروع کر دیا۔ البتہ جو لیا کو یہ دیکھ کر

کچھ اطمینان ہو گیا تھا کہ صالح کی ناک اور منہ سے نکلنے والا خون مزید نکلنا بند ہو گیا تھا۔ جو پا کا ہاتھ مسلسل اسی طرح چل رہا تھا جبکہ ساتھ ساتھ وہ صالح کو آوازیں بھی دے رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اس کی دونوں ہاتھیلیاں مخصوص انداز میں رکھنے سے اس کا اعصابی نظام جامد نہ ہو سکے گا بلکہ جام ہوتا ہو ااعصابی نظام اس طرح زیادہ تیری سے کام کرے گا اور اس طرح صالح کے دل کی دھڑکن بھی نارمل ہو جائے گی۔ یہ طریقہ اس نے عمران سے سیکھا تھا۔ وہ مسلسل صالح کے ہاتھوں کو رگڑ رہی تھی اور ساتھ ساتھ آوازیں بھی دے رہی تھی اور پھر آہستہ آہستہ صالح کا بگڑتا ہوا پہرہ نہ صرف نارمل ہونا شروع ہو گیا بلکہ اس کے چہرے پر اپہر آنے والی پتھریلی سختی بھی نرمی میں تبدیل ہوتی چلی گئی۔ تھوڑی میر بعد جب صالح نے آنکھیں کھولیں تو جو لیا نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

”جو لیا۔ جو لیا۔ کیا ہوا۔“ صالح نے آہستہ سے کہا۔

”تم نے کمال کر دیا صالح۔“ تم نے دونوں مردوں اور اس عورت کو ختم کر دیا ہے۔..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالح کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا اور اس کی آنکھوں میں چمک سی اپہر آئی۔ کیا یہ سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے اہتمائی خوفناک ضربیں لگائی ہیں۔“..... صالح نے رک رک کہا۔

”ہاں۔ سب ہلاک ہو گئے ہیں اور ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے۔“ صالح جب میں چیف کو تمہارے اس کارنالے کی روپرٹ دوں

گی تو تیقین کرو کہ چیف بھی تمہاری کمیل کر تعریف کرے گا۔ جویا نے کہا تو صالحہ کا چہرہ مزید کھل اٹھا اور اس نے کہا ہے ہوئے انھے کی کوشش کی۔

”ابھی نہیں۔ ابھی لیٹی رہو۔ اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں عمران اور نائیگر کو ہوش میں لاتی ہوں۔“ جویا نے کہا تو صالحہ نے انھنے کی کوشش ترک کر دی۔ جویا پوری طرح صالحہ کی طرف سے مطمئن ہو گئی تھی اس لئے وہ انھے کر دوڑتی ہوئی گھٹانی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ گھٹانی میں اتر کر وہ غار کے دہانے میں داخل ہوئی تو نائیگر اور عمران ابھی تک ولیے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

”انہیں پانی پلانا پڑے گا اور پھر انہیں ہوش آئے گا۔“ جویا نے ہونت ہی سخت ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مزی اور پھر دوڑتی ہوئی گھٹانی سے نکل کر اوپر آگئی۔

”کیا ہوا جویا۔ عمران اور نائیگر تو ٹھیک ہیں۔“ صالحہ نے کہا۔ وہ اب انھے کر بیٹھ چکی تھی۔

”ہاں۔ لیکن انہیں پانی پلانا پڑے گا اور یہاں سے کنارہ کافی دور ہے اور ہمارے پاس کوئی برتن بھی نہیں ہے۔“ جویا نے ہونت چباتے ہوئے کہا۔

”جہاں ہم بے ہوش تھیں وہاں نیچے پانی ہے۔ اس جگہ کو کھودو گی تو تیقیناً نیچے سے پانی نکل آئے گا۔“ صالحہ نے کہا۔

”اوہ گلڈ شو۔ ٹھیک ہے۔“ جویا نے کہا اور پھر وہ تیری سے

واپس دوڑتی ہوئی دوبارہ گھٹانی میں اترتی چلی گئی۔ غار کے اندر پہنچ کر اس نے اس جگہ کو کھودنا شروع کر دیا۔ جہاں پہلے صالحہ بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ تھوڑی سی کوشش سے وہاں گھر حاصلہ بن گیا اور اس میں پانی اکٹھا ہونا شروع ہو گیا۔ جویا اٹھی اور پھر اس نے عمران کے قریب جا کر اسے بازو سے پکڑا اور اسے حصیٹی ہوئی اس گڑھے کے قریب لے آئی اور پھر اس نے جھک کر گڑھے میں سے پانی ہٹھیلی کی مدد سے نکلا اور عمران کا منہ دوسرا ہاتھ سے ہاتھ سے کھول کر اس نے پانی اس کے حلق میں ڈیپکانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات۔ نکودار ہونے شروع ہو گئے تو جویا اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر مژکروہ نائیگر کی طرف بڑھ گئی۔ جویا نائیگر کو بھی بازو سے گھٹیٹ کر گڑھے کے قریب لائی اور پھر اس کے منہ میں بھی پانی ڈالنا شروع کر دیا۔

ہے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہمارے ماہرین نے واقعی سر اسکس ریز کے ٹرانسیسٹر کی حفاظت کا کامیاب نظام قائم کر لکھا ہے۔ مجھے بھی یہ سب معلوم کر کے بے حد حریرت ہوئی تھی۔ میں نے سرداور کے ذریعے جب اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ اس مصنوعی درخت کے ایک حصے سے ایسی خصوصی ریز نکلتی ہیں جو اس چھوٹے سے ٹاپو میں سلسلہ موجود رہتی ہیں اور ان ریز کی موجودگی میں کوئی بارودی اسلجہ وہاں کام نہیں کر سکتا۔ مصنوعی درخت کو تو ماریا سیکشن نے ڈبل ایکس کے ذریعے ٹریس کر لیا تھا لیکن ان خصوصی حفاظتی اقدامات کے بارے میں انہیں علم نہ ہوا اور حقیقت یہی ہے کہ ان ریز نے ہی اس ٹرانسیسٹر کو بچایا ہے ورنہ ماریا سیکشن اپنے مشن میں کامیاب ہو جاتا اور اسے دوبارہ قائم کرنے میں بہر حال کافی عرصہ لگ سکتا تھا اور اس دوران اسرائیل اور کافرستان ہمارے امنی مرکز کو آنسوی سے تباہ کر سکتے تھے۔ اس کے باوجود میں نے سرداور کو کہہ کر اس ٹاپو پر مزید حفاظتی نظام قائم کرا دیتے ہیں کیونکہ اس طرح اسے صرف سانتی حفاظتی نظام کے تحت چھوڑنا کسی بھی وقت خطرناک ہو سکتا ہے اور جہاں تک صالحہ کا تعلق ہے تو صالحہ کے بارے میں جو کچھ ڈاکٹر صدیقی نے مجھے بتایا ہے اسے سن کر مجھے پہلی بار احساس ہوا کہ صالحہ نے کس قدر خوفناک جدوجہد کی ہے اور جو لیا نے بھی کم کام نہیں کیا۔ یہ مشن بہر حال صالحہ اور جو لیا کا

عمران داوش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھدا ہو گیا۔

”بیٹھو۔۔۔ سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرنی پر بیٹھ گیا۔

”اب کیا پوزیشن ہے صالحہ کی۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”وہ اب ٹھیک ہو چکی ہے۔ میں ابھی اسے واپس گھر بھجو کر سیدھا ہسپتال سے ہاں آ رہا ہوں۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔۔۔ جو لیا نے جو روپرٹ دی ہے اس نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ ایک تو یہ کہ صالحہ نے واقعی وہاں اہتمامی خوفناک اور جان توڑ جدو جہد کی ہے۔ دوسرا یہ کہ وہاں اس ٹاپو پر نہ ہی مشین پیٹلز نے کام کیا اور نہ ہی مشین گنوں نے۔ یہ کیا اسرار

کارنامہ ہے۔ جویا نے اپنے بارے میں اس لئے رپورٹ میں تفصیل نہیں لکھی، تو وہ کیونکہ وہ رپورٹ خود دے رہی تھی۔..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ سوزانو کو یہ تو معلوم ہو چکا ہو گا کہ اس کا ماریا سیکشن نام، ہو چکا ہے لیکن سوزانو دوبارہ سیکشن اپنے کسی اور سیکشن کو بھجو سکتی ہے۔..... بلیک زیرونے کہا۔

”جیزماریا سیکشن کا انہم اور اصل آدمی تھا۔ وہ زندہ نج گیا ہے اس لئے میں نے اس سے سوزانو کے ہیڈ کوارٹر، اس کے چیف اور اس کے دوسرے سیکشنز کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے بطور ایکسپو صدیقی کو یہ ساری تفصیلات نہیا کر کے حکم دے دیا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت تبرض پہنچ اور اس پوزی تیزم کا خاتمہ کر دے اس لئے وہ آج روانہ ہو چکے ہوں گے۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن اصل مشن تو اسرائیل کا ہے۔ اس بارے میں آپ کا کیا پروگرام ہے۔..... بلیک زیرونے کہا۔

”اب ہمیشہ مشن کا چیک تو ابھی ملا نہیں اور تم دوسرے مشن کی بات کر رہے ہو۔..... عمران نے مشن بناتے ہوئے کہا تو بلیک زردو بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ نے مگر رہیں۔ حق بحقدار رسید ہو چکا ہے۔..... بلیک زردو نے چونک کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے تو میرا حق نہیں ملا۔“  
عمران نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

”یہ مشن جویا اور صالحہ کا تھا اس لئے میں نے آپ کے چیک کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ جویا اور دوسرا صالحہ کو بطور انعام بھجو دیا ہے اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ حقدار کو حق مل چکا ہے۔ بلیک زردو نے سکراتے ہوئے کہا۔

”اور جو ان سے بڑا حقدار میرے فلیٹ پر موجود ہے اس کا کیا ہو گا۔..... عمران نے رو دینے والے لمحے میں کہا۔

”اللہ تعالیٰ اسے صبر بھیل عطا کرے گا۔..... بلیک زردو نے بے ساختہ کہا تو عمران اس کے اس غوبصورت فقرے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”آپ نے بتایا نہیں کہ اسرائیل کا کیا ہو گا۔..... بلیک زردو نے کہا۔

”مجھے صالحہ کی صحت یا نی کا انتظار تھا کیونکہ اس مشن میں جو کچھ صالحہ نے کیا ہے اس نے مجھے بے حد متأثر کیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اسرائیل والے مشن میں صالحہ کو بھی بیچھ دوں۔ سچونکہ اب صالحہ جلد صحت یا بہو جائے گی اس لئے اب شیم اسرائیل ضرور جائے گی۔..... عمران نے جواب دیا۔

”تو کیا آپ ساتھ نہیں جائیں گے۔ کیا مطلب۔..... بلیک زردو نے چونک کہا۔

”میں کسیے جا سکتا ہوں زاد راہ کے بغیر۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک نیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔۔۔ آپ کو زاد راہ ایڈوانس بھی مل سکتا ہے۔۔۔ بلیک نیرو نے کہا۔۔۔

”ارے واہ۔۔۔ پھر تو میں سرنکے بل چل کر اسرائیل جاؤں گا۔۔۔ جو نیا اور صالحہ سے انعام کی رقم بھی وصول کر لوں گا اور ایڈوانس بھی۔۔۔ واہ۔۔۔ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی۔۔۔ عمران نے پھوٹ کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا تو بلیک نیرو اس کے اس انداز پر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔۔۔

دو خیز ختم شد